وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ

اورتم پرہم نے نگراں مقرر کر رکھے ہیں، جو تمہارے عمل کو لکھ رہے ہیں

# ملفوظاتِ حبیب الامت

جلداول

یعنی

شیخ طریقت حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی ایم ڈی چرتھاولی حفظہ اللہ

خلیفہ ومجاز حضرت حاذق الامت پرنامبٹ (خلیفہ ومجاز حضرت مسیح الامت جلال آبادی) بانی ومہتمم دارالعلوم محمدیہ وخانقاہ رحیمی بنگلور

کے ملفوظات وارشادات

مرتب

مولانا حکیم محمد عثمان حبان دلدار قاسمی

رحیمی شفا خانہ بنگلور کرناٹک

مدینہ بک ڈپو اردو بازار جامع مسجد دہلی



جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : ملفوظات حبیب الامت (جلداول)

ملفوظات : حبیب الامت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی حفظہ اللہ

مرتب : مولانا حکیم محمد عثمان حبان دلدار قاسمی

اشاعت : جنوری ۲۰۱۱ء

کتابت : مولانا فہیم احمد قاسمی سرسی سیتامڑھی حبان گرافکس بنگلور

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : جناب حماد مصطفیٰ شیروانی، مدینہ بک ڈپو اردو بازار جامع مسجد دہلی

مرتب کا مکمل پتہ

**RAHEEMI SHIFA KHANA**

#248, 6th Cross, Gangondanahalli Main Road,

Nayandhalli Post, Maysore Road

**BANGALORE - 560039 (INDIA)**

Ph.: 080-23180000, 23397836/72

E-mail.: raheemishifakhana@yahoo.com

# فہرست


| | |
|---|---|
| انتساب اور ثواب | 21 |
| تأثرات: از حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی صاحب قاسمی مدنی | 21 |
| حروفِ عثمانی | 25 |
| اسلام نے انسانوں کو صرف اللہ تعالیٰ کا غلام بنایا ہے | 28 |
| اللہ تعالیٰ گناہوں پر پردہ ڈالنے والے ہیں | 29 |
| تمام مخلوقات تابعداری میں لگی ہیں | 29 |
| اگر ہماری اصلاح نہ ہو تو یہ ہماری اپنی خرابی ہے | 29 |
| نماز سے محبت کا مطلب ہے دین سے محبت | 30 |
| سب کاموں کیلئے فرصت لیکن نماز کیلئے چند منٹ کی فرصت نہیں | 30 |
| فرائض، واجبات اور سنن کا اہتمام کرلیں تو غنیمت ہے | 30 |
| دولت مند اور غریب ہونا تقاضۂ فطرت ہے | 31 |
| انسانی خدمت اور غریبوں کی مدد بھی بندگی ہے | 31 |
| بڑوں کی باتیں بھی بڑی ہیں | 31 |
| دنیا کا کوئی مذہب اسلام کی ہمسری نہیں کرسکتا | 31 |
| اسلام کے پختہ ہونے کا ثبوت | 32 |
| صرف اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں | 32 |
| توبہ کرنے کے لئے نیت درست کریں | 32 |





| | |
|---|---|
| شوہر کے مال میں خیانت سے عورت کا نقصان | 33 |
| عورتوں کو خوش رکھنا بھی ضروری ہے | 33 |
| اسلام نے عورت پر کمانے کا بوجھ نہیں ڈالا | 33 |
| اسلام نے عورتوں کو حقوق دیئے ہیں | 34 |
| مغربی تہذیب نے مسلم خواتین کی حیا کو تار تار کر دیا | 34 |
| اولاد کو قوم اور ملک کا خادم بنائیں | 35 |
| ٹی وی اندر بی وی باہر | 35 |
| برقعے سادے استعمال کریں | 35 |
| صوفی خداشناس ہوتا ہے | 36 |
| دل کی بینائی کے لئے مرشد کامل کی حلقہ بگوشی ضروری | 36 |
| تصوف کا تعلق براہِ راست دل سے ہے | 36 |
| ہر شئے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے | 37 |
| مومن کو ذکر اللہ سے قوت حاصل ہوتی ہے | 37 |
| معرفت ترکِ لذات سے حاصل ہوتی ہے | 37 |
| بیعت کا مطلب | 38 |
| تواضع کی حقیقت | 38 |
| نفوس کو اخلاق فاضلہ سے مزین کریں | 38 |
| سو روپئے ملنے پر نو سو روپئے کا محتاج | 39 |
| اولیاء اللہ کی علامات | 39 |
| شیخ کا صاحب فن اور صاحب ذوق ہونا ضروری ہے | 40 |
| ترکِ دنیا کی اصل | 40 |

| | |
|---|---|
| بصارت اور بصیرت میں فرق | 40 |
| جماعت کی فضیلت | 40 |
| عاقل کو دنیا کی ٹیپ ٹاپ غافل نہیں کرتی | 41 |
| تزکیۂ نفس سے قلب روشن ہوتا ہے | 41 |
| فنا وبقا کا ادراک | 41 |
| مرشدِ کامل کی حقیقت اور اس کا مرتبہ | 42 |
| ہر ایک برائی سے رکنا تقویٰ ہے | 42 |
| تقوے کا حقیقی تصور | 42 |
| نعمت اور بشارت متقیوں کے لئے | 43 |
| مغرب نے عورت سے شرم وحیاء چھین لی | 43 |
| فون آنے پر مرد بات کریں عورتیں نہیں | 43 |
| حلال ہی میں برکت ہے | 44 |
| نیک بہو سے نیک اولاد پیدا ہوگی | 44 |
| آج کا دور انتہائی پرفتن ہے | 44 |
| نوجوان نسل میں دینی شعور پیدا کیا جائے | 45 |
| جس گھر کے پڑوسی نہ ہو تو گھر کہلانے کا مستحق نہیں | 45 |
| وقت کہاں سے آتا ہے اور واپس کہاں جاتا ہے | 45 |
| معرفت اور حقیقت قرآن وحدیث کا عکس ہیں | 46 |
| قرآن ہی سرچشمہ معرفت الٰہی ہے | 46 |
| حضورؐ کا خلقِ عظیم ہی سنت اور شریعت ہے | 47 |
| عارف وحدانیت کے عقیدہ میں کامل ہوتا ہے | 47 |





| | |
|---|---|
| سیرتِ طیبہ ہی توحید کا درس دیتی ہے | 47 |
| اللہ تعالیٰ کے در پر ہی ہر بندہ کو آنا پڑتا ہے | 47 |
| سیرت کا ہر ورق توحید کا عکس جلی | 48 |
| خدمت خلق انبیاء علیہم السلام کا وصف خاص | 48 |
| حسن عمل کے بغیر تصوف نہ معرفت | 48 |
| مخلوق کی رہبری اولیاء اور علماء کرام کا نصب العین | 49 |
| انسانیت سے عبارت، ایثار وقربانی | 49 |
| دین کی تعلیمات اور احکامات کا ماٰخذ قرآن مجید ہے | 49 |
| پوری کائنات اللہ تعالیٰ کے نام سے روشن ہے | 50 |
| مسلمان کا ہر عمل اللہ رب العزت کی خوشنودی کے لئے | 51 |
| مسالک اور فرقوں سے اسلام کو نقصان پہونچا | 51 |
| ناشکری سے انسان کامیاب نہیں ہوسکتا | 52 |
| حکم اور اقتدار تو خدا کا ہے | 52 |
| دین ودنیا کے درمیان عدل وتوازن قائم رکھنا چاہئے | 53 |
| صبر کرو! انتقام کی فکر میں نہ پڑو | 53 |
| دنیا کی راحت طلبی اور رغبت سے بے نیازی | 53 |
| مسلمان زبانی نہیں عملی محبت کریں | 54 |
| برائیوں اور ظلم سے باز آنا چاہئے! | 54 |
| زبان دل کی ترجمان ہے | 54 |
| پاکی اور صفائی سے عبادات میں بھی مزا آتا ہے | 55 |
| نیک آدمی سونے کی طرح ہے | 55 |

| | |
|---|---|
| بڑوں کی غلطی نکالنا بھی عیب ہے | 56 |
| جنہوں نے ادب کیا وہ جانشین بنے | 56 |
| شریعت محمدیہ کی بقاء کی اصل روح جہاد ہے | 56 |
| دل کے نور سے جو نظر آتا ہے وہ آنکھ سے نظر نہیں آسکتا | 57 |
| شیخ بننے کی تمنا سلوک کے منافی ہے | 57 |
| جو اپنے کو اہل سمجھے وہ نااہل ہے | 57 |
| خُلق تصوف اور معرفت سے الگ نہیں | 58 |
| کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ | 58 |
| عسرت میں بھی بے شمار فوائد اور نعمتیں ہیں | 58 |
| باہمی محبت اور وفاداری اسلامی تعلیمات کا اہم جزو ہے | 59 |
| صداقت، سچائی اور دیانت داری تصوف کا خلاصہ | 59 |
| رزقِ حلال سے علم وعمل میں برکت ہوتی ہے | 60 |
| جو اللہ تعالیٰ کو پسند وہی بندے کو پسند | 60 |
| معرفت کے لئے رزقِ حلال بنیادی شرط | 60 |
| بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے | 61 |
| انسان کا دل زمین کے مانند ہے | 61 |
| پرہیز گاری آخرت کا دروازہ ہے | 61 |
| ایمان دل کا نور ہے | 62 |
| بے پردگی خدا کے عذاب کو دعوت دیتی ہے | 62 |
| آج کل ریاکاری کی ہوا چل پڑی | 62 |
| ناخواندگی میں عورتوں کا تناسب مردوں سے زیادہ | 63 |





| | |
|---|---|
| مردوزن کا اختلاط معاشرہ میں بگاڑ کا سبب | 63 |
| عورت کو عزت اسلام نے عطا کی | 64 |
| دنیا چند نعمتوں اور راحتوں کا نام ہے | 64 |
| تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی توصیف اور حمد بیان کرتی ہے | 64 |
| سچ تو یہ ہے کہ اللہ کی حمد وثنا سے سب عاجز ہیں | 65 |
| ہماری مجلسیں اللہ کے ذکر سے خالی ہیں | 65 |
| نیک اور بد کی مثال | 65 |
| پتھر بھی اللہ کے خوف سے روتے ہیں | 66 |
| اللہ سے ڈرنا انسان کا حق ہے | 66 |
| اپنے عیوب تلاش کرو | 66 |
| محرم الحرام اور صفر المظفر منحوس نہیں | 67 |
| اللہ تعالیٰ کے دربار میں صورت نہیں عمل پسند ہے | 67 |
| مغضوب اور ضالین سے کیا مراد ہے؟ | 67 |
| مرد وعورت کے حقوق برابر ہیں | 68 |
| اخلاص پیدا کریں اور ریاکاری سے بچیں | 68 |
| سیرتِ پاک ﷺ خود ایک روشنی ہے جس سے سارا عالم منور ہے | 68 |
| زندگی کے ہر گوشہ کے لئے سیرت پاک موجود ہے | 69 |
| غصہ کو برداشت کرنا بہادری ہے | 69 |
| کھڑے ہو کر کھانا جانوروں کی صفت ہے | 70 |
| دھوکہ دینا عقل مندی سمجھا جانے لگا | 70 |
| غیر مسلم مسلمانوں کو جھوٹا سمجھنے لگے | 70 |

| | |
|---|---|
| نماز میں مومن اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے | 71 |
| شوہر جنت کی طرف بیوی جہنم کی طرف | 71 |
| نمازی کے لئے دس انعاماتِ خداوندی | 72 |
| افسوس قرآن سیکھنے اور سمجھنے کے لئے وقت نہیں! | 72 |
| لوگ دین کے معاملہ میں جدوجہد نہیں کرتے | 72 |
| آسمان پر ستاروں کا جھرمٹ | 73 |
| مکاتب، مدارس، خانقاہوں کو اپنے حال پر رہنے دو | 73 |
| ہندوستان کا مسلمان خوش نصیب ہے | 74 |
| والدین کا کوئی نعم البدل نہیں | 74 |
| جوانی کی مستی میں والدین کو بھول جاتے ہیں | 74 |
| آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نہ دنیا ہے نہ دین | 75 |
| اعلیٰ دماغ اور ترقی | 75 |
| ترقی یافتہ ممالک مسلمان مصنفین کے مرہونِ منت | 75 |
| مسلمانوں کے درمیان اتفاق اور اتحاد ضروری | 75 |
| ہمارے اختلافات کی نحوست | 76 |
| اپنا مسلک چھوڑو مت، اور دوسروں کا چھیڑو مت | 76 |
| سچی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں | 76 |
| دنیا کا عیش......عیش نہیں | 77 |
| زمین کی ناف | 77 |
| حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی مسجد | 77 |
| جدید ایجادات مسلمانوں کے صدقے | 78 |





| | |
|---|---|
| مسلم خواتین اسلام کے ماضی سے سبق حاصل کریں | 78 |
| پڑوسی کو ملامت نہ کریں | 79 |
| پڑوسی کو مدد کی ضرورت ہو تو تعاون کرو | 79 |
| مہمان عرش کے موتی ہیں | 79 |
| ایثار و قربانی صحابہ کرامؓ کا خاصہ | 80 |
| خود بھوکے رہ کر دوسروں کا پیٹ بھرتے | 80 |
| عبادت سے جنت، خدمت خلق سے خدا ملتا ہے | 80 |
| برکت اس کو کہتے ہیں | 81 |
| اللہ تعالیٰ کے خزانے کی سب سے قیمتی شئے انسان ہے | 81 |
| انسان تمام مخلوقات سے زیادہ حسین ہے | 81 |
| انسان کی عظمت مرتبہ کعبہ سے زیادہ | 82 |
| مومن کا دل عرشِ اعظم سے افضل | 82 |
| حکمت عملی ضروری ہے | 82 |
| آگ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے | 83 |
| اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوستی کے لائق نہیں | 83 |
| اللہ تعالیٰ کا خوف | 83 |
| سب سے زیادہ کامل و مکمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں | 83 |
| اللہ تعالیٰ ہر حال میں آزماتے ہیں! | 84 |
| تحدیثِ نعمت کا مطلب | 84 |
| اسلام جوان مردوں اور بہادروں کا دین ہے | 84 |
| پڑوسی سے محرومی بدنصیبی ہے | 85 |

| | |
|---|---|
| ہدیہ لینا اور دینا احسن عمل ہے | 85 |
| ایمان دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے | 86 |
| نمازی کے لئے عرش کا سایہ | 86 |
| مساجد کے ماحول سے دل کی پراگندگی دور ہوئی ہے | 86 |
| مسجد نبویؐ درسگاہ بھی تھی | 86 |
| خدارا مساجد کی تحقیر نہ کیجئے! | 87 |
| مساجد میں متقی امام کا تقرر کیجئے | 87 |
| مسلمانوں کون سا عمل دین نہیں | 88 |
| خطیب صاحبان کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے | 88 |
| نیکی کر کنوئیں میں ڈال! | 88 |
| روزی عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے | 89 |
| اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کی بے عزتی پسند نہیں | 89 |
| دین نام ہے خیر خواہی کا | 89 |
| مالک اور ملازم کے درمیان خوشگوار تعلقات ضروری | 90 |
| مالک نوکر سے بھائی جیسا سلوک کرے | 90 |
| حقوق العباد ادا کئے بغیر معاف نہیں ہوتے | 90 |
| معراج حیرت انگیز سفر ہے | 91 |
| انسانی زندگی کی رفتار تیز ہوگئی ہے | 91 |
| ہر سانس کی تباہی کا سامان انٹرنیٹ پر موجود ہے | 91 |
| قومی ترقی کے نام پر عیسائی اسکولوں میں مسلم بچوں کے داخلے | 92 |
| کمپیوٹر پر کام کرنے والے افراد کی روحانی تربیت کی جائے | 92 |





| | |
|---|---|
| کمپیوٹر اور انٹرنیٹ دینی فوائد کے لئے استعمال کرنا عبادت | 93 |
| جن کاموں سے عقائد پر ضرب آئے انہیں ترک کریں | 93 |
| دینی شعور نہ رکھنے والوں کو انٹرنیٹ سے دور رکھا جائے | 93 |
| شیطان نہایت چال باز ہے | 94 |
| داڑھی مرد کی زینت اور خوبصورتی ہے | 94 |
| جن لوگوں کو داڑھی ناپسند ہے وہ غور کریں | 94 |
| فرعون بھی داڑھی رکھتا تھا | 95 |
| شرک سے نفرت انسان کی شرافت اور ایمان کا تقاضہ | 95 |
| آخرت کی ہر چیز دائمی ہے | 95 |
| وضو سے روح کو تازگی ملتی ہے | 96 |
| ضمیر کو صاف وشفاف کرنے کا طریقہ | 96 |
| صرف زبان سے توبہ کر لینا کافی نہیں | 96 |
| لڑکیوں کی تعلیم غیر ضروری سمجھتے ہیں | 96 |
| لڑکی پیدا ہو تو سوگ مناتے ہیں | 97 |
| لڑکی پرایا دھن نہیں | 97 |
| والدین لڑکی کا صحیح صحیح حق ادا کریں | 98 |
| لڑکا نعمت ہے تو لڑکی بھی | 98 |
| عورتوں کا اہم کردار | 98 |
| عورت ایثار وقربانی کا مجسمہ | 99 |
| تعلیم انسان کو سربلندی عطا کرتی ہے | 99 |
| تعلیم نسواں کی اہمیت کو سمجھیں | 100 |

| | |
|---|---|
| تعلیم نسواں پر اسلام نے زور دیا ہے | 100 |
| اقراء کی تعلیمی تحریک | 100 |
| بیوی زندگی کی بہترین ساتھی | 101 |
| الفت و پیار کا سرچشمہ | 101 |
| تاریکی سے روشنی کی طرف | 101 |
| مسلم بچیوں کے جوہر | 102 |
| لڑکیوں کا تعلیمی حق | 102 |
| اسلام مکمل نظام حیات ہے | 102 |
| تعلیم کو گھر گھر پہونچایئے | 103 |
| اولاد کی تعلیمی ترقی | 103 |
| بات کو سمجھنے کا سلیقہ | 103 |
| کار نبوت میں معاونین | 104 |
| اسلام سراپا علم وعمل ہے | 104 |
| علم مسلمان کی میراث ہے | 105 |
| علم وہنر میں فی نفسہ کوئی خرابی نہیں | 105 |
| سلیقہ علم سے حاصل ہوتا ہے | 106 |
| جاہل لڑکی ناپسندیدہ شئے | 106 |
| تعلیم سب سے بہتر عطیہ | 106 |
| زندگی کے معیار کے لئے تعلیم لازم | 107 |
| تعلیم عبادت ہے | 107 |
| یہ پوچھنے کی توفیق نہیں ہوتی؟ | 107 |





| | |
|---|---|
| اسکولوں اور مدارس کی ضرورت | 108 |
| عورت معاشرہ کی پاکیزہ علامت | 108 |
| تعلیم دنیا بھی ہے اور آخرت بھی | 109 |
| ماحول نیک تو معاشرہ بھی صحیح | 109 |
| خواتین کی تعلیم کا مطلب معاشرہ کی تعلیم | 109 |
| بچے کی تعلیم ماں کی گود سے | 110 |
| تعلیم یافتہ ماں سینکڑوں اساتذہ سے بہتر | 110 |
| ماں سے محبت باپ سے عزت | 111 |
| لڑکیاں زیادہ ذہین ہوتی ہیں | 111 |
| غلبہ اور شوکت والی قوم | 111 |
| خاص مدد اور حکومتی اقتدار | 112 |
| مشکلوں سے نجات اور باعزت زندگی | 112 |
| سلامتی اور پائیداری اتحاد میں ہے | 112 |
| جامع عبادت والوں کا نام ”امت مسلمہ“ | 112 |
| اسلامی بھائی چارگی | 113 |
| اتحاد سلامتی کا ضامن | 113 |
| امت، ملت واحدہ کی شناخت کھو چکی ہے | 113 |
| مسکراہٹ بھی صدقہ ہے | 114 |
| ہماری دوڑ دھوپ کا مقصد دنیا کا حصول | 114 |
| یہ دنیا دار الجزاء نہیں دار العمل ہے | 114 |
| عمل صالح کا اجر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی | 115 |

| | |
|---|---|
| اعمال کا بدلہ کیسے؟ یہ علم کسی کو نہیں | 115 |
| نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی | 115 |
| ہر چیز کا یک وقت مقرر ہے | 116 |
| اللہ تعالیٰ بندہ کو مہلت دیتا ہے | 116 |
| آخرت میں کوئی پرسان حال نہ ہوگا | 116 |
| چندروزہ زندگی کی خاطر آخرت کو برباد نہ کریں | 117 |
| کامیابی اور فلاح کا راستہ | 117 |
| اولاد کا سب سے پہلا حق | 118 |
| دینی تعلیم دلانا والدین کی ذمہ داری | 118 |
| مغربی تہذیب نے اکرام ختم کردیا | 118 |
| بے ادب کے علم میں برکت نہیں | 118 |
| اللہ تعالیٰ کی محبت کا عکس | 119 |
| عمل صالح کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے | 119 |
| دین کے بہت سے شیرازے بکھر گئے | 119 |
| امانت دار نہیں تو ایمان مکمل نہیں | 120 |
| گناہ کسے کہتے ہیں؟ | 120 |
| گناہوں کا اثر متعلقین پر بھی پڑتا ہے | 121 |
| گناہوں کے سبب علم کے نور سے محرومی | 121 |
| گناہوں سے دل سخت اور سیاہ ہوجاتا ہے | 121 |
| گناہوں کے سبب مختلف عذابات | 121 |
| افضل ترین عبادت گناہوں کو ترک کرنا ہے | 122 |





| | |
|---|---|
| قرآن مجید کے اثرات | 122 |
| سیاست کو ایک گھناؤنی شئے بنادیا گیا ہے | 122 |
| سیاست اسلام کا ایک اہم جزو ہے | 123 |
| سیاست کی موجودہ گندگی کو کیسے دور کیا جائے؟ | 123 |
| ہندوستان کے پارلیمنٹ ہاؤس کے وقار کی پامالی | 123 |
| نااہل کو ووٹ دینا قوم پر خنجر چلانے کے مترادف | 124 |
| اتحاد اور اتفاق کامیابی کی ضمانت | 124 |
| زندگی کے تمام شعبوں کے لئے اسلام نے ہدایات دی ہیں | 125 |
| مومن اور غیر مومن میں فرق! | 125 |
| ۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں بلکہ یہ بدعت ہے | 125 |
| سلام صرف مسلمان کی حیثیت سے کیا جائے | 126 |
| ہر مذہب ظلم سے روکتا ہے | 126 |
| شہادت کی تمنا ایمان کامل کی علامت ہے! | 126 |
| اصل کامیابی جنت میں داخل ہونا ہے | 127 |
| نفرتوں اور ذاتی مفادات کا عروج | 127 |
| غیر مسلموں سے رواداری اور حسن سلوک عین سنتِ نبویؐ | 128 |
| انسانی وجود خدا کی رحمت کا مظہر ہے | 128 |
| ملک وملت کی حفاظت عبادت ہے | 128 |
| اچھا آدمی وہ ہے جس کا برتاؤ بیوی کے ساتھ اچھا ہو | 129 |
| میرے خدا کا نام سچا، میری آنکھ جھوٹی ہے | 129 |
| حسد شیطانی جال ہے | 130 |

| | |
|---|---|
| اپنے چھوٹوں کی غلطیاں معاف کردینی چاہئے | 130 |
| مومن کی حقیقت معراج | 130 |
| عیدین کی راتوں کو ذکر الٰہی سے سجالو | 131 |
| حاجی کا استقبال کرنے کا صحیح طریقہ | 131 |
| زندگی نعمت بھی ہے اور امانت بھی | 131 |
| انسان کو دنیا میں آنے اور واپس جانے کا اختیار نہیں | 132 |
| چھینک کی بدولت آدمی پاگل اور دیوانہ پن سے محفوظ رہتا ہے | 132 |
| چھینک کے ذریعہ چھ ہزار جراثیم خارج ہوتے ہیں | 133 |
| چھینک اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے | 133 |
| ثواب اور نیکی کے مدارج اخلاص کے مطابق | 133 |
| شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے | 134 |
| زندگی کا مطلب؟ امانت! | 134 |
| بے حیائی اور بے پردگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب | 134 |
| مسلم نوجوان کے پاس فالتو وقت بہت ہے | 135 |
| اولیاء اور صالحین بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں | 135 |
| دعا مانگنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں | 135 |
| محبت ایک عظیم نعمت ہے | 136 |
| اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو...... | 136 |
| مومن کبھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتا | 136 |
| میرے مرنے کے بعد اس کا کیا ہوگا؟ | 137 |
| اولاد عطا کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے | 137 |





| | |
|---|---|
| جنت والی اور دوزخ والی جماعت | 137 |
| جیسی صحبت ویسا ہی خاتمہ | 138 |
| آخر دم تک اصلاح سے غافل نہ ہوں | 138 |
| اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر کچھ بھی نہیں | 138 |
| شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے | 138 |
| بچوں کے دین وایمان کی فکر کریں | 139 |
| ہماری ذات سے ہر کسی کو فائدہ پہونچے | 139 |
| صبر کے معنیٰ اور مطالب | 139 |
| طاقتور کمزوروں پر ظلم کرتے تھے | 139 |
| اس کو کہتے ہیں حسنِ سلوک اور حسنِ اخلاق | 140 |
| مسلمان حکومت میں حصہ داری چاہتا ہے | 140 |
| سیاست اسلام کا اہم ''جزو'' ہے | 140 |
| کرسی کی خاطر قوم کو قربانی کا بکرا بنادیتے ہیں | 141 |
| مسائل کا صحیح اور حقیقت پسندانہ حل نکالیں | 141 |
| دین کو سمجھانہ دین کے دشمن کو | 141 |
| مسلم قوم کے مرد مجاہد | 142 |
| اتحاد اور اتفاق کامیابی کی کنجی | 142 |
| غیر طاقتیں چاہتی ہیں کہ مسلمان بکھرا رہے | 142 |
| مسلمانوں کے ووٹ فیصلہ کن | 143 |
| سماج میں برائیاں عورتوں کی وجہ سے | 143 |
| مسلم گھرانوں کا ماحول بدل رہا ہے | 143 |

| | |
|---|---|
| عورتیں اپنے سروں پر اوڑھنیاں رکھیں | 144 |
| اپنے کو حقیر سمجھیں | 144 |
| آج کے پیروں کا حال | 145 |
| ایسے لوگ گمراہ ہیں | 145 |
| جنوبی ہند میں پھول زیادہ کیوں؟ | 145 |
| انسان دنیا اور اس کی رنگینی میں ڈوبا ہے | 146 |
| اس کائنات کو حضورؐ کے لئے سجایا گیا | 146 |
| مومن مومن کا بھائی ہے | 146 |
| اپنے بھائی سے محبت کرو اللہ تم سے محبت کریں گے | 147 |
| دوسروں کے گناہ نظر آتے ہیں اپنے نہیں! | 147 |
| والدین کے نافرمان کو سزا | 148 |
| ماں باپ کا کوئی نعم البدل نہیں | 148 |
| ماں کے پاؤں تلے جنت ہے | 148 |
| تکبر کی چال نہ چلو | 149 |
| ٹی وی پر دکھائے جانے والے مناظر | 149 |
| ٹی وی گھر میں نہ رکھا جائے | 149 |
| اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ظہور | 149 |
| آج کا مسلمان پارٹ ٹائم مسلمان | 150 |
| گھروں میں کتابیں بہت مگر عمل نہیں | 150 |
| مردوں کی تخلیق | 150 |
| ایمان لوٹا جاتا ہے | 151 |





| | |
|---|---|
| مرد عمل کریں تو عورتیں بھی عامل ہوں گی | 151 |
| انسان میں لالچ اور حرص نہ ہو | 151 |
| زندگی آسان گذارنے کا نسخہ | 152 |
| خواہشات کی تکمیل | 152 |
| اولاد مانگنے کا طریقہ اور دعاء | 152 |
| اولاد کی محبت میں اندھا نہیں ہونا چاہئے | 152 |
| اللہ تعالیٰ سے تجارت | 153 |
| فضول خرچی اللہ کی ناراضگی کا سبب | 153 |
| مومن کی شان | 153 |
| مومن عاجزی اور انکساری کا پیکر | 153 |
| جنت میں داخلہ ہمیشہ کے لئے | 154 |
| کونسا پیسہ برا ہے | 154 |
| دولت اور حکومت بھی ضروری مگر...... | 154 |
| ایمان پر خاتمہ کی دعاء | 155 |
| نفاق سے بچو | 155 |
| علماء اور اسلاف کی محبت کا اثر | 155 |
| ہر خوبی اور ہر کمال منجانب اللہ ہے | 156 |
| تباہی اعمال کی وجہ سے | 156 |
| عذاب کیوں آتا ہے | 156 |
| سونامی کا عذاب | 157 |
| بلاوجہ عورتوں کو ناراض نہ کریں | 157 |

''ملفوظاتِ حبیب الامت'' جلد دوم کا

# انتساب اور ثواب

اس اجلہ شخصیت کے نام جس کی آغوشِ تربیت نے ہم جیسے خاکساروں کو بزرگوں کے حضور دوزانو بیٹھنا سکھایا، جنہوں نے اپنے خاوند شیخ طریقت حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی حفظہ اللہ کے شانہ بشانہ اور قدم بقدم چل کر مرکزی جامع مسجد اور دارالعلوم محمدیہ کی تعمیر واقامت میں بھرپور ساتھ دیا، جنہوں نے والد محترم کی غیر موجودگی میں ہماری تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ یعنی پیار ومحبت، الفت وشفقت اور صبر وتحمل کی پیکرہ تقویٰ وحق گوئی کی علمبردار ہماری والدۂ محترمہ شاہ جہاں سیماء بانی مدرسہ الحسنات الباقیات جانسٹھ جنہیں ہم پیار سے ''امی جان'' کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو خوب خوب صحت وتندرستی اور شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ان مشفق ومکرم والدین کا سایۂ رحمت ہم تمام برادران، ہمشیرہ اور اہل خاندان پر تادیر قائم ودائم رکھے، آمین!

محمد عثمان حبان دلدارؔ قاسمی

خانقاہ رحیمی احاطہ دارالعلوم محمدیہ بنگلور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



# تأثرات

## مفکر اسلام صاحب حسن کلام

حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی صاحب قاسمی مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ المدینۃ المنورۃ

حبیب الامت حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی صاحب دامت برکاتہم سے میری پہلی ملاقات مسجد نبویؐ شریف میں ۲۸؍رجب ۱۴۲۱ھ کو ہوئی، حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب قاسمی جو کہ حضرت والا دامت برکاتہم کے خلیفہ ومجاز بیعت وتلقین ہیں اور جنوبی ہند کے عظیم شہر بنگلور میں دینی، اخلاقی واصلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں موصوف کی معیت میں حضرت حبیب الامت کی قیام گاہ پر حاضری ہوئی اور قریباً دو گھنٹے کی مجلس رہی اور آپ کی نظر وفکر اور شخصیت کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا، اور یکایک یہ خیال آیا کہ ایسے ہی اہل اللہ اور صالحین کی جماعت کے لئے ارشادِ نبویؐ ہے ''**هم القوم لا يشقى بهم جليسهم**'' اور حضرت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات سو فیصد صحیح معلوم ہوتی ہے ''**أن جليسهم يندرج معهم فى جميع ما يتفضل الله به عليهم اكراماً لهم**'' مجلس کے اختتام پر حضرت مولانا رحیمی دامت برکاتہم نے ملفوظات حبیب الامت کا

مسودہ عطا فرمایا اور اس حکم کے ساتھ کہ اس پر آپ ''اپنے تأثرات'' قلم بند فرمادیں۔

ظاہر ہے کہ مجھ جیسے کم علم اور بے بضاعت شخص کیلئے جو کہ اس فن کے ابجدیت سے بھی واقف نہ ہو بڑا مشکل امر تھا، مگر چونکہ اہل اللہ اور بزرگانِ دین کے حکموں کی تعمیل میں بھی سعادت ہے اسلئے میں نے ''ملفوظات حبیب الامت'' کے تین سو سے زائد عناوین کا مطالعہ کیا اور یہ محسوس کیا کہ یہ مجموعہ ہر اعتبار سے نہایت موزوں و بے انتہا مفید ہے۔

مرتب ملفوظات جناب محترم مولانا محمد عثمان حبان دلدارؔ قاسمی نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ اس کو ترتیب دیا ہے اور انتہائی سلیقہ مندی کا مظاہرہ کیا ہے۔

حبیب الامت نے اپنے ان ملفوظات میں اپنا علم، اپنی زبان، اپنی مجلس اور سوز دروں سے امت کے درد کو اپنا درد بنا کر خدا ترسی، اللہ تعالیٰ کی یاد، اتباعِ سنتؐ، نیک اور صالح معاشرہ کی تشکیل، اصلاحِ باطن، دنیا کی بے ثباتی، اخلاقِ حمیدہ سے اتصاف اور رزائل مذمومہ سے اجتناب کی ایسی فکر پیش کی ہے جس سے کروڑوں انسانوں کو ''مخلی عن الرزائل'' اور ''محلی بالفضائل'' ہونے کا نسخۂ کیمیاء فراہم کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جب ملفوظات کا یہ مجموعہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آئے گا تو ان لوگوں کو بھی استفادہ کا موقع ملے گا جو کسی وجہ سے حاضر مجلس نہیں ہوسکتے، اور وہ بھی آپ کے فیض سے اسی طرح بہریاب ہوسکیں گے جس طرح حاضرین مجلس آپ کے علوم ومعرفت سے بہرہ ور ہیں۔ ؎

شیخ کا فیضانِ قربت پر ہی کیا موقوف ہے
فیضیاب ہوتا ہے وہ بھی شیخ سے جو دور ہے

صاحب ملفوظات حضرت اقدس حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی مدظلہ العالی عصر حاضر کے جید عالم دین، مصنف اور صاحب نسبت بزرگ ہیں، آپ کے ''ملفوظات'' شریعت وطریقت کے قیمتی موتیوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہوتے



ہیں، آپ کی متعدد کتابیں اور خطبات شائع ہوکر خراجِ تحسین حاصل کرچکی ہیں۔

آپ کی دینی مصروفیات ہمہ جہت ہیں، ایک طرف آپ شہر بنگلور کی عظیم درسگاہ ''دارالعلوم محمدیہ'' کے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کی تعلیم وترویج میں منہمک ہیں تو دوسری جانب ''ماہنامہ نقوشِ عالم بنگلور'' کے مدیر اعلیٰ۔ جہاں آپ رحیمی شفاخانہ میں بیٹھ کر خلق خدا کی جسمانی امراض میں دادرسی فرماتے ہیں وہیں خانقاہِ رحیمی میں جلوہ افروز ہوکر مسترشدین کی اصلاح باطن کے لئے پاکیزہ ومفید نصائح اور دل کو چھولینے والی پُرحکمت ہدایات کے ذریعہ روحانی علاج بھی کرتے ہیں۔ آپ کی اس خندہ پیشانی اور حسن اخلاق کی بنا پر امت کی ایک بڑی تعداد آپ کی جانب مائل ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم سبھی شامل ہیں اور آپ صحیح معنوں میں حبیب الامت کے مصداق ہیں اور یہی وارثِ انبیاء کی شان ہوتی ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے ''**العلماء ورثة الانبیاء**'' اور قرآن حکیم نے نبی کی توصیف ان لفظوں میں بیان فرمائی ہے ''**یتلو علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة**'' یہی منہاجِ نبوت ہے جس پر حضرت حبیب الامت دامت برکاتہم کی شب وروز مصروفیات گامزن ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ''ملفوظاتِ حبیب الامت'' کو موصوف کی دیگر کتابوں کی طرح قبولیت عام اور افادۂ تام سے نوازے، آمین!

**وما ذٰلک علی الله بعزیز وبالاجابة جریر وصل الله علی نبینا محمد وعلی آله واصحبه اجمعین۔**

(مفتی) عاشق الٰہی القاسمی مدنی
المدینة المنورة
۲۸/رجب ۱۴۲۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حروفِ عثمانی

**الحمد للہ رب العٰلمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین، اما بعد!** تمام تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے ہیں، درود وسلام ہو رحمۃ اللعالمین ﷺ پر کہ آسمانِ ہدایت سے آپ ﷺ کو امت کی رہنمائی کیلئے مبعوث فرمایا۔

شریعت محمدیہ اور قرآن وحدیث میں جو احکامات دیئے گئے ہیں ان کی دو اقسام ہیں ایک ''امر بالمعروف'' اور دوسرا ''نہی عن المنکر'' ساری شریعت کا دارومدار انہی دو اقسام پر ہیں۔

آقائے مدنی محمد عربی ﷺ کے بعد کوئی پیغمبر اور رہنما نہیں آئے گا، ہاں! نبی کریم ﷺ کے فرمانِ عالی ''**العلماء ورثۃ الانبیاء**'' (علماء انبیائے کرام کے وارث ہیں) کے مطابق کثیر تعداد اہل علم کی ایسی ہوگی جو نبی کی پیروی کرتے ہوئے فرزندانِ اسلام کو دعوت وتبلیغ اور امر ونواہی کے احکامات بدستور پہنچاتی رہے گی۔

اس سلسلہ میں علمائے کرام ہیں جو وعظ ونصیحت اور تصانیف وتالیف کے ذریعہ اصلاح وتربیت کا عظیم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''**وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ**'' مومن مرد اور مومن عورتیں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔



حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ ''حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے سے قبل نیکی کا حکم کرو اور ممنوع چیزوں سے منع کرو! ورنہ تمہاری دعا قبول نہ ہوگی''۔ بعض روایات میں ہے ''بخشش کی دعا مانگنے سے پہلے نیکی کرو، ایسا نہ ہو کہ تمہاری دعا قبول نہ ہو اور یاد رکھو! امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ تمہاری روزی کو بند کرتے ہیں اور نہ تمہاری عمر کو کم کرتے ہیں''۔

ارشادِ رسولؐ کے مطابق مومن کی پہچان یہی ہے کہ وہ خود بھی عمل کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائیوں کو ''امر ونہی'' کی تلقین کرے، یہاں تک کہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی قبولیت سے قبل امر ونہی یا پھر نیکی کے کام کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو نیکی اور بھلائی کی تلقین کرنا مسلمان اور مومن بندے کی شان ہے۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو معلوم کرتے ''آپ کے ایمان کا کیا حال ہے؟'' پھر اسلامی احکامات کا ایک دوسرے سے تبادلہ کرتے، اگر معمولی سی بات کا علم بھی ہوجاتا تو بتانے والے کے بے انتہاء مشکور وممنون ہوتے کہ آپ نے مجھے اس بات سے واقف کرایا۔

یہ تو صحابۂ کرامؓ کا حال تھا، حالانکہ آج کے دور میں اس کی ضرورت پہلے سے زیادہ ہے، آج جدید دور میں جب کہ آدمی خود مشین کی طرح مصروف ہے ایسے اہل اللہ خال خال ہی ملتے ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کرتے ہیں۔

میں نے اپنے بچپن سے آج تک دیکھا ہے والدِ محترم حضرت حبیب الامت دامت برکاتہم کے سامنے جب بھی کسی سلسلہ میں شکوہ شکایت کرتا تو خاموش ہوجاتے یا پھر مجھے تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے کہ یہ چیز آپ کے اندر بھی تو ہے لہٰذا پہلے اپنے آپ پر

توجہ دیں، اس کے بعد دوسروں کے متعلق آپ کو کہنے کا حق حاصل ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں کہ جوکام آپ نہیں کرتے اس کے بارے میں دوسروں کو بھی نہیں کہنا چاہئے! یعنی پہلے خود عمل کرو پھر اوروں کو نصیحت کر سکتے ہو۔

والد بزرگوار حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی دامت برکاتہم ایسے اہل نظر کے زیر سایہ رہے جن کی توجہات نے ان کو کندن بنادیا، بحر العلوم حضرت مولانا حکیم عبد الرشید محمود عرف حکیم نھو میاںؒ نبیرہ حضرت گنگوہیؒ، قلندرِ زماں حضرت مولانا الحاج محمد مصطفیٰ کامل رشیدی اعرابی (گدی نشین حضرت گنگوہیؒ وخلیفہ اجل شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ) عارف باللہ حاذق الامت حضرت مولانا حکیم زکی الدین احمد صاحبؒ پرنامبٹ جیسی ہستیوں کی نظر التفات نے آپ کو حبیب الامت بنادیا۔

............''ملفوظات حبیب الامت'' کے نام سے ترتیب دی جانے والی اس کتاب میں حضرت حفظہ اللہ تعالیٰ روز مرہ پیش آنے والی ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف زیادہ توجہ دلاتے ہیں جو انتہائی معمولی ہیں، جن کے بارے میں نہ کبھی تصور ہوتا ہے اور نہ ہماری توجہ اس طرف جاتی ہے، لیکن شریعت اسلامیہ میں ان کا بہت بڑا مقام ہے۔

میری خوش نصیبی ہے کہ حضرت حبیب الامت کے اقوال اور ملفوظات مبارکہ جمع کرکے ان کو ترتیب دینے کی سعادت نصیب ہوئی، اللہ تعالیٰ ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین! امید ہے ملفوظات حبیب الامت قارئین کرام کے لئے اصلاحِ قلب اور عمل صالح کا ذریعہ بنیں گے اور مجھ طالب علم کے لئے ذخیرۂ آخرت۔

والسلام

دعاؤں کا طالب: محمد عثمان حبان دلدارؔ

ناظم تعلیمات دارالعلوم محمدیہ بنگلور

۳؍صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۸؍جنوری ۲۰۱۱ء



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## اسلام نے انسانوں کوصرف اللہ تعالیٰ کا غلام بنایا ہے

کچھ غیر مسلم آفیسران آئے، انہوں نے نصیحت کی درخواست کی تو حبیب الامت نے ارشاد فرمایا: دنیا میں بے شمار قومیں اور بہت سے نظریئے و مذاہب کے ماننے والے بستے ہیں لیکن کوئی بھی قوم اور کسی بھی دھرم میں ایسا نہیں جہاں کسی نہ کسی درجہ میں خدا کا تصور نہ ہو۔ لیکن مذہب اسلام کے علاوہ تمام مذاہب والوں نے خدا اور بندوں کے تصور میں افراط وتفریط سے کام لیا عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا درجہ دے دیا۔ یہودیوں کے ایک فرقہ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دے دیا اور ہندو دھرم نے ہر عجیب چیز کو خدا قرار دیا۔ گائے کو دیکھا کہ گھاس کھا کر گوبر نکالتی ہے اور دودھ دیتی ہے تو یہ بھی خدا ہے۔ مرد اور عورت کی شرمگاہ کے اتصال سے بچہ مولود ہوتا ہے لہٰذا مرد و عورت کی شرمگاہ بھی خدا ہے۔ اور آج ہندوؤں کا ایک گروہ شرمگاہ کی پوجا کرتا ہے، الامان والحفیظ۔ درحقیقت ان ساری اقوام نے انسان کو کوئی ایک کا غلام بنا کر رکھ دیا۔ لیکن مذہب اسلام نے انسان کو صرف ایک رب العالمین کا غلام بنایا اور انسان کو عزت وسربلندی عطا کی۔ یاد رکھو اصل مالک اور خالق اللہ رب العزت ہے وہی حقیقی رب ہے اور باقی تمام جھوٹے خدا ہیں، جو قیامت کے دن کسی کام نہ آئیں گے ان کو اور ان کی پوجا کرنے والوں کو اوندھے منھ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

## اللہ تعالیٰ گناہوں پر پردہ ڈالنے والے ہیں

ارشاد فرمایا: اللہ کی ذات بڑی رحیم وکریم اور شفیق ہے کہ بندوں کو گناہ کرتے ہوئے، قدم قدم پر نافرمانیاں کرتے ہوئے دیکھتا ہے لیکن گرفت اور ہلاک تو در کنار اس کی باز پرس بھی نہیں فرماتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کو زمین و آسمان کے ذرہ ذرہ کا علم ہے۔ اگر کنویں میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی چلے تو اللہ کی سمیع وبصیر ذات اسے دیکھتی اور سنتی ہے، دن کے اجالے اور رات کی تنہائی میں بندے جو کچھ کرتے ہیں اللہ ان سب کو دیکھتا ہے۔ لیکن اس کی ستار العیوب ذات سارے عیوب پر پردے ڈال دیتی ہے۔

## تمام مخلوقات تابعداری میں لگی ہیں

ارشاد فرمایا: بادل، ہوا، چاند، سورج اور آسمان سب کام میں مصروف ہیں تاکہ تم اپنی غذا حاصل کرو اور غفلت کے ساتھ نہ کھاؤ۔ سب لوگ تمہارے واسطے کام میں لگے ہیں اور حکم برداری کر رہے ہیں، انصاف کی بات یہ نہیں ہے کہ تم فرماں برداری نہ کرو۔

## اگر ہماری اصلاح نہ ہو تو یہ ہماری اپنی خرابی ہے

ارشاد فرمایا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اقرار کریں ’’اے اللہ! ہم تیری بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں‘‘ اور پھر اللہ کے سوا دوسروں کی بندگی کریں اور دوسروں کے آگے مدد کے لئے ہاتھ پھیلائیں؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم روزانہ پانچ پانچ مرتبہ نماز پڑھیں اور پھر بھی ہمارے اعمال درست نہ ہوں، ہمارے اخلاق کی اصلاح نہ ہو، ہماری زندگی کا رنگ نہ بدلے اور نماز کی یہ خاصیت ہے کہ ’’بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے‘‘۔ اگر نماز زبردست اصلاح کرنے والی چیز ہے مگر ہماری اصلاح نہیں ہوتی تو یہ ہماری خرابی ہے نماز کی خرابی نہیں۔



## نماز سے محبت کا مطلب ہے دین سے محبت

ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز سے الفت کرے، نماز سے محبت کا مطلب ہے دین سے محبت، اللہ اور اس کے رسول سے محبت، نماز کے لئے دل میں ہر وقت خیال رہے۔ یہ علامت ہے اس بات کی کہ اس شخص کا دین مکمل ہے۔ خیر القرون میں کیسے ہزاروں صالحین اور صالحات ایسی گذری ہیں کہ جو ساری رات مصلیٰ پر کھڑے کھڑے صبح کر دیا کرتی تھیں۔

## سب کاموں کیلئے فرصت لیکن نماز کیلئے چند منٹ کی فرصت نہیں

ارشاد فرمایا: عورتوں کو نمازی بنائیں، اگر عورت نمازی بن جائے تو سارا خاندان اور قبیلہ نمازی بن جائے۔ آج کل شادی بیاہ اور دیگر تقاریب کے موقع پر ہماری ماؤں اور بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ شادی کے سارے کام انجام دیئے جاتے رہتے ہیں۔ آنے والے مہمانوں کی تواضع کی جاتی ہے اور جانے والے مہمانوں کو اعزاز کے ساتھ رخصت کیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس اذان کی آواز اسپیکر کے ذریعہ آتی رہتی ہے کبھی ہمارے کانوں کو انسیت نہیں ہوتی اور نماز کا خیال تک نہیں آتا۔ دنیا کے سارے کاموں کے لئے فرصت ہے لیکن نماز کے لئے دس منٹ کی فرصت نہیں۔

## فرائض، واجبات اور سنن کا اہتمام کرلیں تو غنیمت ہے

ارشاد فرمایا: آج کا مسلمان اپنے گذرے ہوئے بزرگوں کی حرص نہیں کرسکتا، البتہ جس قدر ممکن ہو سکے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرے۔ خیر القرون میں صحابیات اور صالحات کے ایسے ایسے کارنامے اور ایسی ایسی عبادتیں اور دین کی خدمات ہیں کہ اگر ہم کوشش کریں تو ان کا عشرِ عشیر بھی نہیں کر سکتے، لیکن اس دور میں کم از کم فرائض، واجبات اور سنن کا اہتمام جتنا بھی کرلیا جائے غنیمت ہے۔

## دولت منداورغریب ہونا تقاضۂ فطرت ہے

ارشاد فرمایا: انسانی معاشرے میں کچھ لوگوں کا دولت مند اور کچھ کا غریب وضرورت مند ہونا نظام قدرت اور تقاضۂ فطرت ہے، اس لئے ہر سماج کی ضرورت ہے کہ اس کے خوش حال اور اصحاب کشائش اپنے ضرورت منداور غریب بھائیوں کی مدد اوران کی ضروریات کی تکمیل کیلئے اپنی دولت کا کچھ حصہ اسی مقصد کیلئے نکالیں۔

## انسانی خدمت اورغریبوں کی مدد بھی بندگی ہے

ارشاد فرمایا: دوسرے مذاہب میں بھی نذر، قربانی اور دان کا تصور موجود ہے۔ غرض انسانی خدمت غریبوں کی مدداور حاجت مندوں کی حاجت برآئی مذاہب عالم اور انسانی فطرت سلیمہ کا ایک مشترک ورثہ ہے جسے اسلام نے نہ صرف باقی رکھا بلکہ اس کوخدا کی بندگی کا اہم درجہ بنادیا اوراس کی اہمیت میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ انسانیت کواس کا ایک مرتب نظام عطافرمایا۔

## بڑوں کی باتیں بھی بڑی ہیں

اکابراللہ، اولیاءاللہ اور علماء عظام کے متعلق حبیب الامت نے ارشادفرمایا: اللہ اللہ! بڑوں کی باتیں بھی کیسی بڑی ہوتی ہیں، انہیں جوکچھ ملتا ہے وہ سب کے نصیب میں کہاں آسکتا ہے؟ وہ جوکچھ دیکھ لیتے ہیں اسے دیکھنے کیلئے ہرشخص کہاں سے آنکھیں لائے!

## دنیا کا کوئی مذہب اسلام کی ہمسری نہیں کرسکتا

اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا: اسلام ایک صالح اورمہذب معاشرہ ہے جس نے ہرایک کوحقوق اوردرجے دیئے ہیں۔ مذہب اسلام نے والدین کو



جوحقوق دیئے، ان کے جومراتب بیان کئے، صحیح زندگی گذارنے کی جوواضح تعلیمات دی ہیں کیا دنیا کا کوئی مذہب اس کی ہمسری اورمقابلہ کرسکتا ہے؟

## اسلام کے پختہ ہونے کا ثبوت

ارشادفرمایا: اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو بالکل سچا اور فطرت انسانی کے اصولوں کے موافق ہے جس کی تعلیم اور لائی ہوئی شریعت وحی الٰہی ہے، جس میں کسی طرح کی تبدیلی اور تحریف کی گنجائش نہیں ہے یہ خدا کا آخری اوردائمی مذہب ہے دنیا کے قوانین وضوابط سب بدل سکتے ہیں اور بدل رہے ہیں لیکن مذہب اسلام صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا لے کرآئے تھے آج بھی اسی طرح سے ہے یہ اسلام کے صحیح ہونے کا پختہ ثبوت ہے۔

## صرف اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں

عورتوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ارشادفرمایا: میری بہنو! بیشک اللہ سے بخشش طلب کی جائے تو وہ اپنے گنہگار بندوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ اس کے گناہوں سے زمین وآسمان کے درمیان کی فضا کیوں نہ بھری ہوئی ہو اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کوبخشنے میں کوئی عار نہیں اور وہ بخشنے پرآئے تو خطاؤں کے سمندر بھی بخش دیتا ہے اورتائب کوپاک کرکے معاف کردیتا ہے۔

## توبہ کرنے کے لئے نیت درست کریں

بعدنماز جمعہ مجلس رحیمی میں حاضرین سے ارشادفرمایا: یہ یاد رکھنا چاہئے کہ گناہوں پرکبھی ندامت اورافسوس اس لئے ہوتا ہے کہ ان سے صحت تباہ ہوگئی۔ مال

برباد ہوگیا۔عزت خاک میں مل گئی۔اگر کوئی شخص ان وجوہات کی بناپراپنے گناہوں پر نادم ہوتا ہے تو اسے توبہ نہیں کہا جائے گا۔توبہ اس وقت ہوگی جب اسے اس بات پر ندامت ہو کہ اس نے اپنے رب کریم کی حکم عدولی کی ہے، اپنے نفس امارہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے پروردگار کو ناراض کردیا ہے۔

## شوہر کے مال میں خیانت سے عورت کا نقصان

حاضرین میں سے کسی کے سوال پر جواب میں ارشاد فرمایا: کوئی بھی آدمی اس چیز میں خیانت نہیں کرسکتا ہے جس سے اس کا ذاتی مفاد اور فائدہ وابستہ ہے اور شوہر کے مال میں خیانت درحقیقت اس سے عورت کا اپنا ذاتی نقصان اور خسارہ ہے۔

## عورتوں کو خوش رکھنا بھی ضروری ہے

کسی شوہر نے بیوی کی شکایت کی، اور گھر کے نظام میں گڑبڑ کا ذکر کیا، اور دعا کی درخواست کی تو ارشاد فرمایا: جب عورت کا دل خوش ہوگا، تو ساری ذمہ داریاں اچھے طریقے سے انجام دے گی۔اس لئے عورت کو خوش رکھنا بھی ضروری ہے، اس کی دل جوئی کرنا بھی سنت ہے۔

## اسلام نے عورت پر کمانے کا بوجھ نہیں ڈالا

آج سائنسی دور میں عورتیں مشینوں کی طرح فیکٹریوں اور کمپنیوں میں کام پر لگی ہیں، پھر بھی گھروں کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔تو حبیب الامت نے ارشاد فرمایا: اسلام نے عورت کو روزی کی دوڑ دھوپ سے آزاد کردیا ہے تاکہ وہ پوری یکسوئی اور اطمینان کے ساتھ گھر میں رہ کر خانگی زندگی کے فرائض انجام دے اور یہ ذمہ داری



مرد پر ڈالی ہے کہ وہ کمائے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے کھانے پینے کی ضروریات مہیا کرے۔اور انتہائی محنت اور دماغ سوزی سے کمائی ہوئی دولت خوشی خوشی ان پر صرف کر کے روحانی سکون ومسرت محسوس کرے۔

عورت کی کمائی میں کہاں برکت آئے گی، وہ بے پردہ ہوکر، شمع محفل بن کر کمائے گی، تو خدا تعالیٰ کی مدد کا سوال نہیں رہتا، مرد حلال کمائے اگرچہ تھوڑا ہو تو اس میں برکت ہی برکت ہے۔

☆☆☆

## اسلام نے عورتوں کو حقوق دئے ہیں

ارشاد فرمایا: اسلام میں عورتوں کو جو حقوق دیئے گئے ہیں اور ہر قدم پر جس طرح ان کے فطری حالات اور تخلیقی خصوصیات کی رعایت کی گئی ہے، مغربی دنیا حقوق نسواں کے تحفظ ودفاع کے بلند وبانگ دعوؤں کے باوجود اسکے آس پاس بھی نہیں پہنچ سکی ہے۔ان کے وعدے محض سراب اور دھوکہ ہیں۔

## مغربی تہذیب نے مسلم خواتین کی حیا کو تار تار کردیا

ارشاد فرمایا: ایک باعزت اور باعصمت عورت کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے وجود کی حفاظت کیلئے اور اپنے مستقبل کی حفاظت کیلئے شرم وحیا کا پیکر بنی رہے۔اور بے حیائی سے دور رہے۔لیکن یہ حقیقت ہے کہ مغربی تہذیب نے مسلم خواتین میں بھی جو بے قید وبے مہار آزادی کا زہریلا انجکشن لگادیا ہے اسکے زہر نے عورتوں کی پوری حیات کا رخ غلط سمت میں موڑ دیا ہے۔

# اولاد کوقوم اورملک کا خادم بنائیں

ارشادفرمایا: اولاد کی تربیت ایسی ہو کہ وہ اللہ اوراس کے رسول کے احکامات پر دل وجان سے عمل کرے، اور معاشرے کو سدھارنے کا جذبہ اس کے اندر ہو۔ پھر فرمایا: یہ بات یادرکھنی چاہئے کہ اولاد سے محبت یہ نہیں ہے کہ اسکی ہر جائز ناجائز خواہش پوری کی جائے اوراسکی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ نہ دی جائے بلکہ اولاد سے محبت کا تقاضہ یہ ہیکہ اس کے مستقبل کوسنوارنے اورقوم وملت کا خادم بنانے کی فکر کی جائے۔

# ٹی وی اندر بی وی باہر

ارشادفرمایا: آج کے دور میں ہم نے ٹی وی کو اندر رکھ دیا اور بیوی کو باہر نکال دیا۔ حالانکہ بیوی اندر رہنے کی چیز اورٹی وی باہر نکالنے کی چیز ہے۔لیکن ہماری عقلوں پر پردے پڑ گئے اور ہم گناہوں کے سبب ایسے اندھے ہوگئے کہ گناہوں کے اسباب پرنظریں نہ رہی۔ ہماری بعض مائیں اور بہنیں برقعہ پہن کر اور چہرہ کھول کر ٹی وی پر دینی اوراسلامی پروگرام پیش کرتی ہیں۔ حالانکہ اس کو بھی کتنے نامحرم دیکھتے ہیں۔ دینی اور اسلامی پروگراموں کے اوربھی کئی بہتر طریقے ہیں ان کو اپنانا چاہئے۔

# برقعے سادے استعمال کریں

خوبصورت برقعوں کا رواج چل پڑا ہے، ایک صاحب کے سوال کے جواب میں ارشادفرمایا: آج کل عورتیں برقعہ ضرور پہنتی ہیں لیکن منہ کھلا رہتا ہے اور برقعہ ایسی زیب وزینت کا ہوتا ہے کہ راستہ میں ہر آدمی ادھر متوجہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے ہماری مائیں اور بہنیں برقعے سادہ استعمال کریں تاکہ نامحرم لوگوں کی نظروں سے حفاظت ہو۔ ویسے بھی راستوں میں عورتوں کو بناؤ سنگھار کے ساتھ چلنا جائز نہیں۔



# صوفی خداشناس ہوتا ہے

ارشادفرمایا: تصوف وسلوک کے ذریعے ایسے انقلابات رونما ہوتے ہیں جس سے انسان کی زندگی یکسر بدل جاتی ہے اور زندگی کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے پھر انسان خودشناس ہونے کے ساتھ ساتھ خداشناس بھی ہوجاتا ہے۔

# دل کی بینائی کے لئے مرشد کامل کی حلقہ بگوشی ضروری

ارشادفرمایا: دل کی اس بینائی کے حصول کے لئے جو امر لازم ہے وہ ہے ’’مرشد کی حلقہ بگوشی‘‘ علاوہ ازیں معرفت کی ڈگر بے شمار شیطانی خاروں سے اس طرح گھِری ہوئی ہے کہ انسان کے قدم ڈگمگانے لگتے ہیں، منزل تک رسائی سراب کے سوا اور کچھ نہیں ہوتی یہاں تک کہ دین وعقیدہ کے غارت ہوجانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے کسی پیر کامل کی حلقہ بگوشی ضروری ہے

# تصوف کا تعلق براہِ راست دل سے ہے

ارشادفرمایا: تصوف ایک ہمہ گیر موضوع ہے اس کا تعلق براہ راست انسان کے دل سے ہوتا ہے جو انسانی اخلاق وکردار، سیرت وسلوک اور جذبات وانفعالات کا اصل مرکز ہے اس دل کے بننے اور بگڑنے پر ساری انسانی زندگی کا مدار ہوتا ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام اور اکابرین امت نے اس پہلو پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دی ہے بہت سارے اصول وضوابط اور قاعدہ کلیہ وضع کئے گئے اور سالکین کی اصلاح وتربیت کے طریقے مرتب کئے گئے جو بہت سی کتابوں میں بکھرے پڑے ہیں اور قرآن وحدیث کے حوالے سے اس موضوع کو مدلل اور مفصل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

# ہر شئے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے

ارشادفرمایا:”وان من شیئی الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم“ کہ ہرشئے اللہ تعالی کی پاکی بیان کرتی ہےمگرتم ان کی تسبیح کوسمجھ نہیں سکتے اس کی تفسیرکئی طرح سے کی گئی ہےایک یہ کہ ذی روح زبان قال سے تسبیح پڑھتے ہیں اورغیر ذی روح زبان حال سے،لیکن اولیاء اللہ کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ ہر شے اسی طرح آواز سے تسبیح اور اللہ تعالی کا ذکر کرتی ہے جس طرح ہم انسان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں سنگ ریزوں کاتسبیح پڑھنا ستون حنانہ کا آواز سے رونا تو احادیث مبارکہ سے ثابت ہےلیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت کے طفیل حق تعالی اپنے اولیاءکوبھی کبھی کبھی یہ مشاہدہ کرادیتے ہیں۔

# مومن کوذکراللہ سےقوت حاصل ہوتی ہے

ارشادفرمایا: عارف باللہ حضرت ابوالعباس احمد بن مسروقؒ فرماتے ہیں کہ مومن کواللہ تعالی کے ذکر سےقوت حاصل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب سیدہ فاطمہؓ کوگھر کے کام کاج سے کمزوری محسوس ہوئی تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادمہ چکی پیسنے کے لئے مانگی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کواللہ کے ذکرکی یعنی تسبیح تحمید اور تحلیل اور تکبیر کی تعلیم فرمائی اور ارشادفرمایا کہ یہ اذکار تمہارے لئے خادمہ سے بہت بہتر ہیں ان سےقوت حاصل کرو۔

# معرفت ترکِ لذات سے حاصل ہوتی ہے

بعدنماز جمعہ مجلس میں ارشادفرمایا:حضرت علیؓ سےمنقول ہے”اگر جنت اور جہنم مجھے نظر بھی آجائے تو میرے یقین میں اضافہ نہ ہوگا“ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے



بارے میں ان کی اہلیہ سے منقول ہے”ابوبکرؓ کولوگوں پر فضیلت نماز اور روزے کی کثرت کی وجہ سے نہ تھی بلکہ دل کے یقین (معرفت) کی وجہ سے تھی“ اسی یقین اور معرفت کا نام علم حال (تصوف) ہے۔ یہ علم کتابیں پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ خواہشات نفسانی کے ترک کرنے سے حاصل ہوتا ہےحضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے”ہم نے تصوف کاعلم قیل وقال کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا بلکہ دنیااوراس کی لذتوں کے ترک کرنے سے حاصل کیا ہے“۔پس ثابت ہوا کہ علم قال اورعلم حال کی ندیاں سرچشمہ علوم نبوت سے ہی نکلی ہیں۔

# بیعت کا مطلب

ارشادفرمایا: بیعت جوکہ اپنے اندر بیع کے معنی لئے ہوئے ہے شیخ کے ہاتھ بک جانا ہےجس میں اپنے شیخ کے ہاتھ احکام ظاہرہ وباطنہ کے التزام کے واسطے گویابیچ کردیا جس کی حقیقت یہ ہے کہ طالب کواپنے شیخ پر پورااعتقاداورکلی اعتماد ہوکہ یہ میرا خیرخواہ ہے جومشورہ دےگاوہ میرے لئے نہایت نافع ہوگااس پر پورااطمینان ہواس کی تجویز وتشخیص میں دخل نہ دے۔

# تواضع کی حقیقت

ارشادفرمایا: تواضع کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے کولاشےاور ہیچ سمجھےاپنے کورفعت کا اہل نہ سمجھےاوراپنے کوسچ مچ مٹانے کاقصد کرےاس کی اصل مجاہدہ نفس ہے۔

# نفوس کواخلاق فاضلہ سےمزین کریں

ارشادفرمایا: تمام انبیاءاور پیغمبرعلیہم السلام کی بعثت کا مقصد یہی رہا ہے کہ اپنے زمانے کے انسانوں کوکفروشرک اوردوسری باطنی اور ظاہری نجاستوں سے پاک کریں

باطل اور فاسد عقیدوں کی گندگی کو دھوئیں اور تمام اخلاق ذمیمہ تکبر حسد بخل وغیرہ کی غلاظت کو دھو کر انسانی نفوس کو اخلاق فاضلہ سے مزین کریں

## سو روپئے ملنے پر نو سو روپئے کا محتاج

مالداری کیا ہے اور خواہش نفسانی کیا ہے اس کے بیان میں آپ نے ارشاد فرمایا: امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال نہیں ہے وہ بڑے امن میں ہے اور بڑا فارغ البال ہے لیکن اگر کسی طرح اس کو سو روپئے ضرورت سے زیادہ مل جائیں تو اس کے دل سے دس ایسی ضرورتیں اور خواہشیں سر اٹھائیں گی کہ ہر ایک کے پورا کرنے کے لئے مزید سو سو روپئے چاہئیں تو جس قدر اس کے پاس ہے اس سے کام نہ نکلے گا بلکہ نو سو کی اور ضرورت ہوگی حالانکہ جب بقدر ضرورت مال تھا تو بڑے امن میں تھا اور بے پرواہ تھا وہ تو یہی سمجھتا ہے کہ سو روپے ملنے سے مجھے تونگری اور مالداری حاصل ہوگئی مگر اس کی خبر نہیں کہ سو روپئے ملنے سے نو سو روپیوں کا محتاج ہوگیا۔

## اولیاء اللہ کی علامات

ارشاد فرمایا: اولیاء اللہ کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے۔ اللہ کے ولی کی نشانی یہ ہے کہ شریعت مطہرہ پر اس کو پوری پوری استقامت حاصل ہو کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان اولیاء اللہ الا المتقون ۔یعنی صرف متقی ہی اللہ کے اولیاء ہیں اور اس ولی کا باطن ایسا ہو کہ جب بھی کوئی شخص اس کے قریب بیٹھے تو اپنے دل کو خود بخود غیر سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل پائے۔

☆☆☆



## شیخ کا صاحب فن اور صاحب ذوق ہونا ضروری ہے

ارشاد فرمایا: شیخ وہ ہے جو امراض باطنہ اخلاق رذیلہ وحمیدہ سے پوری واقفیت رکھے اور ان میں آپس کے التباس اور ان کے خواص وتاثرات کو پہچانے اور ان کے حصول وازالہ کی تدبیر پر مہارت تامہ رکھتا ہو ان اخلاق کے عروج نزول سے واقفیت ہو نیز خواطر نفسانی وشیطانی وملکوتی سے پوری واقفیت رکھتا ہو، کہ ان خطرات کے درمیان تمیز کر سکے ان کے لئے شیخ کا صاحب فن اور صاحب ذوق اور مجتہد ہونا ضروری ہے۔

## ترکِ دنیا کی اصل

ارشاد فرمایا: ترک دنیا کی اصل یہ ہے کہ انسان کا دل دنیا کی کسی شے کی محبت میں گرفتار نہ ہو خواہ وہ مال ودولت ہو بیوی بچے ہوں ریاست وسرداری ہو کوئی اور شئے ہو جب تک اس کا ہونا نہ ہونا برابر نہ ہو جائے ترک دنیا معتبر نہیں اس لئے ہر شخص کو عموماً اور خدا کے طالبوں کو خصوصاً چاہئے کہ ہر وقت اپنے دل کی نگہداشت کریں اور اس کی توجہ دنیا کی ہر شے سے ہٹا کر حق تعالیٰ کی طرف رکھیں۔

## بصارت اور بصیرت میں فرق

ارشاد فرمایا: انسان کی ظاہری آنکھ کی بینائی کو بصارت کہتے ہیں اور باطنی آنکھ کی بینائی کو بصیرت کہتے ہیں خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے سے انسان کی بصیرت چھن جاتی ہے اور دل اندھا ہو جاتا ہے۔

## جماعت کی فضیلت

اجتماعیت میں خیر وبرکت ہے اس موضوع پر ارشاد فرمایا: درحقیقت قلوب کے اجتماع کو اللہ جل جلالہ کی رحمت اور رأفت کے متوجہ کرنے میں خالص دخل ہے اسی وجہ

سے جماعت کی نماز مشروع ہوئی اور یہی بڑی وجہ ہے کہ عرفات کے میدان میں سب حجاج بیک حال ایک میدان میں اللہ کی طرف متوجہ کیئے جاتے ہیں اسی لئے مشائخ کو حکم دیا گیا کہ وہ ایسے طالبین کے ساتھ بیٹھنے میں کوتاہی نہ کریں۔

## عاقل کو دنیا کی ٹیپ ٹاپ غافل نہیں کرتی

ارشاد فرمایا: ایک بزرگ اپنے خلیفہ کو یوں نصیحت فرماتے ہیں: وہ عقل جو پختہ کار ہے اور جس کو اللہ تعالی کی تائید حاصل ہے وہ دنیا اور دنیا والوں سے بے پرواہ رہنے کا فیصلہ کرتی ہے عاقل کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے قلب سے آخرت کی طرف متوجہ ہو اسی کی طرف اس کا ٹھکانہ ہے عاقل کو اس فانی دنیا کی ٹیپ ٹاپ غافل نہیں کرتی دنیا کی چمک دمک تو بیوقوفوں کو متاثر کرتی ہے اور ان کی عقلوں پر چھا جاتی ہے حتی کہ ان میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوتا جو اپنی توجہ کو کسی نہ کسی درجے میں جاہ و مال کے حصول کے اندر نہ لگائے ہو اور یہ دونوں (یعنی جاہ و مال) فانی ہیں۔

## تزکیۂ نفس سے قلب روشن ہوتا ہے

حبیب الامت مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے علم زہد آشکارا ہو اور اس کے فائدے سے واقف ہو تو وہ اپنے اعضاء و جوارح کو قابو میں رکھ کر ممنوعات شرع سے بچنے کی صورت پیدا کر لیتا ہے اس راستے سے نفس کا تزکیہ ہوگا اور جب تزکیہ نفس ہوگا تو آئینہ قلب روشن ہو جائے گا اور اس کے اندر گناہ کی برائی ظاہر ہونے لگے گی نیز توجہ الی اللہ کا ارادہ قلب میں پیدا ہو جائے گا۔

## فنا و بقا کا ادراک

ارشاد فرمایا: انسان اپنے نفس امارہ اور کھانے پہننے میں اس کی خواہشوں اور لذتوں کی رعایت کی وجہ سے اللہ تعالی سے محجوب اور بعید ہو جاتا ہے اور اس کے اوقات



آپس کی (بے ضرورت) مخالطت و مجالست سے برباد ہوتے ہیں جس کے لئے اللہ تعالی خیریت چاہتا ہے اس کو رشد و صواب کا الہام کرتا ہے اور اس کے سامنے یہ امر واضح کر دیتا ہے کہ دنیا اور اہل دنیا عنقریب فناء ہونے والے ہیں اور سوائے اللہ تعالی کے کوئی باقی رہنے والا نہیں۔

## مرشدِ کامل کی حقیقت اور اس کا مرتبہ

ارشاد فرمایا: درحقیقت مرشد کامل ہی ایک ایسا عالم اسرار ہے جو کسی پر کھل جائے تو اس کو بصیرت و بصارت نصیب ہو اور وہ خود سارا عالم بن جائے۔ مرشد کامل ہی وہ معمہ ہے جو طالب حق پر کھلے تو ذکر واذکار اور درود و وظیفہ کی تعلیم ہی نہ دے بلکہ ان تمام چیزوں کی حقیقت بھی سمجھا دے اور ابتداء سے انتہاء، انتہاء سے منتہا تک کے مراحل و مقامات وصل اور راہ سلوک میں پیش ہونے والے فائدے اور نقصانات کی شناس بھی بخش دے۔

## ہر ایک برائی سے رکنا تقویٰ ہے

ارشاد فرمایا: تقوی عربی لفظ وقایہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی بچنے کے ہیں درحقیقت زندگی کو نیک اعمال سے پُر کرنے کے لئے ہر ایک برائی سے روکنا تقوی کا مقصد ہے۔ اصطلاحی اعتبار سے تقوی کا مفہوم نہایت جامعیت و وسعت رکھتا ہے اور اس کا مسلمان کی پوری زندگی سے ہی نہیں بلکہ اجتماعیت سے بھی تعلق ہے۔

## تقوے کا حقیقی تصور

صالح معاشرہ کے متعلق گفتگو میں ارشاد فرمایا: آج جبکہ تقوی کا حقیقی تصور نگاہوں کے سامنے اس طرح موجود نہیں ہے جس طرح ہونا چاہئے تھا اسی وجہ سے حلال

وحرام کے تصور کے دائرے بھی محدود مسدود ہوگئے ہیں۔ جب کوئی لفظ ''حرام'' بولتا ہے تو ہر سننے والے کے ذہن میں سود، شراب، زنا اور مردار وغیرہ کا تصور ضرور آتا ہے۔ مگر حقوق وفرائض، تعلقات ومعاملات میں بھی بے شمار باتیں حرام ہیں۔ جس طرح مردار کھانا حرام ہے غیبت کرنا وغیرہ بھی اسی طرح حرام کام ہیں۔

ہمارے معاشرہ کے بے شمار افراد شراب خوری کو یقیناً گناہ سمجھتے ہیں مگر ان کے نزدیک جھوٹ بولنا، بدعہدی کرنا، مکروفریب دینا، کسی کے ساتھ بدسلوکی کرنا اور کسی کا حق مارنا وغیرہ چیزیں گناہ کے کام نہیں۔

## نعمت اور بشارت متقیوں کے لئے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر ایک نعمت وبشارت اور اپنے انعامات کو متقیوں سے وابستہ کردیا ہے اور وہی قومیں دنیا وآخرت کی برکتوں اور نعمتوں سے ہمکنار ہوسکتی ہیں جو تقوی اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنی زندگی بسر کررہے ہوں۔

## مغرب نے عورت سے شرم وحیاء چھین لی

ارشاد فرمایا: مغرب جھوٹا پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ اس نے عورت کو آزادی دی ہے، روزگار دیا ہے، خوشحالی دی ہے، غلط ہے اس کا دعویٰ۔ اس نے عورت سے شرم وحیا چھینی، نسوانیت چھینی، اور اس کو لوٹ کا مال بنادیا۔ برہنہ کردیا۔ زمانۂ قدیم کی باندیوں سے زیادہ ناقدری آج عورت کی ہورہی ہے۔

## فون آنے پر مرد بات کریں عورتیں نہیں

ارشاد فرمایا: آج کل گھروں میں ایک دستور یہ بھی آگیا ہے کہ جب کہیں سے فون آتا ہے تو گھروں میں مردوں کی موجودگی ہی میں عورتیں فون اٹھا کر جواب دیتی



ہیں۔ حالانکہ یہی جواب مرد دے سکتے ہیں۔ لیکن اس بات کا ہمیں قطعاً خیال نہیں رہتا کہ جس طرح عورت کا پردہ ہے اس کی آواز کا بھی پردہ ہے۔ عورتوں کی چوڑیوں کی آواز اور پائل کی جھنکار کو شریعت نے سخت ناپسند کیا ہے۔ اور اس کو گناہوں کے کاموں میں شامل کیا ہے۔ البتہ اعزہ واقارب، محارم کا فون ہے تو بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

## حلال ہی میں برکت ہے

ارشاد فرمایا: کتنی مائیں اور بہنیں ایسی ہیں جو اپنے اہل خانہ کو رشوت خوری اور دھوکہ سے مال فروخت کرنے سے روکتی ہوں؟ قسم کھا کر مال بیچنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے مال کی برکت ختم ہوجاتی ہے۔ حلال کمانا، انبیاء علیہم السلام کا شیوہ ہے اور حلال میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔

## نیک بہو سے نیک اولاد پیدا ہوگی

نکاح سے قبل مرکزی جامع مسجد دارالعلوم محمدیہ بنگلور میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج ایسی لڑکیوں سے شادی کرنے اور گھر آباد کرنے کی ضرورت ہے جن میں اسلامی تعلیم اسلامی اخلاق پایا جائے۔ اسلام کی تعلیم سے دین ودنیا میں سرخروئی اور سرفرازی حاصل ہوتی ہے۔ یعنی نیک بہو آئے گی تو نیک اولاد پیدا ہوگی۔ اس کا خاص خیال رکھا جائے۔ مالداری، خوبصورتی، حسب ونسب سے زیادہ دینداری اہم ہے۔

## آج کا دور انتہائی پرفتن ہے

ارشاد فرمایا: آج کا دور انتہائی پرفتن دور ہے لیکن ایسا کہنا درست نہ ہوگا کہ ایسا دور انسانی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں آیا، اس لئے اس سے نمٹنا ممکن نہیں۔ اس طرح کے

حالات سے دنیا ہمیشہ دوچار رہی ہے۔البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ سائنسی ایجادات کے اس دور نے فتنوں سے نمٹنا مشکل بنادیا ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ آج کے حالات میں فتنوں سے نمٹنا انتہائی مشکل اور صبر آزما ہے۔

## نوجوان نسل میں دینی شعور پیدا کیا جائے

ارشادفرمایا: آج ضرورت ہے کہ مسلمان عورتوں اور مردوں کو دین سے زیادہ سے زیادہ قریب لایا جائے۔خصوصاً نوجوان نسل میں دینی شعور اور مذہبی جذبات کو بیدار کیا جائے تاکہ اہل مغرب کی ثقافتی یلغار اور ہندوانہ رسوم ورواج کے اثرات کوزائل کیا جائے۔

## جس گھر کے پڑوسی نہ ہوتو گھر کہلانے کا مستحق نہیں

ارشادفرمایا: ہماری ماؤں اور بہنوں کا تو عجیب وغریب حال ہوگیا ہے۔ہم نے اکثر یہ کہتے سنا ہے کہ اجی اس علاقہ میں کیا رکھا ہے ہم تو بڑے لوگوں کے درمیان رہیں گے۔ میں آپ سے سچ کہتا ہوں۔جس گھر کے پڑوسی نہ ہوں وہ گھر کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔اس گھر میں خوشیاں اس گھر میں رعنائیاں کیسے آسکتی ہیں۔نئی نئی کالونیاں بن رہی ہیں۔ وہاں پڑوسی پڑوسی سے واقف نہیں۔ دن میں لوٹ کرلے جاتے ہیں، بیمار ہوجائیں تو کوئی مزاج پرسی کرنے والانہیں ہوتا۔

## وقت کہاں سے آتا ہے اور واپس کہاں جاتا ہے

وقت کی اہمیت اور قدرومنزلت کے متعلق بہت سی باتیں بیان کیں اور فرمایا: انسان کی پوری زندگی اور زندگی کا ہردن اور دن کا ہر گھنٹہ اور گھنٹہ کا ہرمنٹ اور منٹ کا ہر



سکنڈ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔اس میں کسی غیرخلق کوذرہ برابر بھی دخل نہیں ہے۔وقت کا ہرحصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اوراسی کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

## معرفت اور حقیقت قرآن وحدیث کا عکس ہیں

ارشادفرمایا حضرت حبیب الامت مدظلہ العالی نے اللہ سبحانہ کی طرف سے وحی کے ذریعے ہدایت کا نور لے کر انبیاءعلیہم السلام اور پھر آخر میں سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

وحی الٰہی مظہرقرآن اوراحادیث رسول صلی اللہ علیہ سلم ہیں۔تصوف اورمعرفت اورحقیقت بھی قرآن اور حدیث ان کے عکس ہیں۔جیسے نبوت کا عکس ولایت ہے اور معجزہ کا عکس کرامت ہے اسی طرح قرآن وسنت کا عکس تصوف اورمعرفت بھی ہے۔اگر تصوف ومعرفت کوقرآن وحدیث کے برخلاف کوئی پیش کرتا ہے تو وہ سراسر گمراہی و ضلالت ہے۔

## قرآن ہی سرچشمۂ معرفت الٰہی ہے

ارشادفرمایا: قرآن ہی وہ سرچشمہ ہے جس سے دین ومذہب کے تمام احکامات اور تعلیماتِ الٰہی کا ظہور ہوتا ہے۔کلام اللہ کو پڑھنے اور تلاوت کرنے اوراس میں غور وخوض، تفکراور تحقیق سے مقام تصوف اورمعرفت الٰہی نصیب ہوتی ہے۔جوقرآن وسنت پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں اسی کوتعلق مع اللہ اور مقام احسان کہا جاتا ہے۔مومن جب اس کیفیت سے گذرتا ہے تو اس کونورایمانی اور حلاوتِ ایمانی نصیب ہوتی ہے اور یہی ہے نفس سے جہاد۔

☆☆☆

## حضورؐ کا خلقِ عظیم ہی سنت اور شریعت ہے

ارشاد فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تصویر تھے۔ جو کچھ قرآن میں ہے۔ وہ آپ کے خلق میں تھا۔ آپ کی زبان میں تھا، آپ کے عمل میں تھا، آپ سے صادر ہونے والے اعمال وافعال سنت وشریعت کہلاتے ہیں۔ آپ وہی بولتے تھے جو اللہ تعالیٰ چاہتے اور وہی کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا اسی کو حدیث کہا جاتا ہے۔

## عارف وحدانیت کے عقیدہ میں کامل ہوتا ہے

ارشاد فرمایا: معرفتِ الٰہی سے توحید کی چھاپ اور مضبوط ہو جاتی ہے۔ معرفتِ الٰہی کا مطلب یہی ہے کہ بندہ خالص خدائے وحدہ لاشریک کا بندہ بن جائے اور غیر اللہ کو دل سے نکال دے۔

## سیرتِ طیبہ ہی توحید کا درس دیتی ہے

ارشاد فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیثیت منوانے کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو عام کرنے اور لوگوں کو اس کا درس دینے کے لئے تشریف لائے۔ کیونکہ سیرتِ طیبہ بھی توحید کا درس دیتی ہے، اور سیرتِ طیبہ، یا سنتِ نبوی کی عملی تشریح تصوف ومعرفت بھی اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عظمت ورفعت کا مظہر ہے۔ مومن کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو مدنظر رکھ کر گذرتا ہے۔

## اللہ تعالیٰ کے در پر ہی ہر بندہ کو آنا پڑتا ہے

ارشاد فرمایا: ہر طرف بھٹکنے کے بعد ایک ہی راستہ ہے وہ راستہ ہے فرماں برداری کا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریزی کا، گناہوں سے توبہ کرنے کا اول تا آخر بندے کے



لئے رحمتِ خداوندی کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور اسی در پر ہر بندے کو آنا پڑتا ہے۔ کیونکہ کائنات میں کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے۔

## سیرتؐ کا ہر ورق توحید کا عکس جلی

ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو اور کتاب سیرت کا ہر ورق توحید کا عکس جلی اور اس کے تمام تقاضوں کا حسین امتزاج ہے۔

توحید خالص کی آئینہ دار اور ذوق بندگی میں سرشار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ انسانی عظمتوں کی معراج اور حقیقی فوز وفلاح کا نقش دوام اور سعادتِ دارین کی ضمانت ہے۔

## خدمت خلق انبیاء علیہم السلام کا وصف خاص

ارشاد فرمایا: حبیب الامت نے ”طریقت بجز خدمتِ خلق نیست“ ایک سچے عارف کی شان اور پہچان یہی ہے کہ وہ اپنے کو مخلوق کا خادم تصور کرتا ہے اور مخلوقِ خدا کو ہمہ وقت نفع پہونچاتا رہے۔ اور یہی انبیاء علیہم السلام کا وصف خاص ہے۔

☆☆☆

## حسن عمل کے بغیر تصوف نہ معرفت

ارشاد فرمایا: ایمان کے بغیر نیت پاک نہیں ہوتی اور نیت کی پاکی کے بغیر کوئی عمل حسن عمل قرار نہیں پاتا اور حسن عمل کے بغیر نہ طریقت نہ تصوف اور نہ معرفت یہ سب کے سب حسنِ عمل کے بعد ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وقت بے غرضی بے نفسی پیدا ہوتی ہے، یعنی مومن اپنی انا کو مٹا دیتا ہے، اور باقی رہنے والی ذات کے حضور مؤدب رہتا ہے۔

## مخلوق کی رہبری اولیاء اور علماء کرام کا نصب العین

ارشاد فرمایا: علمائے کرام اولیاء کاملین اور مسند رشد وہدایت پر متمکن حضرات نے اپنے عمل اور کردار سے ثابت کیا کہ وہ اللہ کے بندوں کو نفع پہونچانے اور مخلوق خدا کو رحمتِ خداوندی کے سائے تلے لیجانا چاہتے ہیں وہ اپنی خانقاہوں میں رہ رہے اور بندوں کو اللہ تعالیٰ سے جوڑا اور جب وقت پڑا تو خانقاہوں سے باہر آکر مخلوق کی پاسبانی اور رہبری کے فرائض انجام دیئے۔

## انسانیت سے عبارت، ایثار وقربانی

ارشاد فرمایا: اخلاقی فضائل کے بغیر انسان ایک جانور تو ہوسکتا ہے مگر انسان نہیں بن سکتا، انسانیت محض شکل وصورت اور حیاتی ضروریات مثلاً کھانے پینے اور سونے جاگنے کا نام نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو انسان اور حیوان میں فرق وامتیاز مشکل ہوجاتا انسانیت عبارت ہے ایثار وقربانی ہمدردی وغم خواری، محبت واخوت، عدل ومساوات اور صداقت ودیانت سے۔ ظاہر ہے یہ سب انسانی اقدارِ عالیہ ہیں، اخلاقی فضائل ہیں، وہ انسانی پیکر جوان بلند اقدار اور عظمتوں پر فائز کرنے کی غرض ہی سے وجود میں آیا ہے۔

## دین کی تعلیمات اور احکامات کا مآخذ قرآن مجید ہے

ارشاد فرمایا: دین اسلام کے تمام شعبہ جات، تعلیمات اور احکامت کا مآخذ قرآن ہے، یعنی قرآن وسنت اور سیرتِ طیبہ کے بغیر نہ طریقت، نہ تصوت، نہ معرفت قابلِ قبول ہے، نہ ہی ریاضیات ومجاہدات اور نفس کشی۔



## پوری کائنات اللہ تعالیٰ کے نام سے روشن ہے

ارشاد فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا نام لیا تو کنکریاں بول اٹھیں، چاند دوٹکڑے ہوگیا، چٹانوں سے زیادہ سخت دلوں میں ہدایت کے چشمے ابل پڑے، عرب کے شہر اور بستیاں رشد وصلاح کے نور سے جگمگا اٹھیں، غرض یہ کہ اللہ کا نام لینا کبھی بے کار نہیں ہوتا۔

پھر غلامان رسول کو بھی آپؐ کے صدقہ میں یہ دولت عطاء ہوئی کہ جہاں گئے اسلام کی روشنی پھیلا دی۔ ظلمات کی تاریکیوں کو دور کردیا۔ یہ زمین وآسمان اور کائنات اللہ تعالیٰ کے نام سے ہی روشن ہیں۔

یہ نام ایسا مبارک اور بامعنی ہے کہ اگر اس میں سے کوئی حرف گرا بھی دیا جائے تو بھی اس کا معنوی حسن برقرار رہتا ہے مثلاً شروع سے الف گرادیا جائے تو للہ رہ جائے گا جس کا معنی ہے ”اللہ کے لئے“ قرآن حکیم میں ہے ”للہ مافی السموٰت والارض“ (اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے) اگر لام گرادیں تو ”الہ“ رہ جائے گا جس کے معنی ہے ”معبود“ قرآن میں ہے ”والٰھکم الہ واحد“ (اور تمہارا معبود ایک معبود ہے) اور اگر الف اور لام دونوں کو حذف کردیں تو ”لہ“ باقی رہ جائے گا، جس کا معنی ہے ”اس کے لئے“ اور اگر لام کو بھی حذف کردیں تو ضمیر باقی رہ جائیگا اور اس کا متعین مرجع اللہ کے ذات کے سوا کون ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ”ہ“ کا معنی ہے وہ اور جب مطلقاً ”ہ“ (وہ) بولا جائے گا تو اس سے وہی مراد ہوگا جس کی شان ہر چیز سے ہویدا ہے آسمان کی بلندی میں ”وہ“ پہاڑوں کی جلال میں ”وہ“ ذروں کی زبانِ حال میں ”وہ“ دن کی روشنی میں ”وہ“ رات کی تاریکی میں ”وہ“ سورج کی کرنوں میں ”وہ“ کواکب کی چشمک میں ”وہ“ پھولوں کی چٹک میں ”وہ“ کلیوں کی مہک میں ”وہ“ عصافیر کی چہک میں ”وہ“

سبزے کی لہک میں ''وہ'' ابر کی دھمک میں ''وہ'' زندگی کی ہمک میں ''وہ'' لہروں کی لچک میں ''وہ'' صحرا کے سناٹے میں ''وہ'' آبادی کے ہنگامے میں ''وہ'' ملائکہ کی تسبیحات میں ''وہ'' مجاہدین کی تکبیرات میں ''وہ'' داؤد کے نغموں میں ''وہ'' موسیٰ کی تختیوں میں ''وہ'' کتابِ مقدس کی اناجیل میں ''وہ'' قرآن کے پاروں میں ''وہ''۔

## مسلمان کا ہر عمل اللہ رب العزت کی خوشنودی کے لئے

بدھی ضلع دہرادون میں بیعت کرنے کے بعد مریدین کو نصیحت فرمائی کہ سالکین کو چاہئے کہ وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کریں اور ہر وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت اور ارشادِ مبارک کو دل و ذہن میں رکھیں۔ حضوصاً حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اگر کسی کو دوست بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا۔ کتنا عظیم اور عجیب وغریب اور عبرت انگیز ارشاد ہے۔ آج ہمارا یہ حال ہے کہ جہاں تعلق ہوا اس کو دوستی کا نام دے دیا حالانکہ مومن اور مسلمان کا دوست تو صرف اللہ رب العزت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے محبت والفت رکھنا ہر ایمان والے پر فرض ہے۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ کسی کو دوست نہ کہا جائے دوستی تعلق محبت رواداری صرف اور صرف اللہ رب العزت کو خوش رکھنے کے لئے ہونی چاہئے۔ مومن اور مسلمان کا ہر عمل اللہ رب العزت کی خوشنودی کے لئے ہوا کرتا ہے۔

## مسالک اور فرقوں سے اسلام کو نقصان پہونچا

ارشاد فرمایا: خدا ایک ہے اور صرف ایک ہے، اور یقیناً وہ ایک ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ اس کا کوئی مجسمہ نہیں جس کی پرستش کی جائے مگر یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جہالت کی بنا پر انسانوں میں کتنے مسالک اور فرقے رائج ہو گئے ہیں



اور لوگ یہ نہیں سمجھ پارہے ہیں کہ اس کی وجہ سے مذہب کے امتیازی وصف جامعیت اور وحدت کو نقصان پہنچا ہے۔

## ناشکری سے انسان کامیاب نہیں ہوسکتا

ارشاد فرمایا: حبیب الامت مدظلہ العالی نیغور کرنے کی بات یہ ہے کہ جو ہستی انسانوں کو عدم سے وجود بخشے اس کے لئے انواع واقسام کی چیزوں کا اہتمام کرے، اس کی روزی کا بندوبست کرے اسے تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ وارفع مخلوق قرار دے پھر بھی انسان اگر اپنے خالق اور رب کو نہ پہچانے اور اس کی عبادت نہ کرے بلکہ ناشکری اور اعراض کی روش اختیار کرے تو نہ وہ اپنے خالق ومعبود حقیقی کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے اور نہ اپنی زندگی کو کامیاب بنا سکتا ہے۔ انسان کی شرافت اور ایمان کا تقاضہ ہے کہ زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گذارے۔

## حکم اور اقتدار تو خدا کا ہے

وزیر حج و اوقاف پروفیسر ممتاز علی خان ریاست کرناٹک الیکشن کے موقع پر حبیب الامت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''حکم اور اقتدار تو بس خدا کا ہے اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی تم بندگی نہ کرنا، یہی سیدھا اور سچا دین ہے''۔ خدا ہی ہماری منزل مقصود ہے ہمیں اس کے پاس جانا ہے، اگر ہم اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں گے تو ہمیں لازوال زندگی حاصل ہوگی، جہاں نہ کوئی غم ہوگا اور نہ کوئی اندیشہ اور خوف! خدائے تعالیٰ کے قرب میں ہمیں وہ سب کچھ حاصل ہوگا جس کی ہم تمنا کرتے ہیں، وہاں ہر طرح کی خواہشات اور تمنائیں پوری ہوں گی جس کی تکمیل دنیا میں انسان کے لئے ممکن ہی نہیں۔

## دین ودنیا کے درمیان عدل وتوازن قائم رکھنا چاہئے

ارشادفرمایا: خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہوتا کہ انسان آبادی کو چھوڑ کر صحراؤں اور جنگلوں کی راہ اختیار کرلے ،اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنی دنیوی ذمہ داریوں کو بھول جائے۔خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں کے درمیان عدل وتوازن قائم رکھتے ہوئے اس کا مسافر بنا جائے۔

## صبر کرو!انتقام کی فکر میں نہ پڑو

آپسی رنجش کا معاملہ لے کر ایک صاحب حاضر ہوئے توارشادفرمایا: دشمنوں سے تواس دنیا میں کسی چھوٹے بڑے،اچھے برے انسان کونجات نہیں ملتی ہر شخص کا کوئی نہ کوئی دشمن ہوتا ہے اور دشمن کتنا ہی حقیر وضعیف ہو اپنے مخالف کو کچھ نہ کچھ ایذا پہونچا ہی دیتا ہے،زبانی گالی گلوج ہی سہی۔سامنے ہمت نہ ہو تو پیچھے ہی سہی۔اس لئے دشمنوں کی ایذاؤں سے بچنے کی فکر ہر شخص کو ہوتی ہے۔

قرآن کریم نے ان کا بہترین اور کامیاب نسخہ دو چیزوں سے مرکب بیان فرمایا۔اول صبر یعنی اپنے نفس کو قابو میں رکھنا اور انتقام کی فکر میں نہ پڑنا۔

## دنیا کی راحت طلبی اور رغبت سے بے نیازی

ارشادفرمایا: رسول اللہ صلی عیہ وسلم دنیا کی زینت اور راحت طلبی سے بالکل بے نیاز اور بے تعلق زندگی کو پسند فرماتے تھے باوجودیکہ آپ کو پوری قدرت حاصل تھی کہ اپنے لئے بہتر سے بہتر راحت کا سامان جمع کرلیں۔



اور جب کبھی دنیا کی دولت آپ کے پاس بغیر کسی محنت ومشقت اور سعی وطلب کے آبھی جاتی تھی تو فوراً اللہ کی راہ میں غرباءفقراء پر اس کو خرچ کرڈالتے تھے اور اپنے واسطے کل کے لئے بھی کچھ باقی نہ چھوڑتے تھے۔

☆☆☆

## مسلمان زبانی نہیں عملی محبت کریں

ایک موقع پر یوں ارشادفرمایا: اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ دینی بہن بھائیوں اور عزیز واقارب سے صرف زبانی نہیں بلکہ عملی محبت کریں اوران کی دنیاوی پریشانی کے وقت حتیٰ کہ جانکنی کے عالم میں ان کے پاس جائیں اوران کی ہرممکن مدد کریں۔ ہر مسلمان کو موت کی سختی کی فکر کرنا چاہئے اور سختی سے بچاؤ کا سامان بھی کرنا چاہئے۔

## برائیوں اور ظلم سے باز آنا چاہئے!

ایک پولس آفیسر حاضر ہوئے اور کچھ نصیحت کی درخواست کی،توارشادفرمایا: برائیوں اور ظلم سے باز آنا چاہئے ورنہ موت کے وقت اللہ کی پکڑ سے جو دوزخ کے فرشتے کی شکل میں ہوتی ہے، بچانے والی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

## زبان دل کی ترجمان ہے

ارشادفرمایا: دوستو! زبان دل کی ترجمان ہے۔جیسا ہم گھڑی کی سوئیوں کو دیکھ کر ٹائم کا اندازہ کرلیتے ہیں کہ گھڑی کا ٹائم صحیح ہے تو اس کے اندر کی مشین بھی صحیح ہے۔ اگر ٹائم غلط ہے تو اندازہ یہ ہوتا ہے کہ مشین میں بگاڑ ہے اسی طرح جب زبان بولتی ہے تو دل کے اچھا اور برا ہونے کا پتہ دیتی ہے۔

اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت معاذؓ کی زبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے معاذؓ! اس سے ڈرتے رہنا، یہ اچھی تو سب کچھ اچھا ہے ہر دل کا حال زبان سے ظاہر ہوجاتا ہے۔ اور باطن کا اثر ظاہر پر پڑتا ہے۔ اسی طرح ظاہر کا اثر بھی باطن پر پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری زبان اور قلوب کو درست فرمائیں۔

## پاکی اور صفائی سے عبادات میں بھی مزا آتا ہے

کچھ متعلقین رحیمی شفاخانہ بنگلور حاضر ہوئے اور عرض کیا: حضرت شفاخانہ میں ماشاء اللہ بہت زیادہ صفائی ہے۔ تو ارشاد فرمایا: ناچیز کی تربیت چونکہ خانقاہ قدوسیہ رشیدیہ میں ہوئی ہے وہاں کے طفیل اور صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے نفاست اور نظافت کا کچھ حصہ عطا فرمایا ہے جس کو آنے والے حضرات خصوصیت سے بیان کرتے ہیں میں کہا کرتا ہوں کہ یہ تو ظاہر کی صفائی ہے آپ دعاء فرمائیں ایسا صاف اور پاک میرا دل بھی ہوجائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخروئی حاصل کرسکوں۔ میں اپنے فرزندان اور بیٹیوں کو اور اپنے دوستوں اور متعلقین کو صفائی ستھرائی اور سلیقہ وشعار کے لئے خصوصیت سے تلقین کرتا ہوں کیوں کہ صفائی اور پاکی اللہ تعالیٰ کا وصف خاص ہے۔ آدمی جب صاف ستھرا رہتا ہے تو عبادات میں بھی خوب مزہ آتا ہے اور دل لگتا ہے۔

## نیک آدمی سونے کی طرح ہے

ارشاد فرمایا: مصائب وآلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر آتے ہیں۔ نیک انسان کے لئے مصائب وآلام بھی رحمت بن جاتے ہیں۔ اس لئے کہ سونے کو صاف ستھرا کرنا ہے تو آگ میں ڈالنا ضروری ہے ایسے ہی نیک آدمی کی مثال ہے کہ نیک آدمی بھی سونے کی طرح ہے جتنا تپاؤ گے اتنا ہی نکھرے گا، اور تانبا پیتل کو آگ میں ڈالو تو اور زیادہ کالا ہوجائے گا۔



## بڑوں کی غلطی نکالنا بھی عیب ہے

طلباء عزیز کی جماعت نے نصیحت کی درخواست کی تو حبیب الامت نے ارشاد فرمایا: بہت سے طلباء کو دیکھا ہے کہ وہ اساتذہ کرام میں خامیاں نکالتے رہتے ہیں۔ اور اپنی عقل وفہم کو درست سمجھتے ہیں ایسے طلباء دراصل شیطانی چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔ ہمارے اکابر اور علماء کرام نے یہ درس دیا ہے کہ بڑوں کی غلطی نکالنا بھی غلطی ہے۔ ے

خطا کے بزرگاں گرفتار خطا است

## جنھوں نے ادب کیا وہ جانشین بنے

طلباء کو خطاب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی: میں نے اپنے زمانۂ طالب علمی میں کئی طلباء کو دیکھا ہے کہ وہ اساتذہ کی غیبت کرتے اور ان کی عیب جوئی کرتے تھے اس کی نحوست ہے کہ وہ آج دنیوی لہو ولعب میں پڑے ہوئے ہیں۔ صلاحیت ہے مگر بیکار اس کو کہتے ہیں پڑھا لکھا جاہل۔ اس کے برخلاف ایسے طلباء بھی دیکھے ہیں جو بالکل کند ذہن اور غبی تھے لیکن اساتذہ کرام کی سختی برداشت کرتے رہے اور ادب واکرام سے علم حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے قرآن وحدیث کی مثالی خدمت لی اور وہ اپنے اساتذہ کرام کے جانشین اور نیک نامی کا سبب بنے۔

☆☆☆

## شریعت محمدیہ کی بقاء کی اصل روح جہاد ہے

عراق اور افغانستان وفلسطین کا ذکر چل رہا تھا۔ اس وقت ارشاد فرمایا: ہر مومن اور مسلمان کے دل میں جہاد کا جذبہ ہے جس مسلمان کو شہادت کا

شوق نہ ہواس کے ایمان میں فتور ہے آج کے پرفتن اور دین بیزار ماحول میں سالکین اور عابدین اور علماء کرام کے اندر جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت ہونا بھی ضروری ہے کیوں کہ دین اسلام اور شریعتِ محمدیہ کی بقا کے لئے جہاد ہی اصل روح ہے۔

## دل کے نور سے جو نظر آتا ہے وہ آنکھ سے نظر نہیں آسکتا

ارشاد فرمایا: میرے پیر و مرشد حضرت مولانا حکیم شاہ زکی الدینؒ احمد صاحب حاذق الامت فرمایا کرتے تھے ایک ہوتی ہے بصارت یعنی آنکھ کی روشنی، آنکھ کا نور اور ایک ہوتی ہے بصیرت یعنی دل کی روشنی، دل کا نور، دل کے نور سے جو نظر آتا ہے وہ آنکھ کے نور سے نظر نہیں آسکتا۔

## شیخ بننے کی تمنا سلوک کے منافی ہے

ارشاد فرمایا: امام العصر فی الشریعت والطریقت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کاندھلوی اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں سلوک کے موانع میں بہت اہم چیز شیخ بننے کی تمنا وخواہش اور امید ہے۔ میں نے اپنے اکابر کو دیکھا کہ جس میں یہ بو پائی جاتی تھی اس کی اجازت میں بہت دیر فرمایا کرتے تھے بلکہ بعض الفاظ ایسے فرمادیتے تھے جس سے اس کی امید گر جاتی تھی۔

## جو اپنے کو اہل سمجھے وہ نااہل ہے

حضرت حبیب الامت نے ایک عالمِ دین کو مجاز اور خلیفہ بناتے وقت نصیحت فرمائی: اجازت کے بعد بھی اپنے کو بیعت کا اہل سمجھنا نہایت مضر ہے بلکہ شیخ کی تعمیلِ حکم



میں اپنی نااہلیت کے تصور کو ملحوظ رکھنا چاہئے حضرت مدنیؒ کا مقولہ ہے کہ اپنے کو کون اہل سمجھتا ہے؟ اور جو اپنے کو اہل سمجھے وہ نااہل ہے۔

## خُلق تصوف اور معرفت سے الگ نہیں

ارشاد فرمایا: یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ خدمت خلق تصوف و معرفت سے الگ نہیں ہے۔ محسنِ کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت پر گھر میں جھاڑو بھی دیتے۔ جوتا بھی سی لیتے۔ پڑوسیوں کی بکریوں کا دودھ بھی دوھ لیتے۔ کسی ناتواں کا بوجھ اٹھا کر اس کے قیام تک پہونچا دیتے۔ سید صدیق اکبرؓ سینکڑوں خاندان کی مالی کفالت فرماتے۔ اندھی بڑھیا کے گھر کا پانی بھر دیتے معذوروں کے کپڑے دھودیتے یہی حال سید عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔

## کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ

ارشاد فرمایا: سالک میں اس صفت کا ہونا بھی ضروری ہے کہ وہ صرف دوسروں کے دسترخوان پر کھانے والا نہ ہو۔ بلکہ حسبِ استطاعت اپنے دسترخوان کو بھی وسیع کرے۔ کیوں کہ کھانا کھلانا پانی پلانا۔ اللہ تعالی کو بہت زیادہ پسند ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علے وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

## عسرت میں بھی بے شمار فوائد اور نعمتیں ہیں

ارشاد فرمایا: سالک کو کسی بھی قسم کی تنگی پر مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اس تنگ دستی کو اپنے لئے نعمت عظمٰی سمجھے اور اللہ تعالی کی حکمت اور رضا کو مدنظر رکھے۔ نہ معلوم اس عسرت میں اللہ تعالی نے کتنے فوائد اور نعمتیں آخرت کے لئے رکھی ہیں۔

## باہمی محبت اور وفاداری اسلامی تعلیمات کا اہم جزو ہے

معتکفین اور سالکین سے بعد نماز تراویح خصوصی مجلس میں ارشاد فرمایا: سالکین کے لئے یہ بات نہایت اہمیت رکھتی ہے کہ ان کی ذات سے ان کے اہل خانہ کو اور اہل خاندان کو اور عزیز واقارب اور دوستوں کو پڑوسیوں کو کوئی تکلیف نہیں پہونچنی چاہئے بلکہ ان سے حسن سلوک کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے آپ سے جو بھی خدمت ہوسکے انجام دینی چاہئے ہر آدمی کی یہ کوشش ہو کہ میری ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہونچے یا دل آزاری نہ ہو تو دنیا میں یہ اختلافات جو آئے دن نظر آتے ہیں بہت کم ہو جائیں۔ کیونکہ خدمت کرنے سے نفس کی سرکشی کم ہوتی ہے اور جس کی خدمت کا وہ ممنون ہوتا ہے گویا خدمت سے ملنساری اور اتحاد اور مساوات کا ماحول بنتا ہے۔ جو اسلام کی تعلیمات کا اہم مقصد اور لازمی جزو ہے۔ اور باہمی محبت اور وفاداری کو پروان چڑھاتا ہے۔

☆☆☆

## صداقت، سچائی اور دیانت داری تصوف کا خلاصہ

علماء کرام کی ایک جماعت مرکزی جامع مسجد دار العلوم محمدیہ آئی۔ ملاقات کے وقت ارشاد فرمایا: نماز روزہ، زکوۃ اور حج یہ اسلام کے بنیادی ارکان ہیں۔ ان کو باقی رکھتے ہوئے دین کے احکامات پر عمل کرنا تجارت لین دین کھیتی باڑی نوکری شادی بیاہ کے معاملات وغیرہ شریعت پر عمل کرنا دین ہے اور نیکی کی علامت ہے۔

گویا تصوف کا خلاصہ یہ ہے کہ روزانہ کی زندگی کے معاملات میں صداقت، سچائی، اور دیانتداری ہو، اس کے بغیر نہ تصوف ہے اور نہ ہی معرفتِ الٰہی ہے، جماعت میں چلنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ احکامات خداوندی پر عمل کرنا آجائے۔



## رزقِ حلال سے علم وعمل میں برکت ہوتی ہے

حلال کمانے اور کھانے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: رزق حلال قلب میں نورانیت ومعرف الٰہی پیدا کرتا ہے، علم وعمل میں برکت ہوتی ہے، دعائیں قبول ہوتی ہیں عمل کی توفیق ہوتی ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں جو بے عملی ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے مسائل کا علم نہیں ہر شخص جانتا ہے کہ علم کے وسائل اتنے عام ہوگئے کہ پہلے زمانے میں نہ تھے، بلکہ اس کی ایک بہت بڑی وجہ رزق حلال وکسب حلال کا نہ ہونا ہے۔

## جو اللہ تعالیٰ کو پسند وہی بندے کو پسند

مدارسِ اسلامیہ سے متعلق کچھ علماء کرام اور ذمہ داران حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: معرفتِ الٰہی جب حاصل ہو جاتی ہے تو بندہ اپنے آپ کو اللہ تعالی کے سپرد کردیتا ہے۔ جو اللہ تعالی کو پسند ہوتا ہے وہی اسے بھی پسند آتا ہے۔ اللہ تعالی کی رحمت اور جود وکرم بندوں پر کس قدر ہے اسے ایک عالم باعمل یا عارف ہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔

اس لئے سالکین کے لئے ایک اہم سبق یہ بھی ہے کہ اپنی نیکیوں اور عبادات پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالی کی رحمت اور فضل وکرم کا ہروقت امیدوار رہے۔

## معرفت کے لئے رزقِ حلال بنیادی شرط

ارشاد فرمایا: حضرت حکیم الامتؒ بعض اوقات سالک کے اوراد ووظائف میں تساہل کو برداشت کرلیا کرتے تھے لیکن خرید وفروخت اور لین دین کے معاملہ میں ذرا سی کوتاہی کو بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ کیوں کہ روزانہ کے معاملات میں حلال

وحرام کا جو لحاظ نہ رکھ سکے وہ نور معرفت کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ جب کہ معرفت کے لئے رزق حلال بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

## بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے

ارشاد فرمایا: اہلِ تصوف کا ارشاد ہے کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے بعض اہل اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سخاوت کے بغیر تصوف حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ صوفیا کرام اور عارفین کے نزدیک دنیا کے مال ومتاع کی کوئی قیمت نہیں۔ نیز وہ مال سے اپنی ذات کے مقابلہ میں بندگانِ خدا کو نفع پہونچانے میں پیش پیش رہتے ہیں، صحابہ کرام، تابعین اور صالحین کے واقعات اس ضمن میں کثیر ہیں۔

## انسان کا دل زمین کے مانند ہے

ارشاد فرمایا: انسان کا دل زمین کی مانند ہے۔ انسان اگر زمین پر بہت عرصہ کاشت نہ کرے، محنت نہ کرے تو وہ بنجر ہو جاتی ہے اور وہ زمین پیداوار چھوڑ دیتی ہے۔ اس لئے کہ اس پر محنت نہیں ہوئی۔ وہ زمین سخت ہو جاتی ہے۔

## پرہیزگاری آخرت کا دروازہ ہے

ارشاد فرمایا: خدا کی یاد سے دلوں کو روشنی ملتی ہے۔ ان کی تاریکی اور جہالت کے پردے دور ہو جاتے ہیں زنگ دور ہو کر اللہ کی یاد سے سارے رنج کافور ہو جاتے ہیں''۔ ذکرِ الٰہی ہی پرہیزگاری اور حرام کو ترک کرنے کی کنجی ہے۔ پرہیزگاری آخرت کا دروازہ ہے۔ اسی طرح سرکش نفس دنیا کا دروازہ ہے۔



اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کا یہ گُر حضرت حکیم الامتؒ نے فرمایا کہ مخلوق سے محبت کرو تو خالق تم سے محبت کریں گے۔ مطلب یہ کہ انبیاء علیہم السلام جس طرح اپنی امت کے لوگوں سے محبت والفت رکھتے تھے، اور عام انسانوں سے ہمدردی اور بھلائی کا جذبہ رکھنا چاہئے۔

☆☆☆

## ایمان دل کا نور ہے

ارشاد فرمایا: ایمان دل کا ایک نور ہے، جس کو نہ دیکھا جا سکتا ہے اور نہ محسوس کیا جا سکتا ہے۔ جو کچھ دیکھا یا محسوس کیا جا سکتا ہے وہ اچھی عادتیں، اچھے اخلاق اور اچھا برتاؤ ہے، اور اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دل میں سچا اور کامل ایمان موجود ہے۔

## بے پردگی خدا کے عذاب کو دعوت دیتی ہے

عورتوں کی بے پردگی اور بے حجابی پر گفتگو فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: موجود حالت بے پردگی، بے حجابی کا دور دورہ ہے جو خدا کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔ عورت کی بے پردگی سے سب سے پہلا عذاب معاشرہ میں بے حیائی کا رواج ہے اور پھر اس کے مضرات کے نتائج میں جو ساری دنیا میں ظاہر ہیں۔

## آج کل ریاکاری کی ہوا چل پڑی

ارشاد فرمایا: آج کل شہرت ونا موری ریا و دکھاوے کی ایسی ہوا چل پڑی ہے کہ نہ دین و مذہب کا پاس ولحاظ رہ گیا اور نہ حلال وحرام کی کوئی تمیز محض نام کی خاطر کہ لوگ کہیں گے کہ فلاں عورت نے اپنی بیٹی کی شادی میں اتنے روپے خرچ کئے، سودی قرض

لے کر لاکھوں روپئے فضول میں خرچ اور ضائع کئے جا رہے ہیں۔ دیکھنے والے شریک ہونے والے واہ واہ کرتے ہیں۔ بعد میں اس کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں تو والدین کی زندگی اجیرن ہوجاتی ہے۔

## ناخواندگی میں عورتوں کا تناسب مردوں سے زیادہ

کچھ سرکاری آفسران حاضر ہوئے۔ دورانِ گفتگو حبیب الامت نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان تعلیمی اعتبار سے پسماندہ ہیں۔ ناخواندگی میں خواتین کا تناسب مردوں سے کہیں زیادہ ہے۔ آج بھی زیادہ تعداد ایسے مسلمان مرد اور عورتوں کی ہے جو دنیاوی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہے اور اسلام کی بنیادی باتوں کا قطعی علم نہیں رکھتیں، اس کا ایک بڑا سبب غربت وافلاس تو ہے ہی مگر اہل ثروت کی بے نیازی و بے حسی بھی اس کی ذمہ دار ہے ناخواندہ مسلمانوں میں تعلیمی بیداری پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں قرآن مجید، اردو، ہندی اور روزمرہ کا حساب سکھانے کا انتظام ہونا چاہئے تاکہ وہ اپنی زندگی سلیقے سے گزار سکیں اور اپنے بچوں میں پڑھنے لکھنے کا شوق پیدا کرنے کے قابل بن سکیں۔

## مردوزن کا اختلاط معاشرہ میں بگاڑ کا سبب

عورتوں کو الیکشن میں امیدوار بنائے جانے کا ذکر آیا تو حضرت والا نے ارشاد فرمایا: کسی معاشرہ میں اخلاقی بگاڑ اور انحطاط پیدا کرنے والے اسباب میں سے ایک اہم اور مضبوط سبب مردوزن کا آپس میں بے محابا اور بلاتکلف اختلاط بھی ہے اور یقیناً یہ ایک ایسی وبا ہے کہ اگر بروقت اس کا تدارک نہ کیا جائے تو رفتہ رفتہ نوبت اخلاق باختگی اور ہتک عزت وحرمت تک پہنچ جاتی ہے۔ ☆☆☆



## عورت کو عزت اسلام نے عطا کی

عورتوں کے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: عورت کو یہ قدر ومنزلت اور بڑا اشرف اسلام ہی کی بدولت حاصل ہوا۔ اس نقطۂ نظر سے اسلام کا سب سے بڑا احسان عورتوں ہی پر ہوا کہ اسلام سے پہلے کتنی کسمپرسی اور بے چینی کی زندگی گذارا کرتی تھیں۔ معاشرے میں کوئی اہمیت نہ تھی لیکن آج عورت کو معاشرے میں عزت ووقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئے، ناشکری اور احسان فراموشی سے احتراز کرنا چاہئے۔ اور اسلام کے احکامات کو ضابطۂ حیات بنانا چاہئے بے شرمی اور بے حجابی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

## دنیا چند نعمتوں اور راحتوں کا نام ہے

ارشاد فرمایا: دنیا مقصد حیات نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا مقصود نہیں ہے، دنیا زندگی گذارنے کیلئے اسباب اور ذریعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ فائدہ اٹھانے کیلئے دنیا نہ ہوتی، اسباب دنیا نہ ہوتے تو آدمی زندگی کیسے گذارتا اور زندگی کا لطف کیسے اٹھاتا۔ خوب سمجھ لو! دنیا اور اسباب دنیا فانی اور چند روزہ نعمتوں اور راحتوں کی چیزوں کا نام ہے۔

## تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی توصیف اور حمد بیان کرتی ہے

ارشاد فرمایا: دوستو! بزرگان محترم اور نوجوانان اسلام! اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی مخلوق پیدا فرمائی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی شکرگذار ہیں اور ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی کرتی ہیں اور اس کا شکر بھی ادا کرتی ہیں، انسان کے علاوہ جتنی بھی مخلوقات ہیں سب اللہ تعالیٰ کی توصیف اور حمد وثنا بیان کرتی ہیں۔

## سچ تو یہ ہے کہ اللہ کی حمد وثنا سے سب عاجز ہیں

ارشاد فرمایا: میرے بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کا شکر کوئی بھی ادا نہیں کرسکتا، روایت میں آتا ہے کہ گھاس بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور شکر کرتی ہے، علامہ کمال الدین دمیریؒ نے لکھا ہے کہ چڑیا بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا شکر ادا کرتی ہے، بتایا کہ چڑیا چوں چوں کرتی ہے یا چیں چیں کرتی ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور مختلف حالات میں وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتی ہے۔

## ہماری مجلسیں اللہ کے ذکر سے خالی ہیں

ارشاد فرمایا: دوستو! آج ہماری محفل اور ہماری مجلس میں پیسے کا ذکر ہوتا ہے، کاروبار کا ذکر ہوتا ہے، خوش حالی کا ذکر ہوتا ہے، دوسروں کے عیوب بیان کئے جاتے ہیں، خوبیاں بیان کی جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ہماری مجلس میں بہت کم بیان کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر ہماری مجلسوں میں بہت کمی کے ساتھ ہوتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم لوگ غافل ہیں۔

## نیک اور بد کی مثال

ارشاد فرمایا: دانشوروں نے بڑی عجیب بات کہی ہے کہ نیک لوگ بکری کی طرح ہیں کہ ان کو تھوڑا سا چارہ کھلا دو تو وہ دودھ دے دیتی ہے اور اپنے مالک کی شکر گزار رہتی ہے اور برے لوگ سانپ کی طرح ہیں کہ ان کو دودھ پلاؤ پھر بھی ڈنک مارتے ہیں، تو انسانوں کو گائے یا بکری کی صفت پر رہنا چاہئے نہ کہ سانپ کی صفت پر، ایک انسان ہم سے ہمدردی کررہا ہے اور ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کررہا ہے تو ہمیں بھی اس کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا چاہئے یہ انسانیت کا سب سے پہلا اور سب سے آخری درجہ ہے۔



## پتھر بھی اللہ کے خوف سے روتے ہیں

ارشاد فرمایا: دوستو! اللہ تعالیٰ کے خوف سے پتھر روئے اور انسان جیسا نرم ونازک نہ روئے یہ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے، روایات میں آتا ہے کہ پتھر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر روتے ہیں اور ان سے پانی نکلتا ہے۔ درحقیقت پتھروں سے نکلنے والا پانی پتھروں کے آنسو ہیں۔

## اللہ سے ڈرنا انسان کا حق ہے

ارشاد فرمایا: دوستو! انسان ہروقت اللہ تعالیٰ سے ڈرے اس لئے کہ ڈرنا انسان کا حق ہے، انسان کو کبھی یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میں بہت بڑا مالدار ہوں، بہت بڑا طاقتور ہوں، میں آج وزیر ہوں، کل کچھ بھی ہوسکتا ہے، اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اکڑ کر چلنے والا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور نیچی نگاہ رکھنے والا اور گردن نیچی رکھنے والا اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

☆☆☆

## اپنے عیوب تلاش کرو

ایک صاحب کسی کی برائی کرنے لگے تو ارشاد فرمایا: دوستو! ہم کو ایسے لوگوں سے سبق لینا چاہئے اور ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ ہم سے اچھے دنیا میں کتنے لوگ ہیں، دوسروں کا عیب تلاش کرنے سے بہتر یہ ہے کہ انسان خود اپنے عیوب تلاش کرکے ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اور جب وہ دور ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ہمیں شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## محرم الحرام اور صفر المظفر منحوس نہیں

ارشادفرمایا: آج ہمارا یہ اعتقاد بن گیا ہے کہ صفر کے مہینے میں اگر ہم کوئی کام کریں گے تو نقصان ہوگا یا محرم کے مہینے میں کسی کام کو کرنا اچھا نہیں ہے یہ غم کا مہینہ ہے حالانکہ محرم کو اللہ تعالیٰ نے بڑا مبارک مہینہ قرار دیا ہے اسلئے کہ محرم کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو نبوت عطا فرمائی تھی اور اسی مہینے میں باری تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا تھا۔اور صفر کو صفر المظفر یعنی کامیابی والا مہینہ قرار دیا ہے۔

## اللہ تعالیٰ کے دربار میں صورت نہیں عمل پسند ہے

ارشادفرمایا: بزرگان محترم اور نوجوانان اسلام! اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک معیار اور مقام رکھا ہے، مادی اور دنیوی اعتبار سے انسان اس چیز کو پسند کرتا ہے جو اپنا معیار اور اپنا مقام بلند رکھتی ہے، آدمی اسی مکان کو پسند کرتا ہے جو اچھا ہو، کھانا بھی وہی پسند کرتا ہے جو سب سے زیادہ ذائقہ دار ہو، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عملی اعتبار سے ارشاد فرمایا کہ ہمارے یہاں انسان کا معیار اس کی ظاہری شکل وصورت کے اعتبار سے نہیں بلکہ ہمارے یہاں اس کے عمل کے اعتبار سے ہے، انسان کا عملی معیار جتنا بلند ہوگا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ انسان اتنا ہی زیادہ مقرب ہوگا اور انسان کا عمل جتنا اچھا ہوگا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی اتنی ہی زیادہ عزت ہوگی۔

## مغضوب اور ضالین سے کیا مراد ہے؟

ایک سوال کے جواب میں ارشادفرمایا: جو لوگ اچھے کام تو کرتے ہیں لیکن سنت کے خلاف کرتے ہیں ایسے لوگوں کو مغضوب کہا گیا اور الضالین سے مراد وہ لوگ ہیں



جو عمل تو کرتے ہیں لیکن گمراہی میں مبتلا ہیں مثلاً کسی کے پاس ایک بالٹی دودھ ہے اور وہ کسی کو یہ کہے کہ دودھ تو بالکل درست ہے لیکن اس میں صرف ایک قطرہ زہر پڑ گیا ہے۔آپ فیصلہ کریں کہ کیا وہ دودھ قبول کرے گا؟

بالکل نہیں حالانکہ دس لیٹر ہے اور زہر صرف ایک قطرہ ہے، اسی طرح سے شریعت مطہرہ نے جو اعمال صالحہ مقرر کئے ہیں اگر کوئی ان اعمال صالحہ میں ملاوٹ کردے تو ان کا فائدہ، ثواب اور برکت ختم ہوجاتی ہے۔

## مرد وعورت کے حقوق برابر ہیں

ارشادفرمایا: ہمارے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے عورتوں اور مردوں کے حقوق اپنی کتاب میں بیان فرمائے ہیں، حقوق تو برابر ہیں لیکن ذمہ داریاں تقسیم ہوگئی ہیں، باہر کی ذمہ داری مرد پر اور اندر کی عورت پر ہے۔

## اخلاص پیدا کریں اور ریاکاری سے بچیں

ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسے آدمی کا عمل بہت زیادہ پسند ہے جس کے عمل میں اخلاص ہو ریاکاری نہ ہو، دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

## سیرتِ پاک ﷺ خود ایک روشنی ہے جس سے سارا عالم منور ہے

ایک اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے ارشادفرمایا: یہ جلسہ سیرت ہے، سیرت کے عنوان پر اکثر یہ بات سنتے ہوئے اور کہتے ہوئے دیکھا گیا ہے کہ فلاں صاحب سیرت پر روشنی ڈالیں گے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ سیرت خود ایک روشنی ہے جس سے سارا عالم منور ہے، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آئینہ ہے جس میں انسان اپنے خدوخال اور اپنی خیروخوبی اور اپنی برائی کو دیکھ کر اپنے آپ کو سنوارنے کی کوشش کرتا ہے، سیرت غلاموں کے لئے آزادی ہے اور عام انسانوں کے لئے راحت ہے، عورتوں کے لئے عشرت ہے، سیرت ایک ایسا عنوان ہے کہ جس پر جتنا بولا جائے اتنا ہی کم ہے اور سیرت کی کوئی انتہا نہیں ہے، سیرت پر چودہ سو سال سے بولتے آرہے ہیں اور قیامت تک بولتے رہیں گے اور اس موضوع کو سنتے رہیں گے لیکن پھر بھی سیرت کو بیان نہیں کرسکتے۔

## زندگی کے ہر گوشہ کے لئے سیرت پاک موجود ہے

ارشاد فرمایا: مسلمان کے دل میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور اسی محبت کا نتیجہ ہے کہ سال بھر ساری دنیا میں ایسے پروگرام چلتے ہیں اور ایسی مجالس منعقد ہوتی ہیں جس میں آپؐ کا تذکرہ ہوتا ہے اور ذکر خیر ہوتا ہے اور آپؐ کی سیرت بیان کی جاتی ہیں، آپؐ کے احسانات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے انسانیت پر فرمائے ہیں بیان کئے جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم محسنِ کائنات ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلمساری انسانیت پر رحم کرنے والے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر گوشہ کے لئے اپنی سیرت چھوڑی۔

## غصہ کو برداشت کرنا بہادری ہے

ارشاد فرمایا: انسان غصہ میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور توازن کھو بیٹھتا ہے، ہم آج تھوڑے سے غصہ میں کہاں سے کہاں پہونچ جاتے ہیں، ہمارا دماغ اور زبان



بے قابو ہو جاتی ہیں، خیالات منتشر ہو جاتے ہیں اور زبان سے گندی گالیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ غصہ کو پینے والا ہی بہادر ہے۔

## کھڑے ہو کر کھانا جانوروں کی صفت ہے

ارشاد فرمایا: آج ہمارے یہاں فیشن بن گیا ہے شادیوں میں اگر کھڑے ہو کر کھانا نہیں کھایا تو لوگ کہیں گے کہ یہ دقیانوسی لوگ ہیں، اگر کھانا نہیں بچایا تو کہیں گے کہ یہ دیہاتی لوگ ہیں، ان کو تمیز نہیں ہے، کھانے میں ان کی نیت خراب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف سے کھاتے اور اس طرح کھاتے کہ برتن بالکل صاف ہو جاتا تھا۔ کھڑے ہو کر کھانا جانوروں کی صفت ہے۔

## دھوکہ دینا عقل مندی سمجھا جانے لگا

ارشاد فرمایا: آج دھوکہ دینا بڑی عقلمندی کا ثبوت ہے، آج دھوکہ دینا عیاری کے ساتھ کمانا کامیابی میں شمار ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ صاحب بہت بڑے عقلمند ہیں، صبح کو جاتے ہیں اور شام تک بہت سا کما کر لاتے ہیں، یہ معلوم نہیں کہ کس طرح سے کمارہا ہے۔

## غیر مسلم مسلمانوں کو جھوٹا سمجھنے لگے

نماز جمعہ کے بعد مجلس میں ارشاد فرمایا: دوستو بزرگو! مسلمان تو آج سب سے زیادہ جھوٹا سمجھا جانے لگا، غیر مسلم جن کے پاس آسمانی کتاب نہیں ہے، جن کے پاس آسمانی قانون نہیں ہے، جن کے پاس خدائی دین نہیں ہے، جو بالکل شیطانیت میں ڈوبے ہوئے ہیں، ایسے لوگ آج کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے کاروبار نہ کرو، مسلمانوں

کے ساتھ تجارت نہ کرو، مسلمانوں سے لین دین نہ کرو، اسلئے کہ مسلمان دھوکے باز ہے، مسلمان جھوٹ بولتا ہے، مسلمان عیار اور مکار ہے نہیں معلوم کتنے عیب نکالے جاتے ہیں، آج ساری برائیاں مسلمان کی طرف منسوب کی جارہی ہیں۔

☆☆☆

## نماز میں مومن اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے

نماز کی فضیلت ارشاد فرماتے ہوئے تمثیلاً ارشاد فرمایا: دنیا میں اگر کسی انسان کی کسی منسٹر یا وزیر اعظم یا کسی اور بڑے آدمی سے ملاقات ہوجائے تو ہر ملنے والے سے اس کا تذکرہ کرتا ہے، اخبار میں دیتا ہے ریڈیو پر نشر کراتا ہے کہ میری اتنی بڑی عزت ہورہی ہے کہ فلاں نے مجھ سے ملاقات اور بات کی ہے لیکن یہاں براہ راست احکم الحاکمین، رب العالمین سے بات ہورہی ہے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوسکتی ہے بندے کے لئے، کہ اللہ تعالیٰ بندے سے گفتگو فرمائیں تو یہ سب سے بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔

## شوہر جنت کی طرف بیوی جہنم کی طرف

ارشاد فرمایا: آج گھر کے اندر ایک دو نمازی ہوتے ہیں باقی پورے گھر والے بے نمازی ہوتے ہیں شوہر نماز کو جاتا ہے اور بیوی سورہی ہے تو اس کے اوپر کمبل ڈال دیتا ہے وہ سوتی رہتی ہے یعنی میں جنت کی طرف جارہا ہوں تم جہنم کی تیاری کرو اس کو محبت اور شفقت کہا جانے لگا اور اعمال بگڑتے رہیں اس کی ذرہ برابر کوئی پرواہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے آمین۔

☆☆☆



## نمازی کے لئے دس انعاماتِ خداوندی

ارشاد فرمایا: دوستو! نماز پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انعام رکھا ہے کہ جو نماز پڑھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ دس انعام عطا فرمائیں گے پانچ دنیا میں اور پانچ آخرت میں اور سب سے پہلا انعام یہ ہے کہ اس کی روزی میں برکت عطا فرمائیں گے اور ہم برکت بھی چاہتے ہیں، خوشحالی بھی چاہتے ہیں اور زندگی میں ساری خوشیاں بھی چاہتے ہیں لیکن نماز پڑھنا نہیں چاہتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور پوری امت کو پکا سچا نمازی بنائے۔ آمین!

## افسوس قرآن سیکھنے اور سمجھنے کے لئے وقت نہیں!

ایک موقع پر کچھ نوجوان آئے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج ہماری غفلت ظاہر ہے کہ ہمارے پاس ہر چیز سیکھنے کا وقت ہے مگر قرآن سیکھنے اور سمجھنے کے لئے ہمارے پاس وقت بالکل نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''وننزل من القران ماھو شفاء ورحمة للمومنینھم'' نے قرآن کو نازل کیا ہے اور اس کے اندر ہم نے شفاء بھی رکھی ہے، رحمت بھی رکھی ہے مومنین کے لئے، قرآن ساری دنیا کے لئے رحمت ہے، قرآن کلام اللہ ہے کلام اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی گفتگو اللہ تعالیٰ کی بات چیت یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین تحفہ، جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

## لوگ دین کے معاملہ میں جدوجہد نہیں کرتے

معاشرہ میں پھیلی بے دینی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا: افسوس کہ جس قوم کے پاس اپنے نبی کا اتنا بڑا سرمایہ ہو، جس قوم کے پاس اپنے نبی

کی اتنی بڑی میراث ہوا اور وہ قوم اس خزانہ اور دولت سے خالی ہوا س قوم سے زیادہ دنیا میں کوئی کنگال نہیں ہے، دوستو ہمارے سینے میں قرآن نہیں ہے حدیث نہیں ہے اور جن لوگوں کے سینے میں قرآن ہے ان لوگوں کی عزت ہمارے سینے میں نہیں ہے، شیطان نے ایسا جکڑ لیا ہے ہم لوگوں کو اپنے چنگل میں کہ اول تو ہم لوگ دین کے معاملے میں محنت کرنا پسند نہیں کرتے لیکن ہمارے بچے اسکول جاتے ہیں تو صبح ہی سے اس کا اہتمام ہوتا ہے اور ان بچوں کو بہترین اور خوبصورت لباس پہنا کر اسکول اور کالج بھیجا جاتا ہے۔

## آسمان پرستاروں کا جھرمٹ

ارشاد فرمایا: قرآن نے ایسی چیزیں بیان کی کہ آج تک دنیا کی کوئی کتاب اور نہ کوئی فلسفی بیان کرسکا، علماء فرماتے ہیں کہ رات میں آسمان پر ستاروں کا جھرمٹ رہتا ہے جس کو کہکشاں کہتے ہیں وہاں بہت سے ستارے ہوتے ہیں اور ستاروں کی بہت لمبی لائن ہوتی ہے حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے آسمان اسی جگہ سے پھٹے گا اور آسمان پر رہنے والے فرشتے پیچھے ہٹ جائیں گے اور زمین پر نازل ہو جائیں گے۔

## مکاتب، مدارس، خانقاہوں کو اپنے حال پر رہنے دو

مدارس میں عصری علوم کے پڑھانے کے متعلق ایک صاحب نے اہمیت بیان کی تو حبیب الامت مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا: علامہ اقبالؒ نے ایک زمانے میں یوروپ کا دورہ کیا تھا تقریباً ایک سو سال قبل انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اے ہندوستانی مسلمانو! ان مدرسوں، مکتبوں ان انجمنوں اور خانقاہوں کو اپنے حال پر رہنے دو میں یورپ کا منظر دیکھ کر آیا ہوں انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا اور مدرسوں



اور دینی درسگاہوں کو چھوڑ دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پوری قوم یہودیت اور نصرانیت کے ماحول میں رچ بس گئی ہے اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

## ہندوستان کا مسلمان خوش نصیب ہے

ارشاد فرمایا: ہندوستان کا مسلمان خوش نصیب اور خوش قسمت ہے کہ ان کے پاس مدارس اور مکاتب قرآنی ہیں اور قرآن وحدیث سے محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کو ہمیشہ باقی رکھے، آمین۔

## والدین کا کوئی نعم البدل نہیں

ارشاد فرمایا: نوجوانان اسلام اور عزیز طلبہ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے اور ان نعمتوں میں مہتم بالشان نعمت والدین کی شکل میں اولاد کو عطا فرمائی، اسلئے کہ والدین ایسی ہستیاں ہیں کہ اگر یہ دنیا سے چلے جائیں اور انتقال کر جائیں تو ان کا نعم البدل نہیں۔

## جوانی کی مستی میں والدین کو بھول جاتے ہیں

چند نوجوان مجلس میں حاضر تھے۔ ان سے مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج ہم اپنے گردوپیش نظر ڈالیں اور اپنے گھروں کو دیکھیں اور اپنے احوال کو دیکھیں حالات کس قدر بدتر ہو چکے ہیں، والدین کا بڑھاپا ہوتا ہے اولاد کی جوانی اور امنگ ہوتی ہے اس امنگ میں اولا د والدین کے مقام ومرتبہ کو بھول جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو سخت ناپسند فرماتے ہیں، حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کا حق کوئی ادا نہیں کرسکتا۔

☆☆☆

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نہ دنیا ہے نہ دین

ارشادفرمایا: دوستو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ایسی ہے جہاں پر آپ ؐ کا نام نامی آ گیا یا جہاں پر آپ کا واسطہ لگ گیا وہاں رحمت ہے، سکون ہی سکون ہے۔ آپ ؐ کے بغیر نہ دین ہے نہ دنیا ہے۔

## اعلیٰ دماغ اور ترقی

ارشادفرمایا: بہت سی قیمتی چیزیں اللہ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی ہیں ایسا نہیں کہ مسلمانوں میں سائنسداں نہیں الحمدللہ اعلیٰ سے اعلیٰ دماغ مسلمانوں کے پاس موجود ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ مسلمانوں کے دماغ دنیاوی ترقیات اور اس کی مادیت سے خالی ہوں۔

## ترقی یافتہ ممالک مسلمان مصنفین کے مرہونِ منت

ارشادفرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں سے دنیا میں بہت کام لیا ہے، آج آسٹریلیا ہو یا سوئزرلینڈ ہو دنیا کے جتنے ترقی یافتہ ممالک ہیں وہاں سائنس کی روشنی نظر آتی ہے وہ سب کی سب مسلمانوں کی کتابوں اور ان کی تحقیقات کی وجہ سے ہے۔

## مسلمانوں کے درمیان اتفاق اور اتحاد ضروری

ایک سوال کے جواب میں ارشادفرمایا: آج مسلمان اختلاف کے درمیان زندگی گذار رہا ہے، صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کا مسلمان مختلف جماعتوں میں بٹا ہوا ہے، کوئی دیوبندی ہے کوئی بریلوی ہے، کوئی جماعت اسلامی ہے، کوئی اہل حدیث



ہے اور نہیں معلوم اس کے علاوہ اور کیا کیا ہیں، دشمن کو معلوم ہے کہ مسلمان جس قدر پھوٹ کا شکار رہے گا اسی قدر یہ کمزور رہے گا اسی لئے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا زور اتحاد واتفاق پر دیا ہے اتنا کسی چیز پر نہیں دیا۔

## ہمارے اختلافات کی نحوست

ارشادفرمایا: یہ ہمارے اختلاف کی نحوست ہے کہ آنے والا آدمی بھی ہمارے اخلاق واطوار اور اختلاف کو دیکھ کر اسلام میں داخل ہونا نہیں چاہتا، اسلام کو ہم خود نقصان پہونچا رہے ہیں، ہر طرف نفاق نظر آتا ہے، محبت، اخوت کم ہوتی جارہی ہے۔

## اپنا مسلک چھوڑو مت، اور دوسروں کا چھیڑو مت

ارشادفرمایا: اتحاد واتفاق ایسی طاقت ہے کہ جو نہایت کٹھن اور نازک وقت میں بھی انسان کو کمزور نہیں ہونے دیتا، میرے پیرومرشد حضرت حاذق الامت ؒ کے شیخ حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحب جلال آبادی ؒ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا مسلک چھوڑو مت اور دوسروں کا مسلک چھیڑو مت، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ عطا فرمائے اور آپس میں اتفاق واتحاد پیدا فرمائے آمین۔

## سچی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں

ارشادفرمایا: برادران اسلام، نوجوانو اور عزیز طلبہ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی بارگاہ کی قبولیت کے بہت سے راستے بتائے ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ اللہ کے سامنے جب بندہ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس توبہ کو قبول کر لیتے ہیں اور اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا فرماتے ہیں، انسان سے ہزاروں گناہ

سرزد ہوتے ہیں، کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو انسان جان بوجھ کر کرتا ہے، کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ جو انجانے میں ہوتے ہیں، اور ان گناہوں کی وجہ سے وہ اللہ کی نظر میں مقبول نہیں رہتا، اللہ کی نظر میں گناہ گار بن جاتا ہے۔

## دنیا کا عیش......عیش نہیں

ارشاد فرمایا: دوستو! دنیا کی زندگی چندروزہ ہے، آخرت کی فکر ہی اصل ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کی فکر عطا فرمائے اور اپنی بارگاہ میں قبولیت عطا فرمائے آمین۔ دنیا عیش کا عیش نہیں بلکہ آخرت کا عیش وآرام دائمی ہے۔

## زمین کی ناف

ارشاد فرمایا: جس مقام پر کعبۃ اللہ شریف ہے وہ زمین کی ناف ہے اور کعبۃ اللہ کے بالکل اوپر ساتویں آسمان پر بیت المعمور ہے جس کو فرشتوں کا کعبہ کہا جاتا ہے اور اس بیت المعمور کے اوپر سدرۃ المنتہیٰ اور اس کے اوپر عرش معلیٰ ہے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی مسجد

مدینہ شریف کا ذکر آیا تو ارشاد فرمایا: ایک بزرگ مسجد نبوی میں گئے، مسجد نبوی میں اتنی صفائی اور ستھرائی ہے کہ شاید دنیا میں کہیں نہیں ہے، تو وہ بزرگ نماز پڑھ کر بہت روئے، مسجد نبوی کے امام صاحب نے پوچھا آپ اتنا کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ ایک زمانہ تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ نماز پڑھتے تو ان کی پیشانی پر مٹی لگ جاتی اور بارش ہوتی تو کپڑے تر ہو جاتے، میں اسی مسجد کو تلاش کرنے آیا تھا۔



## جدید ایجادات مسلمانوں کے صدقے

سائنس کا دور ہے زمانہ میں ترقی ہی ترقی ہے مغربی ممالک کا بول بالا ہے تو ارشاد فرمایا: تاشقند اور بخارا کی تاریخ پڑھئے، بغداد کی تاریخ پڑھئے تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی کتابوں کو انہوں نے چرایا اور بعد میں ان کو کام میں لائے ہوائی جہاز بنایا، پھر میزائل اور بڑے بڑے ہتھیار بنائے، یہ سب ہمارے بزرگوں کی کتابیں چرا کر اور ان کے مطالعہ سے ایجادات کئے ہیں اور آج دنیا پر حکومت کر رہے ہیں۔

## مسلم خواتین اسلام کے ماضی سے سبق حاصل کریں

ایک مرتبہ خطاب کے دوران ارشاد فرمایا: حضرات! میں یہ نہیں کہتا کہ آپ بندوق بنائیں، تلوار بنائیں، مشین گن بنائیں اور اسلحہ بنانے کا ناجائز کام کریں، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم کس روش پر چل رہے ہیں، ہماری عورتوں کا حال یہ ہے اللہ معاف فرمائے میں کسی ایک گھر کی بات نہیں سب کی بات کر رہا ہوں، پورے معاشرے کی بات کہہ رہا ہوں کہ آج ہماری عورتوں کو فیشن کے کپڑے زیور یہ ضروری چیز ہے اس کے بغیر دنیا بیکار ہے، شاید ہی کوئی مسلم عورت ایسی ملے جو ذبح کرنا جانتی ہو، لاٹھی، تلوار یا بندوق چلانا جانتی ہو، کراٹا جانتی ہو، ہمیں اور ہماری ماؤں کو اپنے ماضی سے سبق حاصل کرنا چاہئے، مردوں کی عقل پر پردہ ایسا پڑا ہے کہ عورتیں جو کہتی ہیں وہ سو فی صد صحیح ہے مرد بھی عورتوں کی بات مانتا ہے، نہیں جی ایسا نہیں ہوا تو ہماری کیا عزت رہے گی اور ہماری فیملی کی کیا عزت رہے گی؟ لیکن کبھی بھی ہم نے یہ نہیں سوچا کہ ہماری عورتیں، ہماری مائیں اور بہنیں، ہماری بچیاں جو دین کے خلاف کام کر رہی ہیں ان کو روکیں اور ٹوکیں۔

## پڑوسی کو ملامت نہ کریں

ارشاد فرمایا: آج ہمارے یہاں اس کا دستور نہیں، اول تو ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کے کام آنا نہیں چاہتا اور اگر ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کے یہاں کچھ بھیج دیتا ہے تو اس کو حقیر سمجھا جاتا ہے کہ تم نے ہمارے یہاں فلاں چیز بھیجی ہم ایسا نہیں کھاتے ہم تو ویسا کھاتے ہیں تمہارا کھانا اتنا اچھا نہیں ہے ہم جو پکاتے ہیں بہت اچھا ہوتا ہے ایک تو پڑوسی کچھ دے رہا ہے اس پر اس کو ملامت کی جاتی ہے۔

## پڑوسی کو مدد کی ضرورت ہو تو تعاون کرو

ارشاد فرمایا: دوستو! ہم نے اپنا اخلاق اور کردار گنوا دیا ہے ہم یہ سوچتے ہیں کہ سامنے والا آدمی ہمارے ساتھ احسان پر احسان کرتا رہے اور ہم اس کے ساتھ کچھ نہ کریں سارے احسان کے مستحق ہم ہیں اور ساری بدسلوکی کا مستحق ہمارا پڑوسی ہے تو اللہ کے نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پڑوسی کو تمہاری مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرو اور جب تمہارے گھر میں کوئی اچھا سالن پکے تو اپنے پڑوسی کو بھی اس میں شامل کرلو، نبی کریمؐ کا طریقہ تھا کہ آپ سالن میں شوربا زیادہ کراتے تھے تاکہ پڑوسیوں کو بھی پہونچا سکیں۔

## مہمان عرش کے موتی ہیں

ارشاد فرمایا: پہلے زمانے میں مہمان آتا تو گھر والے خوش ہوتے اور جب مہمان چلا جاتا تو گھر والے افسوس کرتے تھے کہ مہمان چلا گیا آج زمانہ بدل گیا ہے۔ مہمان آتا ہے تو لوگ روتے ہیں کہ ہمیں خود ہی پریشانی ہے اور بیچ میں یہ مہمان آگیا ہے یہ کتنی



بڑی مصیبت ہے اور مہمان چلا جاتا ہے تو خوشی مناتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے۔ حالانکہ مہمان عرش کے موتی ہیں۔

## ایثار و قربانی صحابہ کرامؓ کا خاصہ

ارشاد فرمایا: صحابہ کرامؓ نے دنیا کے لئے ایسی مثالیں چھوڑی ہیں کہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے بڑی عبرت ہے چنانچہ صحابی کی اہلیہ محترمہ نے کھانا مہمان کے سامنے رکھا اور چراغ درست کرنے کے بہانے سے چراغ گل کردیا گھر میں اندھیرا چھا گیا اس کے بعد میزبان صرف ہاتھ اٹھائے اور منہ چلاتے رہے یہاں تک کہ مہمان کا پیٹ بھر گیا۔ اسی کو ایثار کہتے ہیں۔

## خود بھوکے رہ کر دوسروں کا پیٹ بھرتے

سرور کونین احمد مجتبیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفعت اور انسانی ہمدردی، غمگساری کے متعلق خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے دینی بھائیو! دنیا میں کون ایسا انسان ہے جو یہ کہے کہ میں بھوکا رہوں گا لیکن دوسروں کو کھلاؤں گا یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی صفت تھی کہ آپ خود بھوکے رہتے دوسروں کا پیٹ بھرتے۔

## عبادت سے جنت، خدمت خلق سے خدا ملتا ہے

ارشاد فرمایا: برادران اسلام! پتا چلا کہ انسانیت کی خدمت ضروری ہے مسلمانوں میں جہاں بہت سی بیماریاں پیدا ہوگئی ہیں وہاں ایک بیماری یہ بھی پیدا ہوئی ہے کہ آج کا مسلمان خودغرض ہے دوسروں کیلئے تکلیف اٹھانے کو تیار نہیں ہے، آدمی اگر عبادت کرتا ہے تو اس کو جنت ملتی ہے لیکن مخلوق کی خدمت کرتا ہے تو اس کو خدا ملتا ہے یہ مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ صحابہ میں تھا، تابعین میں، تبع تابعین اور صلحاء میں تھا وہ اب باقی نہیں رہا۔

# برکت اس کو کہتے ہیں

ارشادفرمایا:حضرت مولانااشرف علیؒ کی عمر بیاسی سال کی ہوئی ، بیاسی سال کی عمر میں بچپن بھی گذرا جوانی بھی گذری اور بوڑھاپا بھی گذرا، بہت سارے پروگرامس میں بھی شامل ہوئے اور بہت سارے اسفار بھی کئے اور حدیث کا درس بھی دیا اور خانقاہی نظام بھی چلایا اور تیرہ سو کتابیں بھی لکھ دیں ، جبکہ عمر صرف بیاسی سال ہوئی، ہماری اور آپ کی کتنی عمر گذرگئی ہے مگر ہم کوئی کام نہیں کر سکے ۔اللہ تعالیٰ ہماری عمروں میں برکت عطا فرمائے ۔آمین

# اللہ تعالیٰ کے خزانے کی سب سے قیمتی شئے انسان ہے

ایک موقع پر انسان کی فضیلت میں ارشاد فرمایا: بزرگان محترم اور نوجوانان اسلام! اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات میں جتنی چیزوں کو بنایا ان سب میں سب سے بہتر اور سب سے قیمتی چیز انسان کو بنایا، جس طرح کسی بادشاہ کے خزانے میں سب سے بڑا ہیرا ہوتا ہے کہ اس ہیرے کے مقابلے میں کوئی دوسری چیز نہیں ہوتی ، اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے خزانہ میں سب سے بہتر انسان ہے۔

# انسان تمام مخلوقات سے زیادہ حسین ہے

ارشادفرمایا: انسان ہی اللہ تعالیٰ کا نائب اور خلیفہ ہے انسان کو اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے خوبصورت اور حسین بنایا ہے یہی وجہ ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور چیز کی پوجا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔



# انسان کی عظمت مرتبہ کعبہ سے زیادہ

ارشادفرمایا: انسان کو اپنے مقام اور مرتبہ کو سمجھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہئے ۔امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ کعبہ سے زیادہ محترم انسان ہے بے شک کعبے کی طرف اللہ نے منہ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن دونمازوں فجر اور عصر میں امام کو مقتدیوں کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا، اس سے انسان کی قدرومنزلت معلوم ہوتی ہے۔

# مومن کا دل عرشِ اعظم سے افضل

قلب سلیم کی تعریف کرتے ہوئے خطاب فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے انسان کے دل کو سب سے بہتر چیز بنایا ہے اور اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کے دل میں اللہ کی محبت کے سوا کچھ نہیں ہونا چاہئے ۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کا دل عرشِ اعظم سے زیادہ افضل ہے۔ایک حدیث میں ارشاد باری ہے ۔میں نہیں سما سکتا عرش میں، میں نہیں سما سکتا آسمانوں اور زمینوں میں اگر سما سکتا ہوں تو قلب مومن میں ۔اللہ اکبر۔

# حکمت عملی ضروری ہے

ارشادفرمایا: ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں، جب کبھی ایسا نازک وقت آئے تو ہمیں قانون ہاتھ میں لینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حکمت عملی سے کام لیں، اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین!

☆☆☆

## آگ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے

ارشاد فرمایا: آگ سے انسان اپنی غذائیں تیار کرتا ہے اور استعمال میں آنے والی چیزوں کو تیار کرتا ہے اور بھی دوسری چیزیں ہیں سب کی سب انسان کی بھلائی اور مفاد کے لئے بنائی گئی ہیں۔ آگ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔

## اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوستی کے لائق نہیں

ارشاد فرمایا: نوجوانوں میں اکثر نادان ہوتے ہیں۔ وہ دوستی کا مفہوم نہیں جانتے۔ ہمارے سماج اور معاشرہ میں کیا ہے، دوبات میٹھی ہوگئیں تو وہ دوست ہوگیا، آج دوست بنالیا اور کل روتا پھرتا ہے ایسی ہی دوستی بعد میں فتنہ بنتی ہے، وہ فتنہ بنتی ہے جان کے لئے اور وہ فتنہ بنتی ہے مال کے لئے، یعنی وہ دوستی ہر مقام کے لئے فتنہ بنتی ہے بلکہ وہ وہ دوستی دنیا وآخرت کے لئے فتنہ بن جاتی ہے، بعض مرتبہ ایسی دوستی ہوتی ہے کہ اس دوستی سے ایمان چلا جاتا ہے ہم کو پتہ بھی نہیں چلتا اللہ معاف فرمائے، آمین! دوست بنانا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بناؤ کہ اس کے سواء کوئی دوستی کے لائق نہیں۔

## اللہ تعالیٰ کا خوف

ارشاد فرمایا: خوف خدا کا دل میں ہونا ضروری ہے۔ آج ہمارے پاس بہت کچھ ہے مگر اللہ کا خوف نہیں ہے۔ دعا فرمائیں اللہ ہماری حفاظت فرمائے اور خدا کا خوف اور آخرت کی تیاری کی توفیق بخشے۔ آمین

## سب سے زیادہ کامل ومکمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

ایک بار خطاب کے دوران فرمایا: میں یہ عرض کررہا تھا کہ سب سے کامل اور مکمل



اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا ہے، دنیا میں کہیں مثال نہیں ملتی کہ کسی پر ظلم کیا جائے اور وہ اس ظلم پر خاموش رہ جائے، خاموش ہی نہیں بلکہ اس ظلم کے بدلے اس پر مہربانیاں کرے، اس صفت کی حامل تو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق، آپؐ کا کردار اور آپؐ کا کیریکٹر اور آپؐ کی قومی اور فعلی زندگی جس کو سیرت طیبہ کہا جاتا ہے، اسی لئے مقبول ہے کہ آپؐ اپنی ذات کے مقابلہ میں دوسروں کی بھلائی زیادہ چاہتے تھے۔

## اللہ تعالیٰ ہر حال میں آزماتے ہیں!

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مال دے کر بھی آزماتے ہیں اور مال لے کر بھی، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو مال ہمارے پاس ہے یہ ہماری صلاحیت سے آیا ہے ہمارا کمایا ہوا ہے، یہ مال جو روز بڑھ رہا ہے ہماری عقلمندی سے بڑھ رہا ہے یہ سوچ غلط ہے۔

## تحدیثِ نعمت کا مطلب

ارشاد فرمایا: تحدیثِ نعمت کا مطلب یہ ہے کہ نعمت کا شکر ادا کیا جائے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا وہ انسان کا بھی شکر ادا نہیں کرتا ہے۔ اللہ ہی کے فضل وکرم اور عنایات ومہربانی کے صدقے میں تمام نعمتیں میسر آتی ہیں۔ اس کا ہر وقت خیال رہنا چاہئے، تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ شکر کی توفیق ہوگی۔

## اسلام جوان مردوں اور بہادروں کا دین ہے

ارشاد فرمایا: مذہب اسلام تو اللہ تعالیٰ کے شیروں کا دین ہے جو گرجتے ہیں تو باطل کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ یہ ان عقابوں کا اور شاہینوں کا دین ہے کہ جب

وہ پر کشا ہوتے ہیں تو فضا کی پہنائیاں سمٹ کر رہ جاتی ہیں۔ یہ ان بہادروں اور جواں مردوں کا دین ہے جو زندگی کی کشتی کو حادثات کے طوفان سے کھیلنا جانتے ہیں۔ یہ فرقہ وارانہ فسادات اور منصوبہ بند سازشیں مسلمانوں کو حراساں نہیں کر سکتے۔

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

## پڑوسی سے محرومی بدنصیبی ہے

ارشاد فرمایا: آج ہم کسی کا پڑوسی بننے یا کسی کو اپنا پڑوسی بنانے کے لئے تیار نہیں ہیں کیوں کہ پڑوسی کا مطلب ہے کہ ہم کو اس کے ساتھ ایثار وقربانی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اس لئے مالدار طبقہ تو اب جھٹ کر آفیشل علاقہ میں چلا گیا۔ جہاں پڑوسی کا کوئی تصور نہیں۔ دس سال تک رہ جاؤ کیا مجال ہے کہ آپ کو پڑوسی ڈسٹرب کرے یا آپ اپنے پڑوسی کو پریشان کریں۔ یہاں تک کہ پڑوسی کے نام سے بھی واقفیت نہیں ہوئی۔ یہ آج کے انسان کی بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے کہ انسان اپنے جیسے انسان سے بیزار ہے اور قریب ہوتے ہوتے دور رہے۔

## ہدیہ لینا اور دینا احسن عمل ہے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی بھلائی کے لئے بے شمار راستے کھول دیئے ہیں۔ صلہ رحمی سب سے پہلا اور سب سے اہم ذریعہ ہے۔ اس کے بعد ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے پڑوسی کی حیثیت سے حسنِ سلوک، تیسرے سالانہ آمدنی میں سے زکوٰۃ کا نصاب اور صدقات اور خیرات کی فضیلت کا مسلمان کو حامل بنادیا کہ انسانیت کے تئیں خدمت باقی رہے۔ اور کسی نہ کسی حیلے یا بہانے سے کمزور طبقہ کسمپرسی کے عالم میں زندگی نہ گذارے۔ آپسی بھائی چارگی کیلئے ہدیہ دینا اور ہدیہ لینا احسن عمل قرار دیا۔☆



## ایمان دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے

ارشاد فرمایا: ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ بھلائی کے جس راستہ سے چاہے سلوک کرے لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے بدسلوکی کر کے اسلام کو بدنام نہ کرے۔ مسلمان ایثار وقربانی اور محبت والفت کا پیکر ہوتا ہے۔ وہ متاعِ ایمان کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی تصور کرتا ہے۔

## نمازی کے لئے عرش کا سایہ

نمازی کی فضیلت میں ارشاد فرمایا: قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ جن لوگوں کو سائے میں جگہ ملے گی ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جن کے دل دنیا میں مساجد میں اٹکے ہوئے ہوں گے۔

## مساجد کے ماحول سے دل کی پراگندگی دور ہوئی ہے

ارشاد فرمایا: بلاشبہ مسجد پہلے درجہ میں وہ جگہ تھی جو پنج گانہ نماز کے لئے خاص کی گئی تھی، جو بندۂ مسلم کو اس کے آقا و مالک سے جوڑتی ہے۔ اس کے دل کو گندگیوں سے پاک وصاف کرتی ہے اسے زمین سے اٹھا کر عالم بالا تک لے جاتی ہے۔ اور روحانی فضاؤں میں اسے اڑاتی ہے اور اسے یاد دلاتی ہے کہ بندۂ مومن کو ہر حال میں اپنے اللہ کی بندگی اور اس کے سامنے خشوع وخضوع میں مشغول رہنا چاہئے۔

## مسجد نبویؐ درسگاہ بھی تھی

ارشاد فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ایک مدرسہ تھی جس میں صحابہ کرام نے

قرآن کریم اور سنت نبویؐ کی تعلیم حاصل کی۔ جو اسلام، اس کے احکام وشرائع، اخلاق حمیدہ اوران تمام بنیادی باتوں کی اساس ہے جن پر اسلام کا وجود قائم ہے۔

## خدارا مساجد کی تحقیر نہ کیجئے!

ارشاد فرمایا: مسجد کا کردار اتنا صاف اور روشن ہونے کے باوجود موجودہ زمانہ میں اکثر لوگوں کا خیال یہ ہے کہ مسجد ضرورت مندوں محتاجوں اور چندہ مانگنے والوں کی پناہ گاہ ہے یا یہ کہ زیادہ سے زیادہ نماز کی جگہ۔

ایک افسوس ناک اور قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ ہر گاؤں ومحلّہ میں کچھ ایسے افراد ہوتے ہیں جو مساجد کو اپنی ذاتی اغراض کے لئے استعمال کرتے ہیں اور یہاں سیاسی گفتگو اور مخالفین کی شکوہ وشکایت سے گریز نہیں کرتے، جب کہ مسجد نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے کی جگہ ہے۔ اللہ کے لئے مساجد کے کردار کو بحال رکھئے اور مساجد کی تحقیر کا سبب نہ بنئے۔

## مساجد میں متقی امام کا تقرر کیجئے

ارشاد فرمایا: ایک قابل غور پہلو یہ بھی ہے کہ اکثر مساجد میں کم پڑھے لکھے لوگ امامت وخطابت جیسے مہتم بالشان امر پر مامور ہیں، جن کی ذات سے نفع کم اور نقصان زیادہ ہو رہا ہے۔ یہ لوگ کارِ ثواب سمجھ کر بہت سے ایسے اعمال کا ارتکاب کرتے ہیں جن کا تعلق سراسر خرافات سے ہے اور جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ خاص طور سے دیہی علاقوں میں بعض لوگوں نے مساجد کو یرغمال بنا رکھا ہے، جو اپنے آپ کو علامہ اور صاحب فضل تصور کرتے ہیں اور امامت کو اپنا فرض منصبی، ان کو امامت کا اس قدر شوق ہوتا ہے کہ بڑے بڑے علماء وقراء تک کو حق امامت سے محروم کر دیتے ہیں۔ آج کی مساجد میں تنخواہ دار امام زیادہ اور متقی و پرہیزگار امام کم ہیں۔



## مسلمانوں کون سا عمل دین نہیں

تبلیغی جماعت کے کچھ حضرات حاضر ہوئے اور جماعت میں چلنے کی دعوت دی تو ارشاد فرمایا: میں سوال کرتا ہوں کہ مسلمان کب اللہ کی راہ میں نہیں ہے۔ مسلمان کا کونسا عمل اللہ کی منشا اور مرضی کے خلاف ہے۔ مسلمان کا کون سا عمل دین نہیں ہے۔ مسلمان کا کونسا عمل اللہ کو راضی کرنے والا نہیں ہے۔ میں اپنے متعلقین کو کہتا ہوں جاؤ خوب جماعت میں جاؤ لیکن اپنے اہل خاندان اور گھر والوں کو بے یار ومددگار نہ چھوڑ کر جاؤ۔ ان کو عزت کی زندگی کا حق اسلام نے دیا ہے۔ ان کے اخراجات خاندان کے ذمہ دار فرد پر عائد ہیں۔ اتنا کماؤ کہ اپنے اہل وعیال کو دیکر جاؤ اور کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہ پڑے۔

## خطیب صاحبان کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے

قریب ایک مسجد میں خطیب صاحب کے بیان سے انتشار اور ناراضگی ہوگئی۔ آپ کی مجلس میں اس کا ذکر آیا تو ارشاد فرمایا: بہرحال آج جہاں بہت سے نکتے ابھرے اور اٹھے ہوئے ہیں وہاں مسالک کے فتنے بھی کم نہیں ہیں۔ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی، اہل حدیث، سلفی، جماعت المسلمین۔ امام صاحبان اور خطیب حضرات کو چاہئے کہ کسی پر تنقید کئے بغیر اللہ اور اس کے رسول کی بات بتلائیں۔ قرآن وسنت کے دائرے میں رہ کر خطاب کریں۔ اور مسالک والوں کو چاہئے کہ وہ اپنے مسالک کو اپنی ذات یا اپنے گھر تک محدود رکھیں۔

## نیکی کر کنوئیں میں ڈال!

کچھ حضرات سوشل ورکر تھے۔ وہ بعد نماز جمعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سماجی کاموں کا ذکر کیا۔ آج ہم لوگ ذرا ذرا سی بات پر دین میں کیڑے نکالتے ہیں۔ علماء

کو برا کہتے ہیں اکابر اور مشائخ کو بدنام کرتے یں۔قرآن وسنت کا جنازہ نکالتے ہیں۔ کوئی معمولی سا کام دین واسلام کا کردیا تو امید کرتے ہیں بلکہ مستحق سمجھتے ہیں کہ ہماری تعریف کی جائے، گن گائے جائیں۔ واہ صاحب کیا کام کیا۔حالانکہ مخلصین کا قول ہے کہ ''نیکی کر کنوئیں میں ڈال''، یعنی نیکی کرکے بھول جا۔اس کو یاد مت کر، ہاں گناہ چھوٹا سا بھی ہوجائے، تو اس کو بار بار یاد کرکے ندامت محسوس کرے اور آنسو بہائے۔

## روزی عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندوں کی روزی کو ایک دوسرے سے وابستہ رکھی ہے۔روزی عطا کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں لیکن اس کو عطا کرنے کے مختلف ذرائع اور بہانے ہیں۔ مالدار طبقہ کو یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمت اور دولت دی ہے یہ امانت ہے اگر ہم نے اس کا صحیح استعمال نہیں کیا اور لوگوں کے صحیح حقوق ادا نہیں کئے تو یہ نعمت اللہ تعالیٰ ہم سے واپس لے سکتے ہیں۔

## اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کی بے عزتی پسند نہیں

ارشاد فرمایا: بہت سے دولت مند غرور اور تکبر میں ڈوب جاتے ہیں اور غریبوں اور مزدوروں کو بے عزت کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بڑا بھیانک انتقام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام بندے برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کی بے عزتی ہرگز پسند نہیں ہے۔

## دین نام ہے خیر خواہی کا

ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کو خیر خواہی اور جذبہ غم گساری سے لبریز ہونا چاہئے، کیونکہ



اسلام دینِ فطرت ہے، اس کا قانون محنت واجرت اخوت و بھائی چارہ پر مبنی ہے، دین نام ہے خیر خواہی کا اور جذبۂ خیر خواہی زندگی کے ہر میدان میں ضروری ہے۔

## مالک اور ملازم کے درمیان خوشگوار تعلقات ضروری

ارشاد فرمایا: اسلام نے مالک اور مزدور کے مابین خوشگوار تعلقات کے لئے بنیادی احکام دیئے ہیں۔آج کے مغربی طرز زندگی میں یہ بات سب کو معلوم ہے کہ فیکٹری۔کمپنی یا ادارہ کے ذمہ داران لیبرس کو اپنے مفاد کیلئے استعمال کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو پکڑ کر ان کی نشاندہی کرکے مزدوروں کی تنخواہ کو کم کردیا جاتا ہے۔ اور ایسے سخت قانون بنائے جاتے ہیں کہ جن کی اطاعت میں مزدور طبقہ مشغول رہے اور اس کو اپنا مستقبل بنانے اور سنوارنے کا موقع نہ مل سکے۔

## مالک نوکر سے بھائی جیسا سلوک کرے

فیکٹریوں اور کمپنیوں میں اختلافات آئے دن سامنے آتے رہتے ہیں کسی نے اس کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا: مالک جب اپنے نوکر اور ملازم کے ساتھ اپنے بھائی جیسا سلوک کرے گا اور اس سے اخوت ومحبت کا برتاؤ کرے گا، تو ملازم مالک کے خلاف بغاوت نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ مالک کے غیب میں اس کے ورثہ اور اس کے مال کی حفاظت کرے گا۔اس کو مالک کے نقصان کا دکھ ہوگا، رنج ہوگا۔ وہ کسی صورت میں مالک کو نقصان پہونچانے کے درپے نہیں ہوسکتا۔

## حقوق العباد ادا کئے بغیر معاف نہیں ہوتے

ارشاد فرمایا: اس دور میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے کہ وہ اپنا کام تو وقت پر کرالیتے ہیں اور مزدور کی مزدوری وقت پر ادا نہیں کرسکتے۔مزدور بار بار چکر لگاتا رہتا

ہے اور مطالبہ کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے لوگ تو اپنی اجرت چھوڑ دیتے ہیں وہ مانگتے ہی نہیں حالانکہ یہ حقوق العباد ہے۔ اور حقوق العباد معاف نہیں ہوتے۔ حتیٰ کہ حق والا ہی اگر معاف کردے تو معافی ہوجاتی ہے۔

☆☆☆

## معراج حیرت انگیز سفر ہے

معراج کے جتنے اجزاء یعنی جتنے واقعات اور احوال ہیں سب کے سب حیرت انگیز ہیں، اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی بھی حیرت انگیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شایانِ شان آپ ﷺ کا استقبال فرمایا ہے، اور آپ کو اپنے مسکن خاص پر قدم رنجہ فرما کر انعام واکرام سے نوازا ہے۔

## انسانی زندگی کی رفتار تیز ہوگئی ہے

ارشاد فرمایا: کمپیوٹر دراصل ایک ایسی مشین کا نام ہے جو کام انسان کے ہاتھوں سے مہینوں اور برسوں میں ہوتا ہے کمپیوٹر اس کو چند گھنٹوں میں انجام کو پہونچا دیتا ہے۔ آج کمپیوٹر کے بغیر زندگی کے شعبہ کا چلنا اور جاری رہنا ناممکن ہے۔

کمپیوٹر کے آنے سے انسان کی زندگی کی رفتار نہایت تیز ہوگئی ہے جو کام ہزاروں سال میں بھی نہیں کئے جاسکتے تھے۔ آج چند ماہ میں ان کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہونچادیا جاتا ہے۔

## ہر سانس کی تباہی کا سامان انٹرنیٹ پر موجود ہے

رحیمی شفا خانہ بنگلور میں انٹرنیٹ کا کنکشن لیا۔ اس وقت عملہ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا: انٹرنیٹ پر ہزاروں لاکھوں قسم کے بے شمار فحاشی لیٹریچرس کا سیلاب ہے۔ اور



ایسی تصاویر اور ایسے مناظر اس میں فیٹ کئے گئے ہیں جو نوجوانوں کو شہوت کے عمیق غار میں ڈھکیل کر ان کے مستقبل کو قطعی تاریک کردیتے ہیں اور ان کے والدین، سرپرستوں نے یا انہوں نے اپنے لئے جو خوبصورت خواب دیکھے ہوئے ہیں وہ ہمیشہ کیلئے سراب ہوجاتے ہیں۔ ان کی تفصیلات کوئی شریف آدمی اپنے قلم سے قلم بند نہیں کرسکتا۔ کیوں کہ زندگی کے ہر موڑ پر بلکہ یہ کہئے کہ زندگی کے ہر سانس کی تباہی کا سامان انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ اس لئے خوف خدا دل میں بسا کر اس کا استعمال کریں۔

## قومی ترقی کے نام پر عیسائی اسکولوں میں مسلم بچوں کے داخلے

دارالعلوم محمدیہ بنگلور کے تحت ڈی ایم کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کے افتتاحی پروگرام کے موقع پر حبیب الامت ارشاد فرمایا: میں بڑی صفائی کے ساتھ کہتا ہوں۔ خواہ کسی کو برا لگے کہ آج ہمارے یہاں بھی قومی ترقی اور علمی ترقی کے نام پر کچھ علماء کرام نے اپنے بچوں کو بڑے بڑے عیسائی اسکولوں میں داخل کررکھا ہے جہاں وہ بڑی فیس دے کر بچوں کو تعلیم دلا رہے ہیں۔ ان کے عقائد کو بگاڑ رہے ہیں۔ عقیدہ تثلیث ان کے ذہنوں میں بٹھایا جارہا ہے اور بائبل کے اقتباسات ان کو پڑھائے جارہے ہیں۔

## کمپیوٹر پر کام کرنے والے افراد کی روحانی تربیت کی جائے

مزید ارشاد فرمایا: کمپیوٹر اور انٹرنیٹ استعمال کرنے والے افراد کو سمجھایا جائے کہ وہ دینی ضرورت کے تحت محدود پیمانے پر اس کا استعمال کریں اور پھر اسے بند کرکے رکھ دیں۔ اسی طرح کمپیوٹر پر کام کرنے والے اپنے اراکین کی نگرانی بھی کی جائے اور انٹرنیٹ کے گندے پروگراموں کو جام کرنے کی ترتیب بھی بنائی جائے اور کمپیوٹر پر کام کرنے والے افراد کی روحانی تربیت کا خاص اہتمام کیا جائے۔

## کمپیوٹراورانٹرنیٹ دینی فوائد کے لئے استعمال کرنا عبادت

مزید ارشاد فرمایا: اسی طرح سے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ چلانے اور استعمال کرنے سے پہلے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی، خوف خداوندی سے سرشار کرلیا جائے، دوزخ کے عذاب کا ادراک کیا جائے کہ بد عملی سے آگ میں جلنا پڑے گا اور جنت کی دائمی نعمتوں کا خیال اور دھیان دل میں جمالیں کہ ہر اچھے اور نیک عمل کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہے، پس اگر ہم انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کو دینی ملی اور قومی فوائد کیلئے استعمال کریں گے تو ہمارا یہ عمل بھی عبادت بن جائے گا اور تباہی سے محفوظ ہو جائیں گے۔

## جن کاموں سے عقائد پر ضرب آئے انہیں ترک کریں

ارشاد فرمایا: اس بات پر یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا کام ان کے مقدر میں رکھا ہے اتنا ہی وہ کر سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ اسلئے جہاں تک جائز اور صحیح راہ پر چل سکتے ہیں اور انٹرنیٹ کو استعمال کر سکتے ہیں۔ وہاں تک استعمال کریں۔ باقی جہاں محسوس ہو کہ اس سے ہمارے عقائد اور اعمالِ صالحہ پر ضرب آئے گی وہاں اس کو ترک کر دیں اور اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانیں وہ دیکھ رہا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

## دینی شعور نہ رکھنے والوں کو انٹرنیٹ سے دور رکھا جائے

ڈی ایم کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ بنگلور کے اساتذہ کو ارشاد فرمایا: مکمل دینی شعور اور تربیت نہ رکھنے والے افراد اور کم عمر بچوں کو ہرگز انٹرنیٹ استعمال نہ کرنے دیا جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس شعبہ کا نگراں جہاں اس کا ماہر ہو وہاں اس کے اندر تقویٰ پرہیزگاری کے جذبات بھی ہوں۔ کہ وہ کسی بھی وقت شیطان کے بہکائے میں



آ کر پورے شعبہ کو تباہ و تاراج نہ کر سکے۔ ورنہ یہ ترقی کے نام پر ہونے والے کام کاج جہنم کے راستہ پر لیجانے کا ذریعہ بنیں گے۔

## شیطان نہایت چال باز ہے

ارشاد فرمایا: شیطان نہایت چالباز ہے۔ وہ عابد کو عبادت کے ذریعہ زاہد کو ریاضت کے ذریعہ، عالم کو علم کے ذریعہ، صوفی کو تزکیہ کے ذریعہ، سخی کو سخاوت کے ذریعہ، غرض آدمی جس راستہ کو زیادہ پسند کرتا ہے اسی راہ کے ذریعہ انسان کو بھٹکانے اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

## داڑھی مرد کی زینت اور خوبصورتی ہے

ارشاد فرمایا: اس زمانہ کے نوجوانوں کو سن کر تعجب ہوگا کہ اسلام کے کٹر دشمن۔ عقبہ، شیبہ، ابوجہل، ابولہب بھی داڑھی رکھتے تھے۔ گویا داڑھی ہر مرد رکھنا ضروری سمجھتا تھا۔ کیوں کہ عورتوں کو سر کے بال سے اللہ تعالیٰ نے زینت بخشی اور داڑھی سے مردوں کو وقار عطا فرمایا۔ مردوں کے چہروں پر داڑھی سے رعب و دبدبہ اور چہرے کی خوبصورتی قدرتی امور میں سے ہے۔

## جن لوگوں کو داڑھی ناپسند ہے وہ غور کریں

ارشاد فرمایا: آج جو لوگ یعنی مسلمان اپنے چہروں کو داڑھی سے مزین نہیں رکھنا چاہتے۔ اور دشمنانِ اسلام کی تقلید کرتے ہیں وہ اس معاملہ میں ابوجہل ابولہب سے بھی بدتر نمونہ ہیں کہ ان لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا اور آخر تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی لیکن داڑھی جیسی قدرتی نعمت اور عطا کو اپنے چہروں سے علیحدہ نہ کر سکے۔

# فرعون بھی داڑھی رکھتا تھا

ارشاد فرمایا: تاریخ کا بدترین انسان جس کو دنیا فرعون کے نام سے یاد کرتی ہے جس نے بنی اسرائیل پر عرصہ حیات تنگ کردیا تھا اور ہزاروں نوزائدہ بچوں کو ہلاک کردیا تھا۔اور خود کو ''انا ربکم الاعلی'' کہتا تھا۔ایسا بدترین انسان بھی داڑھی رکھتا تھا۔اس کی حیات کے دیگر تذکروں کے ساتھ داڑھی کا اور داڑھی میں ہیرے جواہرات کے موتیوں کا بھی ذکر ملتا ہے۔

# شرک سے نفرت انسان کی شرافت اور ایمان کا تقاضہ

ارشاد فرمایا: انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ وہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور وحدہ لاشریک لہٗ کی پوجا کے بارے میں تعلیم دیتے ہیں کہ پوجا کرنے اور عبادت کرنے کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک ہے۔انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا بنایا ہے اور اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے خاص کردیا ہے۔اور شرک کو حرام کردیا ہے۔یہ انسان کی شرافت اور ایمان کا تقاضہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کو اپنا رب اور اپنا الٰہ تسلیم نہ کرے۔اور اپنے سر اور پیشانی کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے سامنے نہ جھکائے۔

# آخرت کی ہر چیز دائمی ہے

ارشاد فرمایا: دنیا کی تکالیف آخرت کی نعمتوں اور آسائشوں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔اسی طرح دنیا کی نعمتیں آخرت کی تکالیف کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔پھر دنیا کی نعمتیں اور دنیا کی تکلیفیں تو بہرحال ایک نہ ایک فنا ہوکر رہیں گی لیکن آخرت کی ہر چیز دائمی ہے یہاں کی نعمتیں یہاں کی چیزیں یہاں رہنے والے انسان ایک نہ ایک اس حد کو پوری کرلے گا اور چیز ختم ہوجائے گی۔



# وضو سے روح کو تازگی ملتی ہے

حبیب الامت نے ارشاد فرمایا: وضو اتنا مبارک عمل ہے کہ اس کی برکت سے ایک نماز سے دوسری نماز تک کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔روح میں تازگی آجاتی ہے اور قیامت کے دن امتِ محمدیہ وضو کے نور سے پہچانی جائے گی۔

# ضمیر کو صاف وشفاف کرنے کا طریقہ

ارشاد فرمایا: دعا کا خاص تعلق توبہ سے ہے کیونکہ گناہگار ضمیر کی دعا مخلص نہیں ہوسکتی اور ضمیر کو از سرنو صاف وشفاف کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے،توبہ! دعا وہ ہے کہ اپنے گناہوں کی معافی کیلئے کی جائے۔تب ہی اللہ کی رحمت متوجہ ہوسکتی ہے۔اسی لئے بندے کو جو پہلا سبق سکھایا گیا ہے۔وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔

# صرف زبان سے توبہ کرلینا کافی نہیں

ارشاد فرمایا: صرف زبان سے توبہ کرلینا کافی نہیں ہے بلکہ دل سے کرے تب جاکر وہ توبہ قبول ہوتی ہے۔بہتر ہے کہ گناہوں کا کفارہ ادا کرے۔صدقہ وخیرات کرے، روزہ ونوافل کا اہتمام کرے۔

# لڑکیوں کی تعلیم غیر ضروری سمجھتے ہیں

ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو خصوصیت کے ساتھ لڑکیوں کی تعلیم پر توجہ دینا چاہیے، بچوں کی غفلت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ والدین لڑکیوں کی تعلیم کو غیر ضروری سمجھتے ہیں، کچھ والدین ایسا بھی سوچتے ہیں کہ جلد یا بدیر لڑکی کی شادی کرنا ہے تو پھر اس کی تعلیم

پر کیوں خرچ کیا جائے؟ گویا کہ لڑکی ایک پرایا دھن ہے جب وہ دوسروں کے گھر جائے گی تو اس کو پڑھانے سے والدین اور گھرانے کا کیا فائدہ؟

## لڑکی پیدا ہو تو سوگ مناتے ہیں

ارشاد فرمایا: گھروں میں جو لڑکیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے وہ نہایت قابل افسوس ہے، لڑکی پیدا ہو جائے تو سوگ مناتے ہیں استغفر اللہ! لڑکیوں کی تعلیم کے بے شمار فوائد ہیں، اول یہ کہ لڑکی تعلیم حاصل کرتی ہے تو اس کی وجہ سے سارا ماحول بدلا بدلا اور سدھرا سدھرا ہوتا ہے، اپنے علم کی روشنی میں وہ اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کو ایک حدتک کنٹرول رکھ سکتی ہے اور بسا اوقات اپنے والدین کو بھی اخلاق، نرم مزاجی، خلوص، ہمدردی اور میل ملاپ کے تقاضوں سے آگاہ کر سکتی ہے۔ اگر لڑکی عالمہ، فاضلہ یا گریجویٹ ہے تو آج کل کے ماحول میں اس لڑکی کی زیادہ قدر و منزلت ہے، رشتہ داروں اور اپنوں میں اس کی رائے کی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ تعلیم نے لڑکی کا دماغ روشن کر دیا ہے۔

## لڑکی پرایا دھن نہیں

ارشاد فرمایا: تعلیم یافتہ لڑکی جب ماں بن جاتی ہے تو اپنے بچوں کی پرورش دیکھ بھال، ان کی صحت واخلاق کا خیال رکھنے میں کسی جاہل اور ان پڑھ عورت سے کئی گناہ لائق اور بہتر ثابت ہوتی ہے، اس طرح ایک نئی نسل کی ترقی، تعلیم اور خوش حالی میں تعلیم یافتہ لڑکی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور یہ کوئی پرایا دھن نہیں بلکہ والدین کا ایسا دھن ہے جس سے مسلسل فائدہ ہوتا ہے، اگر والدین دیانت داری اور انصاف سے معاملہ پر غور کریں تو وہ بھی اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ لڑکی واقعی پرایا دھن نہیں ہے۔



## والدین لڑکی کا صحیح صحیح حق ادا کریں

ارشاد فرمایا: یہ بات بھی قابل غور ہے کہ لڑکے کی بہ نسبت لڑکی میں والدین سے محبت اور الفت اور خدمت کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اور گھر والوں کے ساتھ ہر حال میں صبر وشکر کے ساتھ گذارا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے، مصیبت اور تکلیف کے وقت مزاج میں تحمل اور برداشت کی جو کیفیت لڑکی میں ہوتی ہے اس سے لڑکے اکثر محروم ہوتے ہیں اس لئے لڑکی کو اگر تعلیم سے آراستہ کر دیا جائے تو اس کی صلاحیت، صبر وشکر اور خوش اخلاقی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، جو والدین لڑکی سے امتیازی سلوک کرتے ہیں اور ایک قسم کا تعصب رکھتے ہیں اس کی کھل کر مذمت کرنی چاہئے تا کہ نا سمجھ والدین اپنی بیٹی کا حق صحیح صحیح ادا کرنے پر مجبور ہوں۔

## لڑکا نعمت ہے تو لڑکی بھی

ارشاد فرمایا: بلاشبہ لڑکا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لیکن والدین کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ لڑکی بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی نعمت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں لڑکی پیدا ہو اس گھر والوں کو میرا اسلام پہونچے۔ اللہ اکبر! کیا یہ سعادت لڑکے کی ولادت پر مل سکتی ہے؟ والدین اس پر غور کریں۔

## عورتوں کا اہم کردار

ایک خصوصی مجلس سے خطاب فرمایا: خواتین وحضرات! اس میں کوئی شک نہیں کہ عورت جب علوم وفنون سے آراستہ ہوتی ہے تو ایک خاندان آباد ہوتا ہے اور جب خاندان ایک خوبصورت اور صالح معاشرہ میں تبدیل ہوتا ہے تو ایک پاکیزہ اور متوازن

دنیا وجود میں آتی ہے اور کامیاب زندگی کی شروعات یہیں سے ہوتی ہے، تہذیب وتمدن کی دَین میں عورت ہی کا ہاتھ ہے، جملہ کامیابیوں اور جملہ ایجادات میں عورت کا کردار اہم رہا ہے۔ وہ کارنامے جن کا سہرا بعد میں مردوں کے سر بندھا عورت ہی کی وجہ سے سرانجام پائے، یہ عورت ہی کی روحانی پختگی کا ثمرہ تھا کہ تاریخ ساز شخصیات نے اس کی کوکھ سے جنم لیا اور اس کائنات کو انقلابات سے روشناس کرایا۔

## عورت ایثار وقربانی کا مجسمہ

ارشاد فرمایا: تعلیم یافتہ عورتوں میں چند خصوصیات پائی جاتی ہیں، ان کا شعور، ادراک، احساس، دور بینی معاشرہ میں خاص مقام رکھتی ہیں، ایثار وقربانی عورت کا خاص شیوہ ہے، ان ہی خصوصیات کی وجہ سے عورت کو زندگی کی رعنائی اور خوشبو جیسے القاب سے نوازا گیا ہے، دنیا کے دوسرے نظاموں نے عورت کی تعلیم کو ایک ضرورت سمجھا جبکہ اسلام نے عورت کی تعلیم کو فرض کا درجہ عطا فرمایا، اسی لئے خلافتِ راشدہ کے زمانے میں مسلمانوں میں تعلیم اتنی عام ہوچکی تھی کہ شاذ ونادر ہی کوئی مسلمان غیر تعلیم یافتہ ملتا تھا۔

## تعلیم انسان کو سربلندی عطا کرتی ہے

ارشاد فرمایا: تعلیم انسان کو فرش خاکی سے اٹھا کر عرش کی بلندی پر پہونچا دیتی ہے، فکر وتدبر کی نعمت عظمیٰ بھی تعلیم سے ہی حاصل ہوتی ہے، انسان ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے خلافت، سیاست، قیادت، امامت کے منصب عظمیٰ پر فائز ہوتا ہے، اگر انسان تعلیم سے مزین ہوجائے تو ہوا کے رُخ کو موڑ سکتا ہے، جان ومال کا صحیح استعمال کرسکتا ہے، سوسائٹی میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاسکتا ہے۔



## تعلیم نسواں کی اہمیت کو سمجھیں

ارشاد فرمایا: یاد رکھئے! اگر مسلمان کو اقوام عالم میں اپنی سیادت وقیادت کو بحال کرنا ہے اور منصب امامت وخلافت کی بازیابی کی خواہش ہے تو ایک بار پھر ہمیں پوری قوت وطاقت کے ساتھ تعلیمی میدان میں آکر انقلاب برپا کرنا چاہئے اور تعلیم نسواں کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر اولین فرصت میں توجہ دینی چاہئے تاکہ اسلامی اور ملی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو۔

## تعلیم نسواں پر اسلام نے زور دیا ہے

ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے لڑکیوں کی تعلیم پر توجہ اس لئے ضروری ہے کہ اسلام سے زیادہ کسی اور مذہب نے تعلیم نسواں پر اس قدر زور نہیں دیا تھا۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ مذہبی امور کے رکیک نکات پر اپنے والد سے گفتگو کرتی تھیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی حضرت اسماء علم کے موتی رولتی تھیں، قرونِ اولیٰ کی عورتیں علوم وفنون میں کسی سے پیچھے نہیں تھیں، حدیث، فقہ، شعر وادب کے شعبہ جات میں ان کا برابر کا حصہ تھا۔

## اقراء کی تعلیمی تحریک

ارشاد فرمایا: دین اسلام نے دنیائے انسانیت کو ’’اقراء‘‘ کی تعلیمی تحریک سے روشناس کرایا، علم کے زیور سے آراستہ کیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ اسلام سے زیادہ کسی بھی مذہب نے عورت کی تعلیم کو ضروری قرار نہیں دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمی تحریک کا سحر تھا کہ جہالت وغوایت آناً فاناً دور ہوئی اور ایک مختصر سی مدت میں دنیا کی کایا پلٹ گئی۔☆

# بیوی زندگی کی بہترین ساتھی

ارشاد فرمایا: یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وتربیت کا فیضان تھا کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے والوں کو معلوم ہوگیا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے، بیوی زندگی کی بہترین ساتھی ہے، بیٹی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، عورت گھر کی ملکہ ہے، انبیاء اور پیغمبروں کو اپنی آغوش میں پالنے والی مرد کی زندگی میں برابر کی حصہ دار ہے۔

# الفت و پیار کا سرچشمہ

ارشاد فرمایا: یہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی معجزہ ہے کہ عرب کے بدوؤں کو معلوم ہوگیا کہ عورت خالق کائنات کا ایک عظیم شاہ کار ہے، مسرت وانبساط کا خزانہ ہے، الفت و پیار کا سرچشمہ ہے، غرض یہ اعلیٰ مقام عورت کو اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب کہ وہ تعلیم یافتہ ہو، زندگی کے بہت سے شعبوں میں عورت نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

# تاریکی سے روشنی کی طرف

ارشاد فرمایا: جب ہم اپنی محنت کی گاڑھی کمائی سے اپنی بچیوں کو بہترین غذا مہیا کرسکتے ہیں، ان کو بہترین پوشاک پہنا سکتے ہیں، قیمتی زیوران کو خرید کردے سکتے ہیں، ان کی ضد پوری کرسکتے ہیں، ان کی بیماری پر علاج کے لئے پیسہ خرچ کرسکتے ہیں، راتوں کی نیند ان کے لئے قربان کرسکتے ہیں تو کیا ان کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف نہیں لاسکتے؟ ضرور لاسکتے ہیں صرف تھوڑا سا ارادہ کرنے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆



# مسلم بچیوں کے جوہر

ارشاد فرمایا: مسلم بچیوں میں اتنے جوہر ہیں کہ ان کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کردیا جائے تو وہ آفتاب چند ماہتاب بن جائیں اور ان کی زندگی میں ایسا انقلاب آجائے کہ ان کی کوکھ سے پھر صلاح الدین ایوبیؒ، ظہور الدین زنگیؒ، قاسم نانوتویؒ، رشید احمد گنگوہیؒ، اشرف علی تھانویؒ، حسین احمد مدنیؒ، سرسید احمدؒ، مسیح اللہ خانصاحبؒ اور زکی الدین احمد جیسی اولاد پیدا ہوسکتی ہے۔

# لڑکیوں کا تعلیمی حق

ارشاد فرمایا: خدارا عورتوں کو صرف اولاد جننے اور پالنے کا ذریعہ نہ بنائیں، بلکہ کوشش کریں کہ اکیسویں صدی کی مسلم ماں، مسلم بیٹی، مسلم بہن، مسلم بیوی ایسی پیدا ہوں جو حافظِ قرآن بھی ہوں، عالمِ دین بھی ہوں، عابدہ اور زاہدہ بھی ہوں، میدان کارزار میں شامل ہونے والی مجاہدہ بھی ہوں، متقی اور پرہیزگار بھی ہوں، یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب مخلصانہ کوشش کے ذریعہ لڑکیوں کا تعلیمی حق ادا کیا جائے۔

# اسلام مکمل نظام حیات ہے

ارشاد فرمایا: اسلام دین فطرت ہے، ایک مکمل ضابطہ حیات اور مکمل نظام حیات ہے، اس کے تمام تر احکامات فطری حقیقتوں اور تقاضوں پر مبنی ہیں، اسی لئے اسلام نے علم کی ترغیب دینے اور فضیلت بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر اسے فرض کا درجہ عطا کیا ہے۔

# تعلیم کو گھر گھر پہونچائیے

ارشاد فرمایا: تعلیم کو گھر گھر پہونچانے اور اس تحریک کو عام کرنے کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی طریقے اپنائے، بدر کے پڑھے لکھے قیدیوں کا فدیہ یہ تھا کہ ہر ایک قیدی دس مسلم بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں اور قید سے آزاد ہو جائیں۔

# اولاد کی تعلیمی ترقی

ارشاد فرمایا: علم جیسی انمول دولت کو جس نے فرشتوں سے انسان کی بزرگی اور برتری منوائی، جو جہالت کا خاتمہ کرتی ہے، انسانی ذہن کو فکر وتدبر کی صلاحیت دیتی ہے، اوہام اور خرافات کے بندھنوں سے چھٹکارا دلاتی ہے، یہ صرف مردوں کے لئے مخصوص نہیں عورتوں کے لئے بھی علم حاصل کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ مردوں کے لئے۔

گھر کی ذمہ داری، دیکھ بھال، بچوں کی تعلیم وتربیت خصوصاً اس مشینی دور میں تو عورت کے کندھوں پر ہے جب تک عورت میں بچوں کی تعلیم کا شعوری احساس نہ ہو، اولاد کی تعلیمی ترقی ناممکن ہے۔

# بات کو سمجھنے کا سلیقہ

ارشاد فرمایا: عورتوں کی تعلیم سے گھر کی اصلاح، خاندان اور معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے، آئے دن گھریلو جھگڑوں، ناچاقیوں سے تعلیم روکتی ہے، یہ بات سب کو معلوم ہے کہ معاشرہ میں علم سے آراستہ وپیراستہ عورتوں کی ہمیشہ قدر کی جاتی ہے اور کی جاتی رہے گی، جاہل، گنوار، پھوہڑ عورتیں کبھی پسندیدہ نگاہوں سے نہیں دیکھی گئیں، غلط رسم ورواج، بیکار کام وکاج، کمزور عقیدگی، اوہام وخرافات پسندی جاہل



عورتوں کا شیوہ ہے، جہاں علم ہے اور بات کو سمجھنے کا سلیقہ ہے، ان خاندانوں سے ان خرافات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

# کار نبوت میں معاونین

ارشاد فرمایا: ازواج مطہرات میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بعد پیارے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت میمونہؓ اور حضرت اسماءؓ کو زیادہ چاہتے تھے، اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ یہ سب کار نبوت میں معاون رہی ہیں، ان کے اندر علم کے ساتھ عمل بھی تھا، تقویٰ اور پرہیزگاری اور توکل علی اللہ میں یگانہ روزگار تھیں۔

بعض نسوانی مسائل کے سمجھنے اور جاننے میں حضرت عائشہؓ سے صحابیات مدد لیتی تھیں اس لئے انہیں امہات المومنین اور صحابیات میں اعلیٰ وارفع مقام ملا ہے۔

# اسلام سراپا علم وعمل ہے

ارشاد فرمایا: اسلام سراپا علم وعمل ہے، صنف نازک کو تعلیم کی زیادہ ضرورت ہے علم کے سیکھنے اور سکھانے میں کسی کو روک ٹوک نہیں، قرآن مجید کی کوئی آیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث عورتوں کو تعلیم اور تعلم سے نہیں روکتی، اسلام پر عمل پیرائی کے لئے علم کی اشد ضرورت ہے، عورت تو وہ تیراک ہے جو خود بھی ڈوبنے سے بچ سکتی ہے اور دوسروں کو بھی بچا سکتی ہے، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام تنگ نظر ہے، اسلام میں عصری علوم کی گنجائش نہیں ہے اور سن بلوغ کو پہونچنے کے بعد لڑکیاں علم وہنر حاصل نہیں کرسکتیں، یہ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے، اگر صحابہ کرام اور بزرگان دین کی عورتوں کے حالات پر اور ان کی سیرتوں اور زندگی کے گوشوں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم

ہوگا بہت سی عورتیں کسی نہ کسی علم وہنر اورفن سے ضرور وابستہ رہی ہیں اور وہی ان کا شغل رہا ہے ، جامعہ ملیہ دہلی کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے بطل حریت شیخ الہند حضرت مولانا محمودالحسن صاحب دیوبندی نوراللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا تھا ، جولوگ یہ کہتے ہیں کہ علمائے حق انگریزی اورعصری علوم کے مخالف ہیں یہ سراسر غلط ہے ، علماء نے کبھی انگریزی یا عصری علم سیکھنے اورسکھانے کی مخالفت نہیں کی ۔

## علم مسلمان کی میراث ہے

ارشادفرمایا: علم مسلمان کی اصل میراث ہے جوعلم انسان کودین ومذہب اورخدا ورسولؐ سے دورکرنے کا ذریعہ بنے وہ علم نہیں جہل ہے لہٰذا انگریزی یا کوئی بھی عصری علوم ہوں ، ان کو حاصل کرنے میں یہ نیت شامل ہونی چاہئے کہ اس علم سے اسلام کی ترویج واشاعت کا کام لوں گا تو وہ علم منزم من اللہ ہے ۔

## علم وہنر میں فی نفسہ کوئی خرابی نہیں

ارشادفرمایا: علم وہنر میں فی نفسہ کوئی خرابی نہیں ، کوئی بگاڑ نہیں ، یہ جو کہا جاتا ہے کہ تعلیم سے لڑکیاں آوارہ ہوجاتی ہیں اپنی عزت وشرافت وحرمت کومحفوظ نہیں رکھ سکتیں تو یہ خیال غلط ہے، دراصل بگاڑ اورآوارگی کا مآخذ آزاد وخیالی اور بے راہ روی اورغلط تربیت کانتیجہ ہے، لڑکوں کی بھی مناسب تربیت نہ ہوتو وہ اچکّے ، لچّے لفنگے بن جاتے ہیں، تو کیا اب تعلیم کوقصوروار ٹھہرائیں گے؟

آج کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جو بدچلنی کا مزاج بنتا جارہا ہے اس کے لئے تعلیم خطاوار نہیں بلکہ وہ ماحول جوانسانیت سے بیزار کرتا ہے، خطاکار ہے، ابھی پچاس سال پیچھے چلئے اور کسی بھی قوم اورمذہب کے طالب علم کودیکھئے اس میں آوارگی کا شائبہ



تک نہیں ملے گا، کیوں؟ اس لئے کہ ان کی تعلیم ، مہذب اورشائستگی کے ماحول میں ہوئی تھی اس لئے وہ آج کے ماحول کوناپسند کرتے ہیں۔

## سلیقہ علم سے حاصل ہوتا ہے

ارشادفرمایا: قوم کی بچیاں کسی کی بیٹی ، کسی کی بہن اورآئندہ چل کرکسی کی بیوی اور ماں کہلاتی ہے، مختلف کرداروں کواسلام کے طریقے پر نبھانے کا سلیقہ علم کی روشنی سے حاصل ہوتا ہے ، زندگی میں بھائی بہن، شوہر، بچوں کے حقوق اوروالدین کا پاس ولحاظ تعلیم یافتہ لڑکی کے لئے آسان ہوتا ہے۔

## جاہل لڑکی ناپسندیدہ شئے

فرمایا: لڑکیوں کی اصلاح علم کے بغیر ناممکن ہے، جاہل لڑکی نہ صرف اپنے لئے بلکہ خاندان اورقبیلہ کے لئے بھی ناپسندیدہ شئے سمجھی جاتی ہے، علم کے بغیر بچی کا دین تو تباہ ہوتا ہی ہے اس کے ساتھ اس کی کوکھ سے پیدا ہونے والی اولاد بھی جہالت کا شکار ہوجاتی ہے۔

☆☆☆

## تعلیم سب سے بہتر عطیہ

فرمایا: والدین کا یہ فرض اولین ہے کہ اپنی اولاد کو بالخصوص لڑکی کوتعلیم سے آراستہ کریں ، کیونکہ اس سے بڑھ کروالدین کا کوئی عطیہ بچیوں کے لئے نہیں ہوسکتا، تعلیم کواپنی بچیوں کارہبر بنائیں جوان کی دنیا وآخرت میں مکمل رہبری کرے۔

## زندگی کے معیار کے لئے تعلیم لازم

ارشاد فرمایا: یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ فیشن پر، ملبوسات پر، زیور پر تو روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے اور زندگی کا معیار بنانے کے لئے تعلیم کے حصول پر رقم خرچ کرنا عیب سمجھا جائے یا بوجھ تصور کیا جائے، اس بات کا جائزہ لینا ہوگا کہ ہر ماہ کتنی چیزیں فیشن کے طور پر خریدی جاتی ہیں، اگر اس میں کمی کر کے اُسی رقم کو درس وتدریس پر خرچ کریں تو کتنا اچھا ہو۔

## تعلیم عبادت ہے

ارشاد فرمایا: جب تک ہم لڑکیوں کی تعلیم کو عبادت سمجھ کر نہیں انجام دیں گے، ان کے ذہن و دل و دماغ کو علم سے ہنر سے اور اخلاق سے مزین کرنا اپنا اخلاقی فریضہ تصور نہیں کریں گے، اس وقت تک خاطر خواہ نتائج نکلنے کی امید نظر نہیں آئے گی، بچیوں کی تعلیم عام کرنے میں ملت کے ہر فرد کو حصہ لینا چاہئے، مالدار افراد، کمپنی، اور فیکٹریوں کے مالکان، سیاسی لیڈران، پروفیسرس، وکلاء، جسٹس اور بڑے بڑے کسان، تاجر حضرات غرض ملت میں ہر قسم کا طبقہ اپنے اپنے طور پر اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی آخرت کا بہترین توشہ یہی ہے کہ کم از کم ایک غریب بچی کی تعلیم کی کفالت کو ضروری سمجھیں اور زندگی کے فرائض میں اس کا شمار کریں۔

## یہ پوچھنے کی توفیق نہیں ہوتی؟

ارشاد فرمایا: آج ہم یہ تو پوچھتے ہیں کہ آپ کے پاس کتنی کاریں، کتنے نوکر چاکر ہیں؟ کتنی بیگہ زمین ہے اس میں کیا فصل ہوتی ہے؟ کتنے ٹریکٹر ہیں؟ کتنی بھینس اور بیل



ہیں؟ دکان کیسی چل رہی ہے؟ وغیرہ وغیرہ لیکن افسوس کبھی ہمیں یہ پوچھنے کی توفیق نہیں ہوتی کہ آپ کتنے مدرسوں کو امداد کرتے ہیں؟ آپ کتنی بچیوں کو تعلیمی وظیفہ دے رہے ہیں؟ یا آپ کا اگر مدرسہ ہے تو کتنی بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟ اور کتنی بچیاں فرسٹ ڈویزن سے پاس ہوئی ہیں؟ آپ کے گاؤں یا قصبہ میں کتنے مسلم نوجوان گریجویٹ ہیں؟ کتنے علماء حفاظ اور قراء ہیں؟

## اسکولوں اور مدارس کی ضرورت

ارشاد فرمایا: دوستو! تعلیمی بیداری کا آنا قوم کے زندہ ہونے کا ثبوت ہے، ایک اہم بات یہ ہے کہ آج مسلم قوم کو اپنے ہی اسکول اور مدرسوں کی ضرورت ہے کیونکہ سرکاری مدرسوں میں ہمارے بچے اور بچیوں کی صحیح تعلیم و تربیت نہیں ہو رہی ہے، وہاں ہماری تہذیب، ہماری تاریخ، ہماری روایات، ہماری مادری زبان سے روشناس نہیں کرایا جاتا، ظاہر ہے بچی یا بچہ جس قوم کے اسکول میں پڑھے گا وہ بڑا ہو کر اسی قوم کی ترجمانی اور وکالت کرے گا، اس لئے ضروری ہے کہ مسلم درسگاہوں کا ہر ہر گاؤں، ہر ہر قصبہ اور ہر ہر شہر میں انتظام ہونا چاہئے، درسگاہوں کا تعلیمی، انتظامی معیار بلند تر ہونا چاہئے، معقول تنخواہ دے کر خدا ترس اور دردمند دل رکھنے والے اساتذہ کا تقرر کیا جائے جو اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے تعلیمی خدمات انجام دیں، اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں علم کی قدر پیدا فرمائے۔ آمین

## عورت معاشرہ کی پاکیزہ علامت

ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا اور اس کیلئے جدوجہد کرنا مرد وعورت پر فرض ہے کیوں کہ عورت معاشرہ کی پاکیزہ علامت ہے اور انسان کی تعلیم و پرورش میں عورت کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے اس لئے عورتوں کی تعلیم کا انتظام اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔

## تعلیم دنیا بھی ہے اور آخرت بھی

ارشاد فرمایا: تعلیم وتعلم سے ایمان کی اصل اور عقائد کی روح حاصل ہوتی ہے، تعلیم ہماری دنیا بھی ہے اور آخرت بھی، تعلیم تہذیب بھی ہے اور اخلاق بھی، تعلیم ہماری ساری ترقی کا دارومدار ہے اور یہی مغفرت اور نجات کا ذریعہ ہے، یہی تعلیم دوزخ سے بچنے کا راستہ دکھاتی ہے اور جنت کے راستے پر گامزن کرتی ہے۔

## ماحول نیک تو معاشرہ بھی صحیح

ارشاد فرمایا: امام بخاریؒ نے چودہ سال کی عمر میں اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے آٹھ سال کی عمر میں علم حاصل کرنے کے لئے سفر کیا، یہ ان کی والدہ کی تربیت کا صدقہ تھا، ابن الجوزیؒ کی تعلیم وتربیت میں ان کی پھوپی کی آغوش شفقت کا بڑا حصہ تھا، ابن صبیعہؒ جیسے جید عالم کی بہن اور بیٹی دونوں علم طب کی ماہر تھیں، امام ابن عساکرؒ نے فن حدیث کی تعلیم جن اساتذہ سے حاصل کی ان میں قابل ذکر تعداد عورتوں کی تھی، یعنی اس زمانے میں ہر گھر مسلمان لڑکیوں کے لئے مدرسہ کی حیثیت رکھتا تھا، آج کے دور میں مسلمان بچیوں کے لئے مدرسوں، اسکولوں اور کالجوں کی ضرورت ہے کہ دین کے سائے میں جو دنیاوی تعلیم بھی دی جاتی ہے اس سے عورت میں دین کی سمجھ اور دنیاداری کا سلیقہ آتا ہے، ماحول نیک ہوگا تو معاشرہ بھی صحیح ہوگا۔

## خواتین کی تعلیم کا مطلب معاشرہ کی تعلیم

ارشاد فرمایا: تعلیم مہذب انسان کی بنیادی ضرورت ہے، گویا تعلیم ہی تہذیب کا چراغ روشن کرتی ہے اور اس چراغ کو روشن رکھنے اور چراغ سے چراغ جلانے کی



ذمہ داری ماں پر ہوتی ہے جیسی ماں ہوتی ہے ویسا ہی گھر ہوتا ہے، ماں کون بنتی ہے؟ لڑکی۔ آج ہماری گود میں جو بچیاں کھیل رہی ہیں وہی کل کے بچوں کی ماں بنیں گی اور وہی اپنے گھروں میں تہذیب کے چراغ روشن کریں گی، تو خواتین کی تعلیم کا مطلب ہے معاشرہ کی تعلیم!

## بچے کی تعلیم ماں کی گود سے

ارشاد فرمایا: بچے کی تعلیم ماں کی گود سے شروع ہوتی ہے، ایک پرندہ جس طرح اپنے گھونسلے میں چین اور سُکھ کی زندگی بسر کرتا ہے وہی حال بچے کا اپنی ماں کی نرم گرم اور محبت بھری گود میں ہوتا ہے وہ اپنے والدین بالخصوص ماں سے تہذیب اور اخلاق کا درس لیتا ہے، وہ پیدائش کے وقت اپنی صورت اور سیرت کے اعتبار سے فرشتہ ہوتا ہے لیکن ماں اپنے طرز عمل کو نمونہ بنا کر اسے انسانیت سکھا سکتی ہے یعنی ماں گھر کے ماحول کو سازگار بنا کر بچے کے دل میں فطرتاً ہمدردی، محبت، صداقت، خدمت اور میل ملاپ کے جذبات ابھار سکتی ہے۔

## تعلیم یافتہ ماں سینکڑوں اساتذہ سے بہتر

ارشاد فرمایا: بچہ فطرتاً سب سے زیادہ ماں کے قریب ہوتا ہے اور ماں ہی کو وہ اپنا غمخوار اور ہمدم سمجھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بچے کو سب سے زیادہ اپنی ماں پر بھروسہ ہوتا ہے، وہ سب سے زیادہ ماں ہی سے سیکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ بچے کی سیرت میں ماں کی سیرت کی جھلک بآسانی دیکھی جا سکتی ہے۔ بچے کو ماں کے ذریعہ جو تعلیم ملتی ہے وہ عمر بھر کام آتی ہے۔

ایک مشہور مفکر اور ماہر تعلیم کا قول ہے کہ ایک اچھی ماں، صحیح معنوں میں تعلیم یافتہ ماں، سینکڑوں استاذوں سے بہتر ہوتی ہے اور ایک اچھا گھر، مہذب گھر، سینکڑوں مدرسوں سے اچھا ہوتا ہے۔

## ماں سے محبت باپ سے عزت

ارشاد فرمایا: مختصر یہ کہ ماں سے بچے کو محبت کا سبق ملتا ہے اور باپ سے عزت کا، اور یہ دونوں چیزیں ہماری مذہبی اور قومی ضرورت ہیں، ایمانداری، دینداری اور شرافت جیسی نعمتوں کو حاصل کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ مسلم خواتین کی تعلیم کو عام کیا جائے اور حتی الامکان بہتر سے بہتر بنایا جائے تاکہ ہماری بچیاں سچی مسلمان اور اچھی مائیں بنیں۔

## لڑکیاں زیادہ ذہین ہوتی ہیں

ارشاد فرمایا: جہاں تک ذہنی استعداد کا تعلق ہے مردوں اور عورتوں میں کوئی تفاوت نہیں ہے، مشاہدہ ہے کہ لڑکیاں محنت اور دلچسپی سے پڑھتی ہیں، آج کل کے نتائج نے ثابت کردیا ہے کہ لڑکیاں نہ صرف زیادہ کامیاب ہوتی ہیں بلکہ امتیازی کامیابی حاصل کرتی ہیں، لہٰذا کسی لیت ولعل کے بغیر خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

## غلبہ اور شوکت والی قوم

ارشاد فرمایا: قرآن پاک میں ایمان والی قوم کے لئے غیبی مدد اور عزت وشوکت اور غلبہ وسلطنت کے جو وعدے فرمائے گئے ہیں ان کا تعلق اسی قوم اور اسی جماعت سے ہے جو ایمانی زندگی اور ایمانی اوصاف کی حامل ہو۔



## خاص مدد اور حکومتی اقتدار

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی خاص مدد اور اس کی بخشش سے دنیا میں حکومتی اقتدار اسی صورت میں مل سکتا ہے جب ان کی زندگی ایمان اور عمل صالح کی زندگی ہو، وہ اللہ ورسولؐ کی اطاعت کرتے ہوں اور اللہ سے ڈرتے ہوں۔

## مشکلوں سے نجات اور باعزت زندگی

ارشاد فرمایا: اسلامی تاریخ سے معمولی سی واقفیت رکھنے والا ہر شخص بھی اس کو اچھی طرح جانتا ہے۔ بہرحال اگر قرآن مجید پر ہمارا ایمان ہے اور اسلامی تاریخ سے ہم بالکل بے خبر نہیں ہیں تو اس حقیقت میں ہم کو کوئی شک نہ ہونا چاہئے کہ کسی قوم اور جماعت میں اگر ایمان والے اور ایمانی اوصاف موجود ہوں تو اپنی تعداد کی کمی اور اسباب ووسائل میں کمزوری کے باوجود اس دنیا کی مشکلوں اور مصیبتوں سے بھی نجات پا سکتی ہے اور باعزت زندگی اور اقتدار کا مقام بھی اس کو حاصل ہوسکتا ہے۔

## سلامتی اور پائیداری اتحاد میں ہے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل کو ان کی اصلاح کے لئے بھیجا ہر نبی نے دین اسلام کے ساتھ جو سب سے اہم بات بتائی وہ یہ کہ ہر گروہ اور ہر جماعت کی پائیداری اور سلامتی مل جل کر رہنے ہی میں ہے۔

## جامع عبادت والوں کا نام ''امت مسلمہ''

ارشاد فرمایا: اس طرح اللہ پاک نے امت مسلمہ کے صفات میں اسلامی نماز جو دنیا کی تمام قوموں کی عبادات کی جامع عبادت ہے یعنی طواف کعبہ، قیام، رکوع، سجدہ،

قعدہ اور اعتکاف کے ارکان کی نشاندہی فرمائی اسی بنا پر قرآن حکیم میں اس طرح کی عبادت کرنے والوں کا نام ''امت مسلمہ'' رکھا گیا۔

## اسلامی بھائی چارگی

ارشاد فرمایا: اسلام میں بھائی چارگی کا رشتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور دین اسلام کو قبول کرنے سے مشروط کر دیا گیا ہے، اس لئے زبان، رنگ، نسل، پیشہ، جغرافیائی حدود پر قومیت کی بنیاد رکھنا قطعاً غیر قرآنی اور غیر اسلامی نظریہ ہے، مسلمانوں کا شیرازہ اسی وقت سے بکھرا جب انہوں نے غیر قوموں کی تقلید میں اپنے آپ کو لسانی، نسلی، جغرافیائی اور دیگر تعصّبات میں مبتلا کر دیا۔

## اتحاد سلامتی کا ضامن

ارشاد فرمایا: اسلامی و قرآنی احکامات کی روشنی میں ہمیں چاہئے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اخلاق و بھلائی سے پیش آئیں اور اتحاد کو لازم جانیں جو مسلمانوں کی بھلائی اور ان کی سلامتی کا ضامن ہے۔

## امت، ملت واحدہ کی شناخت کھو چکی ہے

ارشاد فرمایا: آج ملت کا شیرازہ مختلف جماعتوں یعنی اہل حدیث، اہل سنت والجماعت، تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی، خانقاہوں کے سجادگانِ وقت وغیرہم کی شکل میں تقسیم ہو کر امت ملتِ واحدہ کی شناخت کو کھو چکی ہے۔ ہر جماعت اپنا ایک علحدہ قائدہ رکھتی ہے اور اپنے ہی انداز میں دین کی دعوت کو پہنچانا اور اپنے طرز فکر کو برپا کرنے کو عین منشاء دین سمجھتی ہے، اسی طرح عامۃ المسلمین طبقاتی طور پر ان سے متاثر



ہو کر گروہ بندیوں میں بٹ گئے ہیں، یہی نہیں بلکہ ایک طبقہ نے دوسرے طبقہ کی مخالفت کر کے اپنے مکتبۂ فکر کو اپنا محور بنا لیا ہے، نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔

## مسکراہٹ بھی صدقہ ہے

ارشاد فرمایا: عمل کا جو تصور قرآن نے دیا ہے وہ ہر چھوٹے بڑے عمل کو شامل ہے یعنی آدمی خواہ کوئی بڑا کام انجام دے یا چھوٹا، معمولی نتائج کا حامل ہو یا غیر معمولی نتیجہ بر آمد کرنے والا عمل، وقتی معنویت رکھنے والا ہو، خواہ مستقل معنویت رکھنے والا عمل، حتیٰ کہ ایک نگاہِ غلط اور ایک قدم بے راہ روی بھی عمل کے دائرہ میں داخل ہے، اسی طرح آدمی نے خواہ نیکیوں کے ڈھیر جمع کئے ہوں، خواہ کسی کو اپنی مسکراہٹ کا صدقہ دیا ہو ہر چیز اس کے عمل میں شمار ہو گی۔

## ہماری دوڑ دھوپ کا مقصد دنیا کا حصول

ارشاد فرمایا: آج اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ اکثر لوگوں کا منتہائے مقصود دنیا ہے، ان کی تمام سرگرمیاں، جدوجہد، دوڑ دھوپ اور تگ و دو کا محور اور مقصد دنیا کا حصول یا دنیا میں عیش وعشرت کا حصول ہوتا ہے، وہ ہر عمل و فعل کا انجام دنیا ہی میں دیکھنا چاہتا ہیں اور اگر دنیا میں اسے کوئی مصیبت لاحق ہو جاتی ہے تو جزع وفزع کرنے لگتے ہیں اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔

## یہ دنیا دار الجزاء نہیں دار العمل ہے

ارشاد فرمایا: یہ دنیا دار الجزاء نہیں دار العمل ہے یہاں ہر عمل کا پورا پورا بدلہ نہیں مل سکتا جس عمل کا نتیجہ فوری طور پر دنیا میں ظاہر نہ ہو تو اس سے مایوس ہونے کی

ضرورت نہیں ہے، اس کے لئے آخرت میں اجر ہوگا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ کسی کا اجر ضائع نہیں کرتا ہے۔

## عمل صالح کا اجر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی اور عمل صالح کا اجر صرف آخرت ہی میں دے گا بلکہ دنیا میں بھی وہ اجر دیتا ہے، تاریخ میں اس کی مثالیں موجود ہیں کہ بہت سے انبیاء، اولیاء اور صالح لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی انعام واکرام سے نوازہ اور آخرت میں بھی ان کے لئے بہترین اجر ہے، قرآن میں سلیمان اور داؤد علیہ السلام کے تذکرے آتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی تھی اسی طرح اور بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

## اعمال کا بدلہ کیسے؟ یہ علم کسی کو نہیں

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک بار دنیا میں اجر دے گا اور دوسری بار آخرت میں، لیکن اللہ تعالیٰ کی بے پایہ نزش اس کی متقاضی ہے کہ وہ دنیا میں بھی بار بار اجر دے اور آخرت میں بار بار اجر دے، صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ کس طرح دے گا اس کا علم کسی کو نہیں ہے اور نہ کوئی اس کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

## نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی

ارشاد فرمایا: نیکی نیکی ہے اور بدی بدی ہے، نیکی سے آدمی کی روحانیت، اخلاق اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور معاشرہ میں مثبت قدریں فروغ پاتی ہیں اور نیکی کرنے والا دنیا وآخرت میں اچھے اجر کا مستحق قرار پاتا ہے، جب کہ بدی سے آدمی کے اخلاق خراب



ہوتے ہیں اور اس سے معاشرہ میں منفی اقدار فروغ پاتی ہیں، خود بدی کرنے والے کا انجام برا ہوتا ہے، غرض کہ نیکی اور بدی دونوں کا مرتبہ ایک دوسرے کے برابر نہیں ہوسکتا، اسی طرح نیکی کرنے والے اور بدی کے مرتکب کو ایک مقام پر فائز نہیں کیا جاسکتا۔

## ہر چیز کا یک وقت مقرر ہے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے، زندگی اور موت کے لئے بھی ایک وقت مقرر ہے، کوئی اپنے وقت سے پہلے نہ پیدا ہوسکتا ہے اور نہ وقت سے پہلے وہ مرسکتا ہے، موت وحیات گرچہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، لیکن اس نے اسے کچھ اصول کا پابند کر دیا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو ہر وقت بندوں کی گرفت ہوتی رہتی اور چلتے پھرتے لوگ عذاب الٰہی کا شکار ہوتے رہتے۔

## اللہ تعالیٰ بندہ کو مہلت دیتا ہے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کو مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرلے اور وہ کفر اور گناہوں سے توبہ واستغفار کرلے لیکن اگر وہ اصلاح حال کے لئے تیار نہ ہوا اور اپنی روش پر قائم رہے تو بسا اوقات زیادہ گناہ کے لئے بھی مہلت دے دی جاتی ہے تا کہ اس پر حجت پوری ہوجائے اور اس کے لئے کسی قسم کا عذر نہ رہے۔

## آخرت میں کوئی پرسان حال نہ ہوگا

ارشاد فرمایا: دنیا میں آدمی کسی معمولی مصیبت میں مبتلا ہوتو اس کے خویش واقارب مدد کے لئے دوڑ پڑتے ہیں، اس سے اپنی ہمدردی جتاتے ہیں، لیکن آخرت میں کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا، وہاں ایک دوسرے کو دیکھ کر لوگ بھاگیں گے، وہاں

ایسا نفسی نفسی کا عالم ہوگا کہ باپ بیٹے کو پوچھے گا نہ ماں بیٹی کو اور نہ بھائی بھائی کو اور نہ دوست دوست کو، ہر کوئی ایک دوسرے سے بیزار رہو گا۔

## چندروزہ زندگی کی خاطر آخرت کو برباد نہ کریں

ارشاد فرمایا: آخرت کی زندگی کے بارے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ کوئی سو پچاس سال کی زندگی نہ ہوگی بلکہ ہمیشگی کی زندگی ہوگی، جنت والے جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور جہنم والے جہنم میں ہمیشہ جھلستے رہیں گے، وہاں نہ موت آئے گی اور نہ فرار کی کوئی صورت ہوگی، وہاں عذاب و تکلیف کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہوگا اور اس میں گناہگار بندہ ابدالاباد تک پڑا رہے گا، قرآن میں اس بارے میں بار بار حوالہ دیا گیا ہے کہ جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور دوزخی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے، لہٰذا انسان کو اس چندروزہ زندگی کی خاطر آخرت کو برباد نہ کرنا چاہئے اور وہاں کے لئے کچھ سامان کر لینا چاہئے کہ جس سے وہ عذاب جہنم سے بچ سکے۔

## کامیابی اور فلاح کا راستہ

ارشاد فرمایا: آج کے مسلمان اپنی کامیابی وفلاح کی دوا کبھی جرمن واسٹالن کے کارخانوں میں اور کبھی برطانیہ اور امریکہ کے ایوانوں میں تلاش کرتے ہیں۔

لیکن جو اکسیر اعظم ان کے گھروں میں موجود اور جس کا استعمال سہل اور ان کے مزاج ملّی کے بالکل موافق اور بار بار کے تجربہ سے اس کا اثر یقینی ہے اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ ............ مسلمانوں کی قومی فلاح کے لئے ظاہری تدابیر کے ساتھ اس روحی تدابیر یعنی تعلق مع اللہ کو مضبوط کرنے میں بھی پوری سعی کرنے لگیں تو فلاح و کامیابی اُن کے ساتھ ہوگی۔



## اولاد کا سب سے پہلا حق

ارشاد فرمایا: اولاد کا سب سے پہلا حق اپنے والدین پر یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد کی پیدائش کا ذریعہ بنایا ہے تو انہیں چاہئے کہ وہ اس کی زندگی کا نقش بگاڑنے کے بجائے اس کی حیات کی تکمیل، اس کی نشونما اور تعمیر و ترقی کے وہ تمام ذرائع مہیا کریں جو ان کی طاقت میں ہے۔

## دینی تعلیم دلانا والدین کی ذمہ داری

ارشاد فرمایا: تربیت کے ساتھ ساتھ اولاد کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا بھی والدین ہی کی ذمہ داری ہے بالخصوص دینی تعلیم سے۔ جو والدین اولاد کی پرورش تو کرتے ہیں، لیکن تربیت نہیں کرتے، اولاد کے جوان ہونے کے بعد ان کی حالت پر آنسو بہاتے ہیں۔

## مغربی تہذیب نے اکرام ختم کردیا

ارشاد فرمایا: آج کے دور میں مغربی تہذیب میں ہم ایسے رنگ گئے ہیں کہ بڑوں کے ادب اور اکرام کو بھول کر ان کی تضحیک اور توہین کرنے لگے ہیں اور اساتذہ کو اپنا باپ نہیں بلکہ ایک دوست کی حیثیت سے جاننے لگے ہیں اور دوست بھی ایسا کہ جب تک چاہا فائدہ اٹھایا اور جب جی چاہا بے عزت کرکے بدنام کردیا۔

## بے ادب کے علم میں برکت نہیں

ارشاد فرمایا: استاذ کی بے حرمتی اور بے ادبی کرنے والے کے علم میں کبھی برکت نہیں ہوتی، ان کے علم میں کبھی نورانیت پیدا نہیں ہوتی، ان کے علم سے کسی کو فائدہ نہیں

ہوتا، ان کی ذات سے دوسرے لوگ چاہتے ہوئے بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے کیوں کہ انہوں نے استاذ کا دل دکھایا تھا، ان کو ایذا پہونچائی تھی، ان کی بددعائیں لی تھیں، اس لئے وہ صاحبِ علم ہوتے ہوئے بھی اپنے علم سے دوسروں کو بہرہ مند نہ کر سکے، ان کے پاس علم کے چراغ تھے ان کی روشنی دوسروں کو روشن نہ کر سکی۔

## اللہ تعالیٰ کی محبت کا عکس

ارشاد فرمایا: انسان کو اللہ تعالیٰ سے محبت، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، اس کے بعد اپنے استاذ و پیر سے محبت اور پھر اپنے والدین کے ساتھ اپنے بڑوں سے بھی محبت لازمی ہے۔ اور یہ تمام محبتیں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کا عکس ہیں۔

## عمل صالح کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ارشاد فرمایا: دوستو! اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایمان والا بنایا ہے اور ایمان عطا فرمایا ہے اور اس کے بعد عمل صالح کی توفیق دی، ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے جب فائدہ اٹھا رہے ہیں تو اس کی بندگی بھی کریں، عبادت بھی کریں، اس عبادت سے اللہ تعالیٰ کو کوئی ذاتی فائدہ نہیں بلکہ وہ فائدہ بھی ہمارا ہی ہے کہ اس کے ذریعہ ہماری آخرت بنانا چاہتے ہیں۔

## دین کے بہت سے شیرازے بکھر گئے

ارشاد فرمایا: آج ہمارے یہاں جہاں دین کے بہت سارے شیرازے بکھرے چکے ہیں جیسے نماز کے لئے ہمارے پاس پانچ یا سات پرسینٹ لوگ نمازی رہ گئے ہیں باقی نائنٹی ٹو پرسینٹ پورا کا پورا طبقہ مسجد کے باہر ہے، قوم جس کا دسواں حصہ بھی مسجد میں نہ آئے اور اپنی من مانی زندگی گذارے اس قوم کو آپ دیندار قوم کیسے کہہ سکتے ہیں؟



میں کسی فرد کا نام لے کر نہیں کہہ رہا ہوں لیکن آج دیکھئے آپ ہندوستان میں کتنے سادھو ایسے ہیں کتنے مٹھ اور پجاری ایسے ہیں کہ ان کے بیانات اور خیالات سننے کے لئے لاکھوں کا مجمع ہوتا ہے، ان کی کرتن اور مختلف پروگرام ہوتے ہیں، حالانکہ ان کا سب کچھ باطل ہے ان کا خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول نہیں۔

## امانت دار نہیں تو ایمان مکمل نہیں

ارشاد فرمایا: آج امانت داری ہمارے اپنے سماج سے ہمارے اپنے معاشرے سے ہمارے اپنے کلچر سے ہمارے اپنے مزاجوں سے بالکل نکل چکی ہے اور ہم امانت داری کو بے وقوفی سمجھتے ہیں بات بہت لمبی ہو جائے گی بہرحال بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ امانت داری جب تک انسان اختیار نہیں کرے گا اس کا ایمان مکمل نہیں ہوگا۔

☆☆☆

## گناہ کسے کہتے ہیں؟

سائل نے سوال کیا گناہ کسے کہتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کی ہر نافرمانی معصیت اور گناہ کہلاتی ہے۔ البتہ گناہ کو دو حصوں، صغیرہ اور کبیرہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گناہ کی ایک خاص علامت یہ بتائی گئی ہے کہ جو چیز بھی دل میں کھٹکے یا آدمی نہ چاہے کہ دوسروں کو اس کی اطلاع ہو تو جان لیں کہ وہ گناہ ہے۔ مثال کے طور پر چور چوری کرتے وقت یہ چاہتا ہے کہ کوئی نہ دیکھے، اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ گناہ ہے۔ نفس اس کو چوری کرنے پر اکساتا ہے لیکن ضمیر زندہ ہے اس لئے وہ بار بار کہتا ہے یہ کام اچھا نہیں کسی کو معلوم ہو گیا تو بدنامی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

## گناہوں کا اثر متعلقین پر بھی پڑتا ہے

ایک بار ارشاد فرمایا: عموماً گناہ کے اثرات اس شخص کی حد تک ہی محدود نہیں رہتے جو اس کا ارتکاب کرتا ہے بلکہ ان سے وہ افراد اور جاندار بھی متاثر ہوتے ہیں جو گناہ کا ارتکاب کرنے والے سے متعلق ہوتے ہیں، یہ گناہوں کی نحوست ہے جو اطراف واکناف میں پھیلی ہے اور لوگوں کے دلوں ودماغ پر اس کے اثرات ہوتے ہیں۔

## گناہوں کے سبب علم کے نور سے محرومی

ارشاد فرمایا: علم اللہ تعالیٰ کا نور ہے، اس نور سے اسی دل کو مزین کیا جاتا ہے۔ جو گناہوں کی آلودگی سے پاک ہو۔ جو دل گناہوں سے آلودہ ہوتا ہے اس سے اللہ کا نور کھینچ لیا جاتا ہے۔ یعنی علم تو رہتا ہے لیکن عمل کی توفیق نہیں ہوتی علم تو رہتا ہے لیکن علم کا نور یعنی اس کی حلاوت سے محروم ہو جاتا ہے۔

## گناہوں سے دل سخت اور سیاہ ہو جاتا ہے

ارشاد فرمایا: گناہ کا ایک اثر انسان کے دل پر یہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے اس کا دل سخت اور تنگ ہو جاتا ہے اور سیاہ بھی ہو جاتا ہے، پھر اچھی باتوں کا اثر دل قبول نہیں کرتا یعنی نیکی اور ثواب کے کام کرنے کی دل میں رغبت نہیں رہتی۔

## گناہوں کے سبب مختلف عذابات

ارشاد فرمایا: زمین پر جو مختلف قسم کے عذاب طوفان، زلزلہ، قحط سالی، آپسی خانہ جنگی اور خون خرابہ وغیرہ کی شکل میں ہم آئے دن دیکھ رہے ہیں اس کا ایک اہم سبب ہم



انسانوں کے گناہ ہیں۔ گناہوں کی وجہ سے دلوں میں عداوت، کینہ، نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور نیکی کی وجہ سے دلوں میں الفت ومحبت، ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

## افضل ترین عبادت گناہوں کو ترک کرنا ہے

ارشاد فرمایا: گناہوں کو ترک کرنا افضل ترین عبادت ہے اور یہ انسان کے فرائض میں سے ہے، اطاعت وفرماں برداری کے کام کرنے سے زیادہ معصیت ونافرمانی کا ترک کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے، نیکی کے بعد اس کی حفاظت بھی ضروری ہے، بہت سے گناہوں کے سبب اعمال نامہ میں جمع شدہ نیکیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

## قرآن مجید کے اثرات

ایک بار ارشاد فرمایا قرآن کریم کی تعلیم نے ملت کے ہر فرد کو ایسا سپاہی بنا دیا جو خوف خدا کی وجہ سے اپنی ڈیوٹی صحیح صحیح بجالانے پر مجبور ہے۔ بلکہ یوں کہا جائے کہ قرآن مجید کی بدولت انسان کو راہِ ہدایت اور صراط مستقیم عطا ہوتا ہے۔

## سیاست کو ایک گھناؤنی شئے بنا دیا گیا ہے

الیکشن کے موقع پر ایک بار کچھ لیڈران کی موجودگی میں ارشاد فرمایا ہندوستان میں خود غرض لیڈروں نے سیاست کو ایک گھناؤنی چیز بنا دیا ہے اور الیکشن اور ووٹ کو اس قدر رسوا اور بدنام کر دیا ہے کہ شریف عوام اس سے نفرت کرنے لگے۔ ہر لیڈران کے اطراف مافیاء گروپ نظر آتا ہے، بے ضمیری اور خود غرضی کے لبادہ میں سیاست داں اور لیڈران نظر آتے ہیں، وہ سفید پوش ہیں لیکن دل سیاہ ہیں اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے، آمین!

## سیاست اسلام کا ایک اہم جزو ہے

ارشادفرمایا’’سیاست‘‘اسلام کا ایک اہم جزو ہے جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بنیادی ارکان ہیں اسی طرح سچے مسلمان کے لئے سیاسی، معاشی، اقتصادی اور تعلیمی سرگرمیاں بھی ضروری ہیں، انتخابات اور ووٹ بھی دین کا ایک اہم جزو ہے جس شخص نے بھی پاکیزہ اور صالح معاشرہ کے لئے صدق دل سے حصہ لیا اس نے گویا ایک سیاسی حق ادا کیا۔

## سیاست کی موجودہ گندگی کو کیسے دور کیا جائے؟

سائل نے سوال کیا۔ اچھے سیاست داں ملک میں کیسے پیدا ہوں یا ملک سے برائی کا خاتمہ کیسے ہو؟ تو حبیب الامت نے ارشاد فرمایا مفاد پرست عناصر کے ہاتھوں سیاست گندگی کا دلدل بن چکی ہے۔ اس کو پاک وصاف کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ملت کا باوقار طبقہ علماء کرام، پروفیسر، لکچرر، دانشوران اور خوف خدا رکھنے والے احباب سیاست کے عملی میدان میں اتر جائیں اور اپنی صدق بیانی اور بہی خواہی خداترسی کے ذریعہ سیاست کی موجودہ گندگی کو دھونے کی سعی کریں اور متحد ہوکر خودغرض اور غنڈہ عناصر سے سیاسی قوت چھین لیں۔

## ہندوستان کے پارلیمنٹ ہاؤس کے وقار کی پامالی

ارشادفرمایا: ہندوستان کے پارلیمنٹ ہاؤس میں کبھی مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری، حضرت مولانا حسین احمد مدنی جیسی باوقار شخصیات قومی مسائل پر غوروخوض کیا کرتی تھیں۔



مگر افسوس آج ملک کے باشندے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ الیکشن میں ایسے نمائندوں کا سلیکشن کیا جارہا ہے جو پارلیمنٹ میں جانے کے بعد بھی غنڈہ گردی کو فروغ دیتے ہیں اور عوام کو بلیک میل کرتے ہیں۔

پارلیمنٹ سیشن میں ہاتھا پائی کی نوبت آجاتی ہے، کرسیاں ایک دوسرے پر اٹھا کر پھینکی جاتی ہیں، عوام کے مسائل پر اپنے مفاد کو ترجیح دی جاتی ہے، کرسی بچاؤ کی خاطر پوری قوم کو قربانی کا بکرا بنادیا جاتا ہے۔

## نااہل کو ووٹ دینا قوم پر خنجر چلانے کے مترادف

سائل نے ووٹ کے متعلق سوال کیا تو حبیب الامت نے ارشاد فرمایا: آج مفاد پرستی، غنڈہ گردی دولت کے حصول کیلئے ناجائز اور حرام ذرائع کا بے دریغ استعمال اور اقتدار کی کرسی تک پہونچنے کیلئے بے دردی سے قتل وقتال عام سی بات ہوگئی ہے۔ ان حالات میں ایک مسلمان، مومن پر ووٹ کا استعمال فرض ہے کہ وہ اپنے ووٹ کے ذریعہ فاسسٹ قوتوں کو شکست دیکر ایماندار نمائندوں کو پارلیمنٹ اور اسمبلی میں پہنچائیں، لاپرواہی سے اپنے ووٹ کو ضائع کرنا اور گھر میں بیٹھے رہنا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔ چند پیسوں کی خاطر کسی نا اہل کو ووٹ دینا گویا اپنے آپ پر اور قوم پر خنجر چلانے کے مترادف ہے۔

## اتحاد اور اتفاق کامیابی کی ضمانت

ارشادفرمایا: اتفاق واتحاد کامیابی کیلئے سب سے پہلی اور سب سے آخری سیڑھی ہے قوم جب متحد ہوتی ہے تو تاریخ شاہد ہے کہ بڑی سے بڑی طاقت اسکے سامنے سرنگوں ہوجاتی ہے، اتحاد میں وہ قوت ہے کہ بڑے بڑے ہٹلر اور نازی منہ کے بل گرجاتے ہیں۔

ہندوستانی مسلمان ایک متحدہ قوت ہے، اگر مسلمان اپنی اس قوت (ووٹ) سے صحیح کام لیں گے تو مستقبل روشن ہوگا ورنہ تاریکی میں ڈوبے رہیں گے۔☆

## زندگی کے تمام شعبوں کے لئے اسلام نے ہدایات دی ہیں

ایک مرتبہ دورانِ گفتگو ارشادفرمایا: اسلام ایک ضابطہ حیات اور نظام زندگی ہے۔اور ہدایت یافتہ انسانوں کے لئے مشعل راہ ہے، کیونکہ اسلام میں زندگی کے تمام شعبوں کے لئے ہدایات دی گئی ہیں، اور کوئی شخص اسی وقت مومن کامل کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے جبکہ وہ ان تمام ہدایات اور اصولوں کے مطابق زندگی ڈھالے۔ چند احکامات اور تعلیمات اور مسائل پر عمل کرنا کافی نہیں ہے۔

## مومن اور غیر مومن میں فرق!

ایک بار دسترخوان پر موجود حاضرین سے ارشادفرمایا: ایک کافر بھی کھاتا پیتا ہے اور ایک مسلمان بھی، مگر مسلمان اپنے لقمہ سے پہلے بسم اللہ کہہ کر اقرار کرتا ہے کہ یہ لقمہ زمین سے پیدا ہونے سے لے کر پک کر تیار ہونے تک آسمان وزمین ستاروں اور ہواؤں، فضائی مخلوقات کی حرکتیں، پھر لاکھوں انسانوں کی محنت صرف ہوکر تیار ہوا ہے اس کا حاصل کرنا میرے بس میں نہیں تھا، اللہ ہی کی ذات ہے جس نے ان تمام مراحل سے گذار کر یہ لقمہ یا گھونٹ مجھے عطافرمایا ہے۔یہی بندگی کا ماحصل ہے۔

## ۷۶۸ بسم اللہ کا بدل نہیں بلکہ یہ بدعت ہے

سائل نے سوال کیا حضرت خط کے شروع میں ۸۶۷ لکھنا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں ارشادفرمایا: جو چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ سے ثابت نہیں ہے اور اس کو دین کا جزو سمجھا جاتا ہے جو چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لکھی اور آج کا مسلمان اس کا لکھنا ثواب تصور کرے تو یہ کھلی بدعت ہے۔ اس سے بچنا ہر مسلمان پر



لازم ہے البتہ صرف علامت کے طور پر گنجائش ہے جبکہ بسم اللہ سے عمل کو شروع کیا گیا ہو۔سات سو چھیاسی لکھنا بدعت ہے۔

## سلام صرف مسلمان کی حیثیت سے کیا جائے

مجلس میں ایک صاحب نے سوال کیا: حضرت آج کل لوگ منہ دیکھا سلام کرتے ہیں۔تو حضرت نے ارشادفرمایا:

میرے عزیزو! سلام صرف مسلمان ہونے کی بنیاد پر کیا جائے نہ کہ دوستی اور تعلق کی بنیاد پر اور چھوٹے بڑے ہر ایک کو سلام کریں بڑے ہرگز یہ نہ سوچیں کہ وہ تو چھوٹا ہے کیسے ہم اس کو سلام کریں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو بچوں کو بھی سلام کرتے تھے۔گھر میں داخل ہوتے وقت اہلیہ اور بچوں کو بھی سلام کرنا چاہئے۔

## ہر مذہب ظلم سے روکتا ہے

ایک سوال کے جواب میں حبیب الامت نے ارشادفرمایا: ظلم وہی کرے گا جس کو خوف خدا نہ ہوگا۔دنیا کے اندر جتنے بھی مذاہب ہیں سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ظلم بری چیز ہے کسی بھی دھرم اور مذہب میں ظلم وجور کو جائز اور روا نہیں رکھا گیا ہے۔علامہ اقبال نے فرمایا۔ ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

## شہادت کی تمنا ایمان کامل کی علامت ہے!

ارشادفرمایا۔شہادت مسلمان کے لئے عطیہ خداوندی ہے۔فرمایا موت مومن کے لئے تحفہ اسی واسطے ہے کہ یہ اللہ سے ملاقات کا ذریعہ ہے اور یہ پل ہے جس کو پار

کیۓ بغیر اللہ سے ملاقات نہیں ہوسکتی ہے۔اس لئے ہر مسلمان کو شہادت کی تمنا کرنی چاہئے۔جس مسلمان کے دل میں شہادت کی تمنا نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں۔

## اصل کامیابی جنت میں داخل ہونا ہے

مجلس میں حاضرین نے سوال کیا۔آج کے دور میں مالدار آدمی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ یہ کامیاب انسان ہے۔اس کی حقیقت کیا ہے؟ حضرت والا نے ارشاد فرمایا۔بینکوں کو دھوکہ دیکر کما لینے والا چار چار دکانیں بنا لینے والا سمجھتا ہے کہ میں بہت کامیاب انسان ہوں،اسی طرح دنیا میں ججوں کو دھوکہ دیتے ہیں، رشوتیں کھلاتے ہیں اور کامیابی حاصل کرلیتے ہیں۔ایسی کامیابی سے کیا فائدہ اللہ کی نظر میں کامیابی الگ ہی چیز ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس کو جہنم سے ہٹا دیا گیا،نجات دیدی گئی اور جس کو جنت میں داخل کردیا گیا وہ کامیاب ہوگیا۔

## نفرتوں اور ذاتی مفادات کا عروج

ایک بار فرقہ وارانہ فساد کے موقع پر حملہ کے بعد مجلس رحیمی میں حبیب الامت نے ارشاد فرمایا: آج ملک جن حالات سے گزر رہا ہے اس سے ہر حساس شہری فکرمند ہے ہر طرف انارکی کا دور دورہ ہے، ذاتی مفادات کے حصول کا جذبہ عروج پر ہے، ذخیرہ اندوزی اور مادیت پرستی کا غلبہ ہے، ہر طرف نفرتوں کی آگ لگی ہوئی ہے،فرقہ واریت کا زہر پورے معاشرہ میں سرایت کرچکا ہے،ان سب کے نتیجہ میں جو صورتحال بنی،اس میں سب سے زیادہ متاثر مسلمان ہوئے۔..........ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوجانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت میں سب کے قلوب ہیں،دشمنوں کے قلوب کو راہِ ہدایت پر لانے والا ہے۔



## غیر مسلموں سے رواداری اور حسن سلوک عین سنتِ نبویؐ

غیر مسلموں سے روابط اور تعلقات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حبیب الامت نے ارشاد فرمایا: مذہب سے تعلق بہت اہم اور مثبت امر ہے، چونکہ مذہب عموماً محبت واخوت کا درس دیتا ہے، آپسی اتحاد پر زور دیتا ہے، نفرتوں کی آگ بجھانے اور محبت کے دیئے جلانے کا پیغام دیتا ہے لہٰذا اس ملک میں محبت کی فضا عام ہونی چاہئے۔اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شریک کرنے اور دوسروں کے دکھ درد بانٹنے کا جذبہ عام ہونا چاہئے۔ایک دوسرے کے مذہب اور مذہبی تقدس کا احترام ہونا چاہئے۔حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں جو ماحول بنایا تھا اور اصول مرتب فرمائے تھے یہودیوں کے ساتھ معاہدہ فرمایا تھا اس کی روشنی میں غیر مسلموں کے ساتھ حسنِ سلوک عین سنتِ رسولؐ ہے۔

## انسانی وجود خدا کی رحمت کا مظہر ہے

ارشاد فرمایا: کہ انسان سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے اور ہر مذہب کا انسان ہر برادری کا انسان ہر نسل کا انسان ہر طبقہ کا انسان ہر ملک کا انسان ہر سوسائٹی کا انسان، ہر قابلیت کا انسان، ہر صلاحیت کا انسان مفید ہو یا غیر مفید وہ خدا کی رحمت کا مظہر ہے۔اس لئے کسی بھی انسان کو حقیر سمجھنا یا کمتر سمجھنا، اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔انسان تو بڑی مخلوق ہے اسلام نے جانوروں کے ساتھ بہتر سلوک کی تعلیم دی ہے۔

## ملک وملت کی حفاظت عبادت ہے

ارشاد فرمایا: ملک وملت اور اس کے اثاثوں اور روایتوں کی حفاظت سیرتِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔اور قوم کی ملک کی حفاظت ایمانیات میں شامل ہے یعنی عبادت ہے۔

## اچھا آدمی وہ ہے جس کا برتاؤ بیوی کے ساتھ اچھا ہو

ایک شخص نے غصہ میں بیوی کو طلاق دے دی۔مجلس میں اس کا ذکر آیا تو حضرتِ والا نے ارشاد فرمایا: آج کل لوگ عورتوں کو معمولی معمولی باتوں پر طلاق دے دیا کرتے ہیں، دال میں نمک تیز ہوگیا تو طلاق، روٹی کچی رہ گئی تو طلاق، کھانا وقت پر تیار نہیں ہوا تو طلاق ،اور جب طلاق دیدیتے ہیں تو روتے پھرتے ہیں اور مولوی صاحب کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی شکل بتاؤ جواز کی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ، ان کی صحیح تربیت نہیں ہو پائے گی، مولوی صاحب تو وہی بتائیں گے جو شریعت میں ہے۔

اس لئے کوئی بھی کام کرو سوچ سمجھ کر کرو۔اگر عورت سے غلطی ہوگئی تو وہ بھی تو انسان ہے صبر کرلو، کیا آپ ہر کام عورت کی خواہش کے موافق ہی کرتے ہیں۔ایسا تو نہیں ہوگا، اس لئے اس شیطانی حرکت یعنی غصہ سے اپنے کو دور رکھیں۔حضور اکرم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جس کے اخلاق اپنی بیوی کے ساتھ اچھے ہوں۔

## میرے خدا کا نام سچا، میری آنکھ جھوٹی ہے

بدگمانی کے متعلق ایک مرتبہ دورانِ گفتگو ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو چاہئے کہ قوی قرائن کے ہوتے بھی حتی الامکان بدگمانی نہ کرے بلکہ کچھ تاویل کر کے اس کو اپنے دل سے رفع کرے اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو بچشمِ خود چوری کرتے دیکھ کر ٹوکا۔اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں چوری نہیں کرتا ہوں، آپ فرماتے ہیں: ’’میرے خدا کا نام سچا ہے میری آنکھ جھوٹی ہے‘‘



## حسد شیطانی جال ہے

ایک سوال کے جواب میں حبیب الامت نے ارشاد فرمایا: بہت سے روحانی بیماریاں ہیں ان میں سے حسد بہت ہی خطرناک مرض ہے اندر ہی اندر آدمی گھٹ گھٹ کر مرتا رہتا ہے چونکہ اپنے سے زیادہ خوشحال کو جب دیکھتا ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ میں بھی اسی طرح ہو جاؤں مگر اس طرح بن نہیں پاتا تو دل دل میں گھٹتا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی یہ نعمت بھی زائل ہو جائے۔قرآن کریم میں حاسد کے حسد سے پناہ مانگنے کی تاکید کی گئی ہے۔

## اپنے چھوٹوں کی غلطیاں معاف کر دینی چاہئے

مجلس میں ایک صاحب کو بطور خصوصی متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اگر اپنے ماتحتوں سے کوئی ناگواری پیش آئے تو اس کو برداشت کرلیں نہ کہ فوراً اپنے اقتدار کو استعمال کریں کیونکہ اصل معافی تو یہی ہے کہ آپ اپنے چھوٹوں کی غلطیاں معاف کریں کیونکہ اگر بڑا غلطی کرتا ہے تو آپ بدلہ ہی نہیں لے سکتے ہیں تو معاف کرنے کے علاوہ چارہ ہی کیا ہے۔مگر یہ معاف نہیں ہے بلکہ یہ تو مجبوری ہے۔افضل یہ ہے کہ وسیع قلبی کے ساتھ اللہ کی رضاء کے لئے معاف کر دے۔

## مومن کی حقیقت معراج

شہادت کے فضائل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول اور دین اسلام کے لئے مؤمن کا اپنی جان کو قربان کر دینا ہی انسانی زندگی کی معراج ہے اور اس سے انسان سرخرو ہوتا ہے۔

## عیدین کی راتوں کو ذکر الٰہی سے سجالو

ذکر الٰہی کی فضیلت ارشاد فرماتے ہوئے رمضان المبارک میں خصوصی تاکید فرمائی کہ عبادت اور ذکر الٰہی کی اس عام ہدایت کے علاوہ عیدین کی راتوں کو عید کی تیاریوں میں غفلت کے ساتھ گذارنے کے بجائے اسے عبادت اور یاد الٰہی سے آباد کرنا چاہئے ،عیدین میں عبادت اور شب گزاری کی احادیث میں فضلیت وارد ہوئی ہے ۔

## حاجی کا استقبال کرنے کا صحیح طریقہ

عازمین حرم کے قافلہ کو رخصت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: غور کریں تو محسوس ہوگا کہ اسلامی تعلیمات کا کوئی ایسا گوشہ باقی نہیں بچتا جس کی تعلیم دوران حج بلاواسطہ یا بالواسطہ نہ دی گئی ہو۔ اتفاق اور اتحاد کی تعلیم ،قربانی وایثار کی تعلیم ،نظم وضبط کی تعلیم ،دعوت وجہاد کی تعلیم ،یکسوئی ویکجہتی کی تعلیم ،مساوات ومواخاۃ کی تعلیم ،امن وسلامتی کی تعلیم ، وحدت ملت کی تعلیم ،رجوع الی اللہ کی تعلیم ،اتباع سنت کی تعلیم اور عقیدہ توحید کی تعلیم ۔ لہٰذا جب کوئی حاجی حج کر کے ایسی تعلیمات لے کر واپس آتا ہے تو اس کا استقبال اس کے گھر پہنچنے سے قبل کیا جائے اور اس سے اپنے حق میں دعاء بھی کروائی جائے ۔

## زندگی نعمت بھی ہے اور امانت بھی

فکر آخرت کے عنوان پر بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں ،اور یہ بھی فرمایا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو زندگی عطا فرمائی ،یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی امانت ہے ۔ نعمت تو اس لئے کہا جاتا ہے کہ انسان اس کے ذریعہ سے اپنی آخرت کو درست کرتا ہے ۔ اور ابدالآباد ،ہمیشہ والی زندگی جس کو عقبیٰ والی زندگی کہتے



ہیں ،اس کو حاصل کرنے اور اس کو درست کرنے کا اس زندگی میں موقع ملتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم نعمت قرار دیا ہے اور امانت اس لئے ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس زندگی کو ہمیشہ کیلئے نہیں دیا بلکہ ایک وقت مقرر کر دیا کہ ہم آپ کو یہ امانت اتنے دنوں اور اتنے برسوں کیلئے دے رہے ہیں ۔

## انسان کو دنیا میں آنے اور واپس جانے کا اختیار نہیں

حاضرین میں سے ایک نوجوان کو ان کے حالات کے مطابق خصوصی نصیحت فرمائی: انسان کو دنیا میں آنے کا خود سے اختیار نہیں ہے نہ ہی یہاں سے جانے کا اس کو اختیار ہے ۔ انسان ہر اعتبار سے معذور ہے لیکن اس کا نفس اس کو ہمیشہ بہلاتا اور پھسلاتا رہتا ہے کہ تو بہت عقلمند ہے تو بہت صلاحیت والا ہے ۔ تیرے اندر اللہ نے بے شمار خوبیاں رکھی ہیں ۔ اس بہلانے پھسلانے کی وجہ سے انسان نے فرعون ہونے کا دعویٰ کیا اور نمرود ہونے کا دعویٰ کیا اور کبھی بش ہونے کا دعویٰ کیا یہ سارے دعوے اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے ۔

## چھینک کی بدولت
## آدمی پاگل اور دیوانہ پن سے محفوظ رہتا ہے

چھینک کے متعلق کسی مریض نے سوال کیا ۔ تو ارشاد فرمایا: جب گاڑی کے انجن میں گرمی زیادہ ہوجاتی ہے تو اس کو خارج کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح جب انسان کے دماغ میں گرمی اور کچرا زیادہ ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ چھینک کے ذریعہ اس کو صاف کرتے ہیں ۔ جب انسان کو چھینک آتی ہے تو جتنا مادہ کثیف اور کچرا جمع ہوتا ہے وہ رگوں کے جھٹکے لگنے سے ناک کے ذریعہ صاف ہوجاتا ہے ۔ اس لئے انسان کو جب چھینک آتی

ہے تو کبھی بھی وہ پاگل و دیوانہ نہیں ہوسکتا۔ چھینک بڑی نعمت ہے، معمولی سی چیز نہیں! لیکن اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت کہ انسان کو برابر چھینک آتی رہے تو انسان اس کا شکر ادا کرتا ہے۔اور وہ پاگل اور دیوانہ ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔

## چھینک کے ذریعہ چھ ہزار جراثیم خارج ہوتے ہیں

مزید ارشاد فرمایا: ڈاکٹروں کی تحقیقاتی رپورٹ ہمیں یہ بتلاتی ہیں کہ جب آدمی ایک بار چھینکتا ہے تو چھ ہزار جراثیم انسان کی ناک سے نکلتے ہیں جو دوسرے آدمی کی صحت کو نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب چھینک آئے تو اس کو کپڑے میں لے لو تا کہ دوسرا آدمی بیماریوں سے محفوظ رہے۔

## چھینک اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے

فرمایا خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو نعمتیں دی ہیں ان نعمتوں کا ادراک تو ہو ہی نہیں سکتا یہ ایک چھوٹی سی نعمت جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے جس کو چھینک کہتے ہیں یہ چھینک اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے۔

## ثواب اور نیکی کے مدارج اخلاص کے مطابق

ایک سوال کے جواب میں سائل کو خصوصی نصیحت فرمائی کہ جتنا انسان کے دل کے اندر اخلاص ہوگا، خلوص وللّٰہیت ہوگی، خوف وخشیت ہوگی اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی اور اتنا ہی خوشنودی کا ذریعہ ہوگا، اتنا ہی نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ بڑھادیں گے۔



## شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احاطہ ممکن نہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو نعمتیں دی ہیں، چاہے وہ اس کا استحضار کرے یا نہ کرے اس کا ادراک اور سمجھ ہو یا نہ ہو مادی اعتبار سے ہو یا روحانی اعتبار سے ہو، جسمانی اعتبار سے ہو انسان کو ان نعمتوں کی قدر کرنی چاہئے۔اور فرمایا کہ ”لئن شکرتم لازیدنّکمُ ولئن کَفَرْتُم انَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ“ جو ہماری نعموں کا شکر ادا کرتے ہیں ہم ان پر اپنی نعمتوں کو بڑھادیتے ہیں او رجو ہماری نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں ہم ان پر سے نعمتوں کو گھٹا دیتے ہیں اور ان کو عذاب میں مبتلا کردیتے ہیں۔

## زندگی کا مطلب؟ امانت!

ہماری یہ زندگی اپنی نہیں ہے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک نعمت ہے، ایک امانت ہے، امانت کی حفاظت اور اس کو سنبھال کر رکھنا ہمارا اپنا کام ہے۔

## بے حیائی اور بے پردگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب

حاضرین سے کسی نے عرض کیا۔ حضرت بے شرمی اور بے حیائی عام ہوگئی ہے۔ تو فرمایا: آج ہمارے معاشرے میں بے حیائی، بے پردگی اور پھر اس بے پردگی اور بے حیائی کو گناہ نہ سمجھنا، اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے۔اور اس کو گناہ نہ جاننا یہ ایک بڑا گناہ ہے جس قدر ایمان ہوتا ہے اسی قدر حیا اور شرم بھی ہوتی ہے۔

# مسلم نوجوان کے پاس فالتو وقت بہت ہے

ارشادفرمایا: افسوس آج فالتو وقت مسلم قوم کے نوجوانوں کے پاس ہے۔آپ کسی غیر مسلم محلے میں چلے جائیے۔دس بجے کے بعد کوئی ہلڑ بازی کسی گلی میں کوئی شور وشغب آپ کو نہیں ملے گا۔لیکن ہمارے یہاں الحمدللہ جب تک بارہ نہیں بج جاتے اس وقت تک خاموشی نہیں چھاتی۔رات میں دیر سے سوتے ہیں صبح دیر سے اٹھتے ہیں برکت کہاں سے آئی گی؟

# اولیاء اور صالحین بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں

درگاہوں اور مزارات کے عنوان پر۔ارشادفرمایا: جب یہ بڑی بڑی ہستیاں اللہ کی محتاج ہیں تو پھر دوسروں کو کیا عطا کرسکتی ہیں۔اسلئے انسان صرف اللہ ہی سے سب کچھ مانگے ، دعاء صرف اللہ ہی سے کرے ، نہ کہ کسی نبی ولی ، اور رشی منیوں سے کیونکہ سب محتاج ہیں۔اور سب کا داتا اور والی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

# دعا مانگنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں

ارشادفرمایا: دعا مومن کا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے یہ ایسا وار کرتا ہے جس میں کوئی آواز نہیں ہوتی۔دعا ایک خدائی طاقت ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا ہے۔دعا میں بڑی قوت وطاقت ہوتی ہے۔ایک مومن کو دعا کبھی بھی ترک نہیں کرنا چاہئے ، جو آدمی جتنی زیادہ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنا ہی خوش ہوتے ہیں۔



# محبت ایک عظیم نعمت ہے

ارشادفرمایا: دنیا کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت محبت بھی ہے۔علماء نے اس کے دو حصے کیے ہیں۔

ایک حقیقی محبت اور ایک مجازی محبت ، ایک عشق حقیقی ، دوسرے عشق مجازی ، عشق مجازی کا مطلب ہے کہ آدمی سے عشق اور عشق حقیقی کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے عشق۔

# اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو......

ارشادفرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا مقبول بنانا چاہتے ہیں تو اس کے دل میں اپنی محبت ڈال دیتے ہیں اور پھر وہ اللہ کی محبت میں رنگ جاتا ہے پھر اس کی زبان سے اس کے ہاتھ سے اقوال اور افعال سے اللہ تعالیٰ کی محبت ٹپکتی ہے جس طرح آپ نل کو کھولتے ہیں تو اس میں سے پانی ٹپکتا ہے۔جب اللہ والے زبان کھولتے ہیں تو اللہ والوں کی زبان سے اللہ کی محبت اور اس کی حلاوت ٹپکتی ہے اور سامنے بیٹھنے والے محسوس کرتے ہیں کہ واقعی یہ اللہ والا ہے۔

# مومن کبھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتا

اہل اللہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر رہتے ہیں ، یعنی ان کے قلوب متوجہ الی اللہ رہتے ہیں۔ارشادفرمایا: حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے والد کو ٹرین سے بمبئی سے دہلی لایا جارہا تھا ، آخری وقت تھا ان سے کہا گیا کہ قاری محمد طیب صاحب کو اطلاع کردی جائے حضرت مولانا احمد حسن صاحبؒ نے فرمایا کہ خاموش ہوجاؤ ، آخری وقت ہے میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں ، کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے ،

یہ اللہ والوں کی بات ہے، آج ہمیں دنیا کی فکر ہے آخرت کی فکر نہیں، کسی کو یہ فکر نہیں کہ ایمان پر خاتمہ ہو جائے، مومن کبھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتا ہے۔

## میرے مرنے کے بعد اس کا کیا ہوگا؟

ارشاد فرمایا: ایک صاحب کا آخری وقت تھا تو اپنے پورے گھر کو دیکھ رہے تھے، پریشان تھے کسی نے پوچھا کیا بات ہے اس طرح سے کیوں دیکھ رہے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بھائی اتنا عالیشان گھر ہے اور اتنا اچھا فرنیچر ہے میرے مرنے کے بعد اس کا کیا ہوگا؟ استغفر اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حب مال اور حب دنیا سے بچائے اور اپنی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرمائے، آمین۔

## اولاد عطا کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے

ارشاد فرمایا: اولاد کی قدر و قیمت ان لوگوں سے پوچھو کہ جن کے اولاد نہیں ہے اور ان کو اولاد کی کس قدر تڑپ ہے، اولاد پانے کے لئے وہ سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے چاہے بیٹا دیں یا بیٹی، یہ اس کی مرضی ہے اور اس کی مرضی میں کسی کو دخل دینے کا حق ہی نہیں ہے۔

## جنت والی اور دوزخ والی جماعت

ارشاد فرمایا: جنت والی جماعت کے سردار انبیاءؑ ہیں اور دوزخ والی جماعت کے سردار شیاطین اور اللہ کے نافرمان لوگ ہیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کو بہت سی جگہوں پر بیان فرمایا ہے، یہ انسان کا معیار اور اس کی سوچ ہے کہ وہ کس گروہ کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے۔



## جیسی صحبت ویسا ہی خاتمہ

ارشاد فرمایا: معلوم ہوا کہ جن لوگوں کی صحبت بندہ اختیار کرتا ہے اور جس ماحول میں انسان زندگی گذارتا ہے اور جن کے طریقے کو پسند کرتا ہے اس کا خاتمہ بھی اسی انداز پر ہوتا ہے اور وہ قیامت میں انہی لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اس لئے دنیا ہی میں نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو تا کہ قیامت کے دن نیک لوگوں کے ساتھ حشر ہو۔

## آخر دم تک اصلاح سے غافل نہ ہوں

ارشاد فرمایا: دوستو! انسان کو اپنی اصلاح کی فکر ہونی چاہئے، کوئی کتنا بھی بڑا عابد اور زاہد ہو جائے آخر دم تک اس کو اصلاح سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

## اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر کچھ بھی نہیں

ارشاد فرمایا: ہمیشہ انسان کو اپنی اصلاح کی فکر رہنی چاہئے، آدمی یہ سمجھ لے کہ میں بہت نمازیں پڑھ رہا ہوں اور بہت تسبیح پڑھ رہا ہوں اور میں بڑا تہجد گذار ہوں اور میرے بہت سارے مرید ہیں اور بہت سارے شاگرد ہیں ان سب کے باوجود ہر وقت انسان کو اپنی اصلاح کی فکر رہنی چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب رہنا چاہئے کہ اس کی رحمت کے بغیر کچھ بھی نہیں۔

## شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے

ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندے کو کوئی چیز عطا فرماتے ہیں اور بندہ اس نعمت پر شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے ہیں، اسی لئے فرمایا گیا کہ جو بندہ

نعمت پر شکر ادا کرتا ہے ہم اس کو اور بڑھا دیتے ہیں اور جو ناشکری کرتا ہے اس کو پریشانیوں میں مبتلا کردیتے ہیں۔

## بچوں کے دین وایمان کی فکر کریں

ایک صاحب اپنے فرزند کی آوارگی کی شکایت لیکر آئے تو ارشاد فرمایا: ہمارا بچہ جس ماحول میں بیٹھ رہا ہے وہ ماحول اچھا ہے یا نہیں؟ ان تمام باتوں کا ماں باپ کو خیال کرنا ہے اور والدین کو سوچنا چاہئے کہ ہمارے بچوں کا دین اور ایمان محفوظ ہے یا نہیں۔

## ہماری ذات سے ہر کسی کو فائدہ پہونچے

ارشاد فرمایا: دوستو! ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہماری ذات سے ہر کسی کو فائدہ پہونچے نقصان نہ پہونچے یہ بات اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے، اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین

## صبر کے معنیٰ اور مطالب

ارشاد فرمایا: صبر کے معنیٰ ہیں کسی بھی بیماری اور پریشانی کے وقت انسان اللہ کو نہ بھولے، عادت کے خلاف جو چیز مل رہی ہے اس چیز پر صبر اور استقامت اختیار کرے، ایک آدمی مار رہا ہے اور مار کھانے والا سر جھکا کر بیٹھ جائے اس کو صبر نہیں کہتے، صبر کا مطلب یہ ہے کہ جو پریشانی آپ پر آرہی ہے اپنے علم وحکمت اور حسن تدبیر سے اس کو رفع کرے۔

## طاقتور کمزوروں پر ظلم کرتے تھے

ارشاد فرمایا: پہلے زمانے میں جو لوگ طاقتور ہوتے، مضبوط ہوتے وہ کمزوروں کا مال ہڑپ کرلیا کرتے تھے، یتیموں اور مسکینوں کو تکلیف دی جاتی تھی، بیواؤں کو دریا



میں بہادیا جاتا تھا آج بھی اس طرح کی مثالیں بہت سی ملیں گی، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہماری زندگی میں آجائے تو کوئی کام زندگی میں غلط نہیں ہوسکتا۔

## اس کو کہتے ہیں حسنِ سلوک اور حسنِ اخلاق

ارشاد فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اخلاق اس وقت سب سے بہتر اور اچھا سمجھا جائے گا جب کہ سامنے والا آدمی تمہاری برائی کرے اور تم کو نقصان پہونچائے اور ان تمام باتوں کے باوجود تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، یہ ہے حسن اخلاق اور حسن سلوک۔

## مسلمان حکومت میں حصہ داری چاہتا ہے

کچھ لوگ جو سیاست سے وابستہ ہیں، ملنے آئے، اور پندرہ اگست کے فنکشن کی دعوت دی تو ارشاد فرمایا: ۱۵؍اگست کو ہندوستان کی آزادی کا جشن منایا جاتا ہے اور ہم خوش ہوتے ہیں کہ ہمیں آزادی مل گئی حقیقت یہ ہے کہ ابھی ہندوستانی مسلمانوں کو ان کے جائز اور ضروری حقوق نہیں مل سکے ہیں اس کیلئے حکومت میں مسلمان حصہ داری چاہتا ہے۔

## سیاست اسلام کا اہم ’’جزو‘‘ ہے

ارشاد فرمایا: یہ بات ہر وقت دل ودماغ میں رکھنے کے قابل ہے کہ ’’سیاست‘‘ اسلام کا ایک اہم جزو ہے، جس طرح نماز، روزہ، زکوۃ، حج بنیادی ارکان ہیں، اسی طرح سچے مسلمان کے لئے سیاسی، معاشی، اقتصادی اور تعلیمی سرگرمیاں بھی ضروری ہیں، انتخابات اور ووٹ بھی دین کا ایک جزو ہے، جو شخص اس میں ایمان داری اور صدق دل سے حصہ لے اس نے گویا ایک سیاسی حق ادا کیا۔

## کرسی کی خاطر قوم کو قربانی کا بکرا بنادیتے ہیں

مزید ارشاد فرمایا: حضرات گرامی! آج ملک کے باشندے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ الیکشن میں ایسے کنڈیڈیٹس کا سلیکشن کیا جاتا ہے جو پارلیمنٹ پہونچنے کے بعد بھی غنڈہ گردی کو فروغ دیتے ہیں اور عوام کو بلیک میل کرتے ہیں، پارلیمنٹ سیشن میں ہاتھا پائی کی نوبت آجاتی ہے، کرسیاں اور مائک ایک دوسرے پر اٹھا کر پھینکتے ہیں، عوام کے مسائل کو کم اور اپنے مفاد کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں، کرسی بچاؤ کی خاطر پوری قوم کو قربانی کا بکرا بنادیا جاتا ہے، اسلئے ضروری ہے کہ الیکشن میں ایسے جابر اور ظالم لیڈروں کے خلاف ووٹ دیا جائے، اگر ملک کو خانہ جنگی اور فرقہ وارانہ فسادات میں جھونکنے والے برسر اقتدار آگئے تو ملک میں جنگل راج قائم ہوجائے گا اور فتنہ وفساد کو فروغ ملے گا۔

## مسائل کا صحیح اور حقیقت پسندانہ حل نکالیں

ارشاد فرمایا: ہندوستان ایک قابل اور باصلاحیت ملک ہے، سائنس اور ٹکنالوجی، صنعت وحرفت میں پیش رفت کی صلاحیت رکھتا ہے، اس کا شمار ترقی پذیر ممالک میں ہوتا ہے، آج ہندوستان کے پاس بہت کچھ ہے، اگر کمی ہے تو صرف ایک ایسے لیڈر کی جو سب کو ساتھ لے کر چلے، جو ایماندار، دیانت دار اور صحیح معنوں میں خدمت گذار، عوام کا ہمدرد اور خیرخواہ ہو، مشکلات اور مصائب کے وقت سینہ سپر ہوجائے، جو عقل وحکمت، دانشمندی اور دوراندیشی سے کام لیتے ہوئے مسائل کا صحیح اور حقیقت پسندانہ حل نکال سکے۔

## دین کو سمجھانہ دین کے دشمن کو

ارشاد فرمایا: میرے دوستو! شرپسندوں نے ہرجگہ نت نئے انداز میں پریشان کر رکھا ہے، افسوس تو یہ ہے کہ ہم خود بھی ایک نہیں، ہم نے آپس میں تفرقہ ڈالا تو جماعت



کی بنیاد پر، زبان کی بنیاد پر، یہاں تک کہ اگر دو نوجوان آپس میں لڑے تو صرف اس لئے کہ ایک کانگریسی تھا اور ایک جنتا کا، ہم نے اپنے دین کو سمجھا نہ دین کے دشمنوں کو، دنیا جدھر لے گئی چلتے رہے اور ڈھلتے رہے، ہچکولے بھی کھائے اور بہت سے ڈوب بھی گئے، مگر ہم ایک ہونے کا نام نہیں لیتے۔

## مسلم قوم کے مرد مجاہد

ارشاد فرمایا: یادرکھئے ہم سب اُسی قوم کے فرد ہیں جس میں محمد بن قاسم، سلطان صلاح الدین ایوبیؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، سید احمد شہیدؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، ٹیپو سلطان شہیدؒ، مولانا محمود الحسن شیخ الہندؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا حکیم ذکی الدینؒ اور ان جیسے ہزاروں لاکھوں مرد مجاہد پیدا ہوئے، کاش ہم ان کے ساتھ شامل ہونا پسند کرتے۔

## اتحاد اور اتفاق کامیابی کی کنجی

ارشاد فرمایا: یادرکھئے اتحاد واتفاق کامیابی کی سب سے پہلی اور سب سے آخری سیڑھی ہے، قوم جب متحد ہوتی ہے تو بڑی سے بڑی طاقت سرنگوں ہوجاتی ہے، اتحاد میں وہ قوت ہے کہ بڑے بڑے ہٹلر اور نازی منہ کے بل گرجاتے ہیں، ہندوستانی مسلمان ایک متحدہ قوت ہیں، اتحاد ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے دشمنوں کا صفایا ہوسکتا ہے اور حکومتِ وقت کو اپنے مطالبات منظور کرنے پر مجبور کرسکتے ہیں۔

## غیر طاقتیں چاہتی ہیں کہ مسلمان بکھرا رہے

ارشاد فرمایا: میرے پیارے نوجوانو! آج دنیا بھر کی طاغوتی طاقتیں چاہتی بھی یہی ہیں کہ ہم ٹولیوں میں اور چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹے رہیں اور وہ ہمیں بآسانی زیر

کرتے رہیں ہم اپنے دین اور فرائض سے کیا دور ہوئے ، وقت کے سرپرست ہمیں کھلونا بناتے چلے گئے اسی کا نتیجہ ہے کہ دشمن اسلام ہمیں آپس میں دست گریباں میں مصروف دیکھ کر اپنی ساری خواہشیں اور سارے خواب پورے کرتے جارہے ہیں اور مسلمان قوم تکلیفیں برداشت کررہی ہے کوئی پرسان حال نہیں ہے

## مسلمانوں کے ووٹ فیصلہ کن

ارشاد فرمایا: یوپی میں ۳۸ حلقے ، بہار میں ۲۱ حلقے ،مغربی بنگال میں ۲۲ حلقے ، کیرالا میں ۱۳ حلقے ،مہاراشٹر اور مدھیہ پردیش میں ۸ حلقے ،اور جموں کشمیر میں ۶ حلقے ہیں،اس طرح جملہ ۱۰۸حلقوں میں مسلمانوں کے ووٹ فیصلہ کن حیثیت رکھتے ہیں۔

## سماج میں برائیاں عورتوں کی وجہ سے

ارشاد فرمایا: ہمارے سماج میں جو برائیاں ہیں زیادہ تر ہماری عورتوں کی وجہ سے ہے، اور عورتوں میں جو برائیاں ہیں بے پردہ ہونے کی وجہ سے ہے، اگر وہ صحیح ہیں تو یقیناً عورتوں کی اصلاح ہوسکتی ہے لیکن مرد چونکہ بگڑ چکے ہیں اور مردوں میں بے راہ روی آگئی ہے اسلئے عورتیں اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں۔

## مسلم گھرانوں کا ماحول بدل رہا ہے

ارشاد فرمایا: گھروں کا ماحول بدل چکا ہے، اسی لئے تو بچوں کا نظریہ بھی بدل چکا ہے، مائیں اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنانے کو تیار نہیں ذہن میں یہ بات ہے کہ حافظ صاحب بیچارے کیا کماتے ہیں، اتنے پیسوں میں کیا ہوتا ہے، انسان کی ترقی آج سائنس اور دنیوی تعلیم میں ہے ترقی دین کی تعلیم میں نہیں ہے، دوستو! یہ دھوکہ ہے آپ



کو معلوم ہونا چاہئے کہ آج بھی بہت سارے لوگ دنیا میں ہیں جو حافظ ہیں، عالم ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ترقی سے نوازا ہے، ابھی پندرہ بیس سال پہلے کا واقعہ ہے کہ سعودی عرب میں شاہ فیصل حکمراں تھے، حافظ بھی تھے عالم بھی تھے، اللہ نے ان کو بادشاہ بنادیا، کشمیر کے شیخ عبداللہ وزیراعلیٰ تھے وہ بھی حافظ قرآن تھے۔آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے بچوں کی اسلامی انداز میں تربیت کریں۔

## عورتیں اپنے سروں پر اوڑھنیاں رکھیں

ایک بار گھروں میں بے دینی پر بات ہورہی تھی، تو ارشاد فرمایا: جب عورت بگڑتی ہے تو عالم، مولوی، حافظ سب کو بگاڑتی ہے اور پیروں کو بھی بگاڑ دیتی ہے۔

آج ہم اسی بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں، ہمارے گھروں کا ماحول بالکل بدل گیا ہے، آج ہم باہر تو اللہ والے کہلاتے ہیں، نمازی کہلاتے ہیں لیکن جب ہمارے گھروں میں جھانک کر دیکھا جاتا ہے تو کوئی بات ایسی نہیں ملتی جو دین اور شریعت کے مطابق ہو۔

ایک چھوٹی معمولی سی بات کی طرف اشارہ کرتا ہوں، ہر گھر میں عورتیں ننگے سر رہتی ہیں، خواص وعوام سب کا یہی معاملہ ہے، کوئی مرد یہ کہنے کو تیار نہیں اپنی عورتوں کو کہ سر پر اوڑھنی رکھیں۔

## اپنے کو حقیر سمجھیں

ارشاد فرمایا: انسان جب یہ سمجھتا ہے کہ میں سب سے اچھا ہوں یہی اس کی خرابی ہے اور جب انسان یہ سوچتا ہے کہ میں خراب ہوں اور سب سے زیادہ خراب ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کو چمکا دیتے ہیں۔

# آج کے پیروں کا حال

ارشادفرمایا: میں سب کے متعلق نہیں کہتا لیکن ادب سے عرض کرتا ہوں، آج پیروں کا حال یہ ہے کہ جومرید جتنا مالدار ہوتا ہے پیر صاحب اس کی طرف اتنا ہی بھاگتے ہیں کہ یہ بہت بڑی پارٹی ہے اس کی دیکھ بھال اچھی ہونی چاہئے ایسا نہ ہو کہ یہ کہیں اور چلا جائے۔

# ایسے لوگ گمراہ ہیں

ارشادفرمایا: آج لوگوں نے پیری کو مذاق بنالیا ہے اور پیرلوگ بھی باضابطہ اس کو کاروبار بنائے ہوئے ہیں کہ سال سال بھر اپنے مریدوں سے ملتے رہتے ہیں آج یہاں کل وہاں اس طرح پورا سال گذر جاتا ہے اور وہ مریدوں کے پیسوں کے بل پر چلتے ہیں، ایسے پیر اپنی تابعداری کراتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری نہیں، نہ خود نماز پڑھتے ہیں اور نہ مریدوں کو نماز کی تاکید کرتے ہیں۔ یہ لوگ گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

# جنوبی ہند میں پھول زیادہ کیوں؟

ارشادفرمایا: روایت میں آتا ہے کہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو جب جنت سے دنیا میں بھیجا جانے لگا تو چلتے چلتے کچھ پھول حضرت آدم علیہ السلام نے توڑ لئے اور جب وہ دنیا میں آئے تو ان کے ہاتھ میں وہ پھول تھے چونکہ آپ نے جنوب کے حصہ میں ہی سب سے پہلے زمین پر قدم مبارک رکھا، اسی لئے کہتے ہیں کہ جنوبی ہند میں پھول زیادہ ہوتے ہیں۔



# انسان دنیا اور اس کی رنگینی میں ڈوبا ہے

ارشادفرمایا: دوستو اور بزرگو! کوئی بڑا آدمی یہ یقین دلادے کہ تم نے میری بات مانی تو اتنا مال دیدوں گا تو یقین آجاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بالکل صاف فرمارہے ہیں کہ تم میری بات مان لو میں تم کو عیش وآرام دوں گا اور آخرت میں بھی اچھے انعامات سے نوازوں گا، ہماری سمجھ میں بات نہیں آرہی ہے۔ ہمارا دماغ دنیا اور اس کی رنگینیوں میں ڈوبا ہوا ہے، اللہ کی بات بہت دیر کے بعد ہمارے دلوں پر اثر کرتی ہے۔

# اس کائنات کو حضورؐ کے لئے سجایا گیا

ارشادفرمایا: مقصد یہ ہے کہ آدمی جب کسی کی شان میں، کسی کے استقبال میں یا کسی کی محبت میں کچھ کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنی حیثیت کے مطابق کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال میں کہ میرے حبیب کی آمد زمین پر ہونے والی ہے، ہزاروں سال قبل اس کو بنا کر قائم فرمادیا، آسمان کو بنایا تو اس میں ستارے لگادیئے تاکہ رات کے اندھیرے میں انسان کو خوف نہ ہو اور اس میں خوبصورتی پیدا ہوجائے، سورج بنایا وہ اپنی روشنی بکھیرتا ہے دنیا کی مخلوق اس سے فائدہ اٹھاتی ہے، زمین میں قسم قسم کے پیڑ پودے اور ہزاروں قسم کے پھول، ان کی رنگت اور ان کی خوشبو بنائی تاکہ انسان اس بنجر زمین پر رہے تو اس کو اداسی اور وحشت نہ ہو۔

# مومن مومن کا بھائی ہے

ارشادفرمایا: کسی انسان کی عزت سے کھیلنا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ مومن مومن کا بھائی ہے اور تم زیادہ سے زیادہ بھائی بناؤ، اپنے دوست بناؤ، اپنے خیر خواہ پیدا کرو۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ انسان کے اپنے خیرخواہ اور بھائی زیادہ سے زیادہ ہوں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عادت شریفہ یہ ہے کہ جس بندے کے جتنے بھائی اور دوست ہوں گے اللہ تعالیٰ بھی اسی لحاظ سے فیصلہ فرمائیں گے اور قیامت کے دن ان بھائیوں اور دوستوں کے درمیان اس بندے کو رسوا نہیں فرمائیں گے۔

## اپنے بھائی سے محبت کرو اللہ تم سے محبت کریں گے

ارشاد فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مومن اور مسلمان بھائی کے ساتھ محبت سے پیش آئے اللہ تعالیٰ اس سے ستّر درجے محبت فرمائیں گے اور ارشاد فرمایا کہ جو اپنے بھائی کی برائی کرتا ہے، اس کو ذلیل سمجھتا ہے اور اس کے گناہوں کو اس کے عیوب کو ڈھونڈ کر لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے بندوں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور اس بندے پر اپنی رحمتیں نازل نہیں فرماتے۔

## دوسروں کے گناہ نظر آتے ہیں اپنے نہیں!

ارشاد فرمایا: دوستو! کہا جاتا ہے کہ جو گناہ کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور جو گناہ نہیں کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے، اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنے کا ہر بندے کو حق ہے دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے کہ جو بالغ ہوا اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نے کبھی آنکھ سے کوئی گناہ نہیں کیا، کان سے کوئی گناہ نہیں ہوا، انسان کی یہ خاصیت ہے کہ جب وہ خود گناہ کرتا ہے تو اس کو وہ گناہ نظر نہیں آتا اور جب وہی گناہ دوسرا کرتا ہے تو وہ بہت جلد نظر میں آجاتا ہے۔

☆☆☆



## والدین کے نافرمان کو سزا

ارشاد فرمایا: حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے اس کی اولاد بھی اس کی نافرمانی کرتی ہے، اس آدمی کو موت نہیں آئے گی جب تک اپنی اولاد کو نافرمانی کرتے نہ دیکھ لے اور مرنے کے بعد والدین کی نافرمانی کی تو سزا ملے گی ہی، قبر میں بھی سزا ملے گی اور آخرت میں بھی ملے گی۔

## ماں باپ کا کوئی نعم البدل نہیں

ارشاد فرمایا: مال چلا جائے دوبارہ آسکتا ہے، بیوی کا انتقال ہوجائے دوسری بیوی مل سکتی ہے، اولاد کا انتقال ہوجائے تو دوسری اولاد پیدا ہوجائے گی، گھر بار چھوٹ جائے تو پھر مل جائے گا، روزگار چھوٹ جائے تو دوسرا روزگار مل جائے گا، ایک بستی چھوڑ کر دوسری بستی میں انسان رہ سکتا ہے لیکن اگر ماں باپ انتقال کر جائیں تو پھر دوسری بار دنیا میں نہیں مل سکتے ہیں، یہ ایسی نعمت ہے کہ جس کو ایک بار مل گئی دوسری بار نہیں مل سکتی، اسلئے انسان کی خوش قسمتی ہے کہ جب تک والدین زندہ ہوں ان کی اطاعت وفرماں برداری کی جائے۔

## ماں کے پاؤں تلے جنت ہے

نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج ہمارے نوجوانوں کے اخلاق اس قدر گر چکے ہیں کہ ان کو یہ معلوم ہی نہیں کہ والدین کا کیا مقام ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں کے پاؤں تلے جنت ہے اور باپ جنت کا دروازہ ہے۔

☆☆☆

# تکبر کی چال نہ چلو

ارشاد فرمایا: تمہاری عزت اور تمہاری خیر خواہی اسی میں ہے کہ تم اپنے کو عاجزی اور انکساری کے اندر رکھو اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ کتنے متکبر تھے جو زمین پر اکڑ کر چلتے تھے آج قبروں میں پڑے ہیں۔ ان کا نام ونشان بھی نہیں رہا۔

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

# ٹی وی پر دکھائے جانے والے مناظر

ارشاد فرمایا: دوستو! ٹی وی خراب نہیں ہے لیکن ٹی وی کے اندر جو مناظر دکھائے جارہے ہیں وہ غلط ہیں، آج ٹی وی پر اتنی گندی اور فحش چیزیں دکھائی جارہی ہیں کہ ایک شریف آدمی دیکھنا گوارہ نہیں کرتا۔

# ٹی وی گھر میں نہ رکھا جائے

ٹی وی کے متعلق ارشاد فرمایا: ٹی وی کا وہ پروگرام جو اللہ کے ذکر سے غافل کرتا ہو اور اللہ سے دوری پیدا کرتا ہو قطعاً جائز نہیں ہے، جو حضرات ٹی وی رکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ احتیاط کریں، بہتر تو یہ ہے کہ ٹی وی گھر میں نہ رکھا جائے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

# اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ظہور

ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اسلئے پیدا کیا ہے تاکہ اپنے انعامات کا ظہور فرمادے کہ ہم نے بندوں کے لئے کیا انعامات رکھے ہیں اور ان



انعامات کو حاصل کرنے کے لئے اللہ نے کچھ ضابطے اور قانون بنادیئے ہیں کہ اگر تم ان قوانین پر عمل کروگے تو ہم تمہیں انعامات سے نوازتے رہیں گے، جنت اور اپنی خوشنودی عطا فرمائیں گے۔

# آج کا مسلمان پارٹ ٹائم مسلمان

ارشاد فرمایا: آج ہم پارٹ ٹائم مسلمان ہیں جیسا کہ آدمی نوکری کرتا ہے یا ہوٹل میں کام کرتا ہے تو ہوٹل کے کپڑے پہن لیتا ہے اور ہوسپٹل میں کام کرتا ہے تو ہوسپٹل کا یونیفارم پہن لیتا ہے، باہر نکلتا ہے تو اس وردی کو نکال دیتا ہے، اسی طرح مسلمان جب مسجد میں آتا ہے تو ٹوپی پہن لیتا ہے اور اپنی پینٹ کو اوپر چڑھالیتا ہے یا کسی دینی پروگرام میں جاتا ہے تو اپنا لباس بدل دیتا ہے ورنہ پھر اپنی حالت پر آجاتا ہے قرآن کریم نے ان باتوں سے منع کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جو کامل اور مکمل طور پر اسلام میں داخل ہوجائے۔

# گھروں میں کتابیں بہت مگر عمل نہیں

ارشاد فرمایا: دوستو! آج ہماری بیماریاں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ ان کا علاج مشکل نظر آرہا ہے، ایک بیماری ہو تو اس کا علاج بھی کیا جائے، کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں خرابی نہ ہو، سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں اور گھروں میں کتاب اللہ اور احادیث موجود ہیں مگر ان پر عمل نہیں اور نہ ان کا حق ہم ادا کررہے ہیں۔

# مردوں کی تخلیق

ارشاد فرمایا: دنیا کی تخلیق صرف مرد سے نہیں بلکہ عورت سے بھی ہے گویا یہ دنیا مرد اور عورت دونوں سے مل کر بنی ہے اور دونوں سے ہی مکمل ہوئی ہے، گھر بستا ہے

تو اس میں مرد اور عورت دونوں کا ہونا لازمی ہے اور جب یہ دونوں ملتے ہیں تو گھر بھی بستا ہے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں اور پھر بچوں کی پرورش بھی ہوتی ہے، گویا اللہ تعالیٰ نے ایک نظام بنایا ہے۔

## ایمان لوٹا جاتا ہے

ارشاد فرمایا: اللہ معاف کرے اب تو بیوٹی پارلر کھل گئے ہیں عورتیں وہاں جاتی ہیں اور غیر مردوں سے اپنی حجامت بنواتی ہیں، وہاں بالوں کی حجامت نہیں ہوتی بلکہ ایمان کی حجامت ہوتی ہے ایمان ختم ہوجاتا ہے کیوں کہ وہاں نامحرم مرد نامحرم عورت کو چھوتا اور ہاتھ لگاتا ہے۔

## مرد عمل کریں تو عورتیں بھی عامل ہوں گی

ارشاد فرمایا: حال یہ ہے کہ عورتوں کو بے مہار چھوڑ دیا ہے اور دنیا کے معاملے میں پوری ہدایت دیتے ہیں لیکن دین کے معاملے میں کبھی معلوم نہیں کرتے کہ تم نے نماز بھی پڑھی ہے یا نہیں؟ ہم خود بھی نماز کے پابند نہیں ہیں، لہٰذا مرد عمل کریں اور اپنی عورتوں کو بھی اچھے اعمال کی نصیحت کریں۔

## انسان میں لالچ اور حرص نہ ہو

ارشاد فرمایا: جس انسان کے اندر لالچ اور حرص نہیں ہوتی تو وہ انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب اور لاڈلا بندہ بن جاتا ہے، وہ بھلے ہی اپنے نفس کی خواہش پوری نہ کرے لیکن اللہ تعالیٰ ضرور اس کی خواہش پوری فرماتے ہیں۔

☆☆☆



## زندگی آسان گذارنے کا نسخہ

ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے اندر سے لالچ کو نکال دیتا ہے تو زندگی گذارنا آسان ہوجاتا ہے اور اس کو جھونپڑی میں رہنا بھی آسان ہوجاتا ہے، اس کے پاس کوئی نعمت بھی نہیں ہے تو بھی وہ صبر اور شکر ادا کرتا ہے، اس کے برخلاف جس آدمی کے پاس لالچ ہے اس کو دنیا کی ساری چیزیں بھی دیدی جائیں تو بھی یہی کہتا ہے کہ ابھی کم ہے یہاں تک کہ وہ اپنی زندگی گذار کر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے لیکن حرص کی وجہ سے اس کی خواہش پوری نہیں ہوتی۔

## خواہشات کی تکمیل

ارشاد فرمایا: انسان کو اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے شریعت کے دائرے میں رہنا چاہئے۔ جائز ناجائز خواہشات کی تکمیل انسان کے ضمیر کو مردہ بنادیتی ہے یہی چیز دوزخ میں جانے کا سبب بنتی ہے۔

## اولاد مانگنے کا طریقہ اور دعاء

ارشاد فرمایا: نبی کے طریقہ پر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اولاد میں بھی برکت عطا فرماتے ہیں، قرآن کہتا ہے کہ اولاد مانگو تو کہو رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ میرے رب مجھے ایسی اولاد عطا فرما جو صالحین میں سے ہو۔

## اولاد کی محبت میں اندھا نہیں ہونا چاہئے

ارشاد فرمایا: انسان اپنی اولاد کی محبت اور پیار والفت میں ایسا اندھا بن جاتا ہے کہ یہ بھی بھول جاتا ہے کہ اپنی اولاد کی کس طرح پرورش کرنا ہے، بچہ گالی دیتا ہے

والدین خوش ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ بچہ کتنا اچھا ہے، اور نافرمانی کرتا رہتا ہے لیکن ہم نذرانداز کرتے رہتے ہیں کہ یہ بچہ ابھی نادان ہے، مگر ایسے ہی نذرانداز کرتے کرتے اس کی عادت پختہ ہوجاتی ہے اور بڑے ہوکر بھی وہ بچہ والدین کا نافرمان بن جاتا ہے اب والدین کی زندگی دوبھر ہوجاتی ہے۔

## اللہ تعالیٰ سے تجارت

ارشاد فرمایا: جو انسان اللہ تعالیٰ سے تجارت کرتا ہے کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے مال کو خوب بڑھاتے ہیں خوب بڑھاتے ہیں۔

## فضول خرچی اللہ کی ناراضگی کا سبب

ارشاد فرمایا: مال کو صحیح مصرف میں خرچ کرنا اور مناسب جگہ لگانا اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے اور فضول خرچ کرنا اللہ کی ناراضی کا سبب ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سبھی کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## مومن کی شان

ارشاد فرمایا: مومن کی شان یہ ہے کہ مومن کے پاس ہوتا ہے تو شکر ادا کرتا ہے اور نہیں ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور کافر ہوتا ہے تو اکڑ کر سینہ تان کر چلتا ہے، گھمنڈ غرور اور تکبر اس میں پیدا ہوجاتا ہے۔

## مومن عاجزی اور انکساری کا پیکر

ارشاد فرمایا: مومن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اپنے رب کے سامنے



عاجزی اور انکساری کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ یا اللہ یہ جو مصیبت آئی ہے یہ ہمارے اپنے اعمال اور اپنے گناہوں کی وجہ سے آئی ہے یا اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما۔

## جنت میں داخلہ ہمیشہ کے لئے

ارشاد فرمایا: دوستو، بزرگو! اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسلئے بھیجا ہے کہ ہم کامیاب ہوں اور پھر ہم کو جنت میں داخل فرمائے، جو جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے داخل ہوگا اور کبھی نعمتوں میں کمی نہیں ہوگی۔

## کونسا پیسہ برا ہے

ارشاد فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی پیسہ حکومت اور دولت بڑا اثر رکھتی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیسے اور دولت کو برا نہیں فرمایا، قرآن نے برا کہا نہ شریعت نے اور نہ کسی نبی نے برا کہا، پیسہ وہ برا ہے جو ناجائز طریقے سے کمایا جائے اور وہ پیسہ برا ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے، وہ پیسہ برا ہے جو کنجوسی سے چھپا کر رکھ دیا جائے اور حق والے کو اس میں سے حق نہ دیا جائے۔

## دولت اور حکومت بھی ضروری مگر......

ارشاد فرمایا: پیسہ دولت اور حکومت بھی ضروری ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اور دولت ہمارے پاس اسلام اور شریعت کے دائرے میں ہو، اقتدار ہو تو اسلام کے دائرے میں ہو، جب آدمی کے پاس پیسہ نہیں ہوتا ہے تو چوری کرتا ہے، بے ایمانی کرتا ہے، تھوڑا سا پیسہ کمانے کے لئے آدمی دھوکہ دیتا ہے، ناپ تول میں کمی کرتا ہے نہیں معلوم انسان کس کس طرح پیسہ کماتا ہے۔

# ایمان پر خاتمہ کی دعاء

ارشاد فرمایا: جب ملک الموت آتے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچاسکتی ہے، موت ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے سامنے کسی کا بس نہیں چلتا انسان بے بس ہوجاتا ہے اچانک موت سے اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے، آمین۔

# نفاق سے بچو

ارشاد فرمایا: جھوٹ بولنا، الزام لگانا، بہتان باندھنا۔ ہم ان کو بیماری ہی نہیں سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بہت بڑی بیماریاں اور بہت بڑے گناہ ہیں، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ آج ساس بہو کی برائی کرتی ہے، پڑوسی پڑوسی کی برائی کرتا ہے، مالک نوکر کی اور نوکر مالک کی برائی کرتا ہے لیکن ایک دوسرے کے سامنے کہنے کی ہمت کوئی نہیں کرتا۔ یہ نفاق ہے اور نفاق نیکیوں کو ختم کردیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی نظر میں بندہ ذلیل وخوار ہوجاتا ہے۔ اس لئے نفاق سے بچو۔

# علماء اور اسلاف کی محبت کا اثر

ارشاد فرمایا: انسان بہت چھوٹی چیز ہے، جب اس پر شیطان غالب آتا ہے تو اس میں تکبر آجاتا ہے اور یہی تکبر اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، اکابر علماء اور اسلاف کی صحبت میں رہ کر یہی چیز حاصل ہوتی ہے اور انسان کے دل سے تکبر نکل جاتا ہے۔

☆☆☆



# ہر خوبی اور ہر کمال منجانب اللہ ہے

ارشاد فرمایا: انسان کے پاس اگر مال ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اگر علم ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس کا اپنا کوئی کمال نہیں، دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو تکبر سے بچائے اور فکر آخرت عطا فرمائے۔ آمین

# تباہی اعمال کی وجہ سے

ارشاد فرمایا: انسان کی تباہی اس کے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ ایک ذمہ دار غلطی کرتا ہے تو اس کے ساتھ بہت سے غیر ذمہ دار بھی پکڑے جاتے ہیں، انسان جب کہیں سے گندم خریدتا ہے، راگی خریدتا ہے یا چاول وغیرہ خریدتا ہے تو اس کے اندر دس پانچ پتھر اور کنکر بھی آجاتے ہیں وہ بھی اسی بھاؤ میں تل جاتے ہیں جس بھاؤ میں غلہ تلتا ہے حالانکہ خریدنے والا پتھر نہیں خریدرہا ہے لیکن اس کا شمار بھی اسی میں ہوجاتا ہے، تو انسان جس کے ساتھ رہتا ہے اسی کے ساتھ اس کا حشر ہوا کرتا ہے۔

# عذاب کیوں آتا ہے

ارشاد فرمایا: جب انسان دنیا میں دنگا فساد حد سے زیادہ شروع کردیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی حد سے زیادہ کرنے لگتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ان میں کون نیک ہے اور کون بد ہے، بروں کے ساتھ اچھے بھی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

## سونامی کا عذاب

ارشاد فرمایا: آج جو عذاب آرہا ہے، گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر تباہ وبرباد ہورہے ہیں اور زمین کے اندر دھنس رہے ہیں، سونامی میں پچاس ہزار گاؤں زمین میں دھنس گئے ہیں آج ان کا نام ونشان بھی باقی نہیں ہے، ایسا ہی گجرات میں بھی ہوا ہے، اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور قرآن وسنت کے مطابق زندگی گذارنی چاہئے۔

## بلا وجہ عورتوں کو ناراض نہ کریں

ارشاد فرمایا: عورتوں کا معاملہ بھی عجیب ہوتا ہے، مردوں میں برداشت اور تحمل کا مادہ زیادہ ہوتا ہے، عورتیں جلدی اور چھوٹی چھوٹی بات میں ناراض ہوتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی بات میں خوش ہوجاتی ہیں۔ اس لئے عورتوں کو ناراض نہیں کرنا چاہئے ان کی خواہشات کی تکمیل ضروری ہے، بشرطیکہ شریعت کے دائرے میں ہو۔

بحمد اللہ تعالیٰ



شیخ طریقت حبیب الامت حضرت مولانا

ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی ایم ڈی حفظہ اللہ

## کی مزید تالیفات

1 خوابوں کی تعبیر اوران کی حقیقت (اول دوم)
2 انوارِ طریقت
3 امت کے روشن چراغ (اول دوم سوم)
4 عورت پر اسلام کی مہربانیاں
5 اسلام میں عورت کی عظمت
6 مفتاح الصلوٰۃ
7 زیاراتِ حرمین شریفین
8 طالبات تقریر کیسے کریں (اول تا دہم)
9 خواتین کے لئے منتخب تقاریر
10 تصوف اور سلوک کی حقیقت
11 عملی زندگی
12 مجالس حبیب الامت
13 خطباتِ رحیمی (اول تا دہم)
14 سفرنامہ جنوبی ہند تا جنوبی افریقہ
15 فضائل اعمال کی فضیلت واہمیت
16 دعوتِ فکر وعمل
17 کنز العارفین
18 اعمال سالکین خصائل عارفین
19 ایمان اور اعمالِ حسنہ
20 انوار السالکین
21 انجمن دیندار مسلمان نہیں
22 تفسیری خطباتِ حبان (جلداول)
23 اسرارِ طریقت
24 قرآن وسنت کی روشنی میں تصوف کی حقیقت
25 گناہوں کے انبار (اول دوم)
26 فیضانِ گنگوہیؒ
27 افاداتِ حکیم الامتؒ
28 رمضان المبارک کے فضائل ومسائل (اول دوم)
29 خواتین کے لئے اصلاحی تقاریر
30 مستورات کے لئے انقلابی تقاریر
31 اہل معرفت کی راہیں
32 ملفوظاتِ حبیب الامت
33 خطباتِ رمضان المبارک (اول تا چہارم)
34 خطباتِ حبان برائے دختران اسلام (اول تا دہم)
35 بیاضِ حبان (طب)
36 کلیدِ شفاء (طب)
37 بحرِ طب سے چند موتی (طب)
38 صحت مند زندگی کے راز (طب)
39 کینسر کا مجرب علاج (طب)
40 ترکاریوں سے علاج (طب)
41 شگر کا کامیاب علاج (طب)